عقائد حقہ اہلسنّت وجماعت کی بہترین کتاب

عقیدۃ الجواہر

فی

جواز مولود النبی الطاہر ﷺ

☆ میلاد شریف ☆ فضائل درود شریف

☆ برائے ایصالِ ثواب

☆ دعا بعد نماز جنازہ کا ثبوت

مؤلف

قاری غلام یٰسین

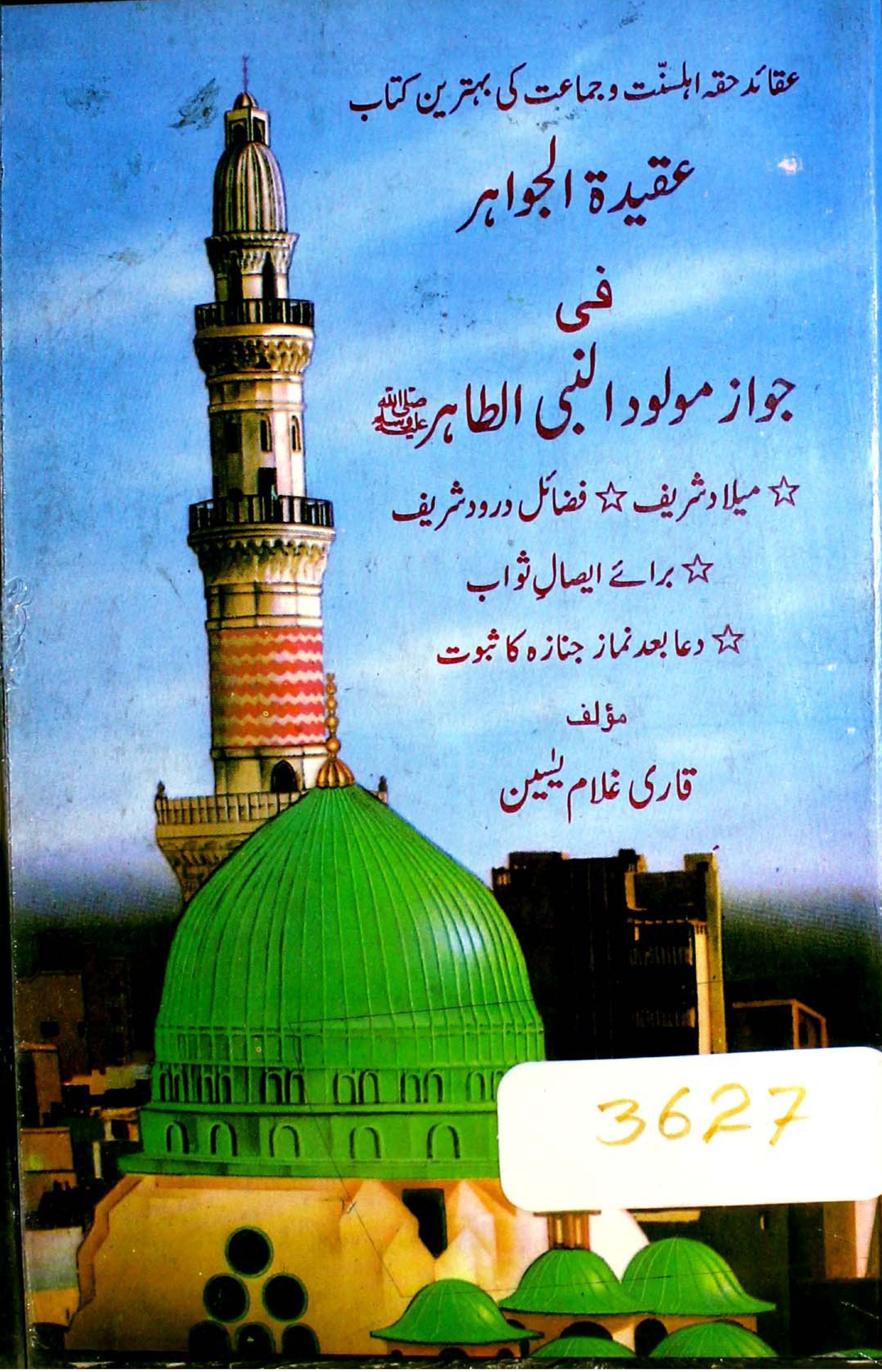

3627

Marfat.com

Marfat.com

عقائد حقہ اہلسنّت وجماعت کی بہترین کتاب

عقیدۃ الجواہر

فی

جواز مولود النبی الطاہر ﷺ

☆ میلاد شریف ☆ فضائل درود شریف

☆ برائے ایصالِ ثواب

☆ دعا بعد نماز جنازہ کا ثبوت

3627

مؤلف

قاری غلام یٰسین

ناشر

مکتبہ غوثیہ رضویہ

محمود شہید روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور چکیاں

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

﴿جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں﴾

86844 86844

نام کتاب	....	عقیدۃ الجواہر فی مولود النبی الطاہر
مولف	....	قاری غلام یٰسین (صدر انجمن رضائے مصطفیٰ)
نظر ثانی	....	الحاج مفتی سید مزمل حسین شاہ شرقپوری
تاریخ اشاعت	....	ستمبر 2001ء
تعداد	....	500
مطبع	....	غلام عباس پرنٹرز لاہور
باہتمام	....	حافظ ظہیر احمد
قیمت	....	65-0 روپے

ملنے کے پتے

1 - بمقام ٹھولے شاہ ڈاک خانہ خاص براستہ شرقپور شریف تحصیل فیروزوالا ضلع شیخوپورہ

2 - مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور چکیاں پوسٹ کوڈ 54050

Marfat.com

فہرست

3627

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
۱	حسب فرمائش	۱۰
۲	عرض مصنف	۱۱
۳	نگاہِ فیض	۱۳
۴	الانتساب	۱۴
۵	حمد باری تعالیٰ	۱۵
۶	نعتِ مصطفیٰ ﷺ	۱۷
۷	جوازِ فضیلت میلادِ مصطفیٰ ﷺ	۱۹
۸	متفقہ فیصلہ میلاد مصطفیٰ ﷺ	۲۲
۹	حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ہمیشہ اپنے گھر محفل میلاد شریف کرواتے تھے	۲۴
۱۰	حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میلاد شریف کی محفل	۲۵
۱۱	ابوسعید مظفر بادشاہ صحابہ اکرام کی سنت پر ہر سال عمل کرتے	۲۶
۱۲	حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ ہر سال محفل میلاد میں شریک ہوتے، منعقد کرواتے	۲۸
۱۳	صحیح بخاری شریف کا حوالہ	۲۹
۱۴	نبی معظم نور مجسم ﷺ خود یہ دن مناتے تھے، خلفائے راشدین کا عقیدہ	۳۰
۱۵	حضور ﷺ نعمت عظمیٰ ہیں اس پر خوب خوشی منانا قرآنی حکم ہے	۳۲
۱۶	نور ظہور کی بشارتیں اور ابلیس لعین کا آپ کی آمد پر چیخ و پکار کرنا	۳۴
۱۷	آپ کے والد ماجد کا وصال شریف	۳۶

Marfat.com

۱۸ پیر کی رات ۱۲ ربیع الاوّل ۳۷

۱۹ ایک یہودی کی پیشین گوئی ۴۱

۲۰ آپ کی رضاعت ۴۲

۲۱ حضور ﷺ کا شق صدر ۴۵

۲۲ تصرف نگاہِ نبوت ۴۷

۲۳ حضور ﷺ کی واپسی مکہ مکرمہ میں ۴۹

۲۴ بارش کی دعا حضور کے وسیلہ سے اور حضور ﷺ کی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال ۵۰

۲۵ شعر ۵۱

۲۶ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کا وصال: اور آپ کے چچا ابوطالب کی شفاعت کا ذکر ۵۲

۲۷ حضور ﷺ منعم ہیں نفع پہنچاتے ہیں غنی کرتے ہیں اور نعمتیں بانٹتے ہیں ۵۳

۲۸ ابولہب کے بیٹے عتبہ نے آپ کی ہجو کی جس پر آقا دو عالم ﷺ نے فرمایا اے اللہ اس پر ایک کتا مقرر کر دے، گستاخ رسول کی سزا، حضور ﷺ کے منہ سے نکلی بات ٹل نہیں سکتی ۵۵

۲۹ ابوطالب کی نزع کا وقت ۵۶

۳۰ دورہ حاضرہ کے دیوبند وغیر مقلد گستاخِ رسول دشمن والدین کریمین حضور کے ہیں ۵۷

۳۱ حضور ﷺ کے ماں باپ موحد، اور دین ابراہیمی پر تھے، بحوالہ مترجم قرآن حضرت مجدد ملت اسلامیہ تعارف اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان عاشق رسول رحمۃ اللہ علیہ ۵۸

۳۲ دعائے نور خاص ہمیشہ کی بوقت تہجد ۵۹

۳۳ اوّل ما خلق اللہ نوری کل خلائق من نوری ۶۰

۳۴ حضور کا اولین آخرین کا علم قرآن و حدیث مبارکہ اور صاحب مصنفہ ہدیۃ الحرمین کا تعارف ۶۱

Marfat.com

۳۵	حضور کا علم الغیب آیاتِ قرآنیہ سے	۶۵
۳۶	صحابہ کرام کا عقیدہ کہ حضور ﷺ غیب دان ہیں	۶۷
۳۷	حضرت حسانؓ کے حق میں دعائے خیر اور فتح خیبر کے موقع پر یہودیوں کی دعوت آپ کا علم غیب	۶۹
۳۸	خلاصہ اس عورت کا نام جس نے گوشت میں زہر ملایا تھا اور حضور کو اللہ نے علم غیب کل بخشا ہر چیز کی حقیقت معلوم ہے اور حضور کے علم غیب کے یہودی بھی قائل تھے سب کی نسل اصل کی آپ کو خبر ہے	۷۱
۳۹	کل کی خبر دینا جنگ حنین - جنگ بدر میں ایک دن پہلے کافروں کی موت و جگہ بتانا	۷۲
۴۰	حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو شفاء کی خوشخبری دینا آئندہ کی بابت اور خاتمہ بالخیر کی خبر دینا	۷۳
۴۱	بھیاڑ کا کلام کرنا یہودی کا ایمان لانا	۷۴
۴۲	دآبۃ الارض کا نکلنا قربِ قیامت میں فصیح زبان سے کلام کرنا'	۷۶
۴۳	حدیث پاک کی روشنی سے علم غیب	۷۷
۴۴	سب سے آخری شخص جو جنت میں داخل ہوگا اس کی کیفیت بیان کرنا	۸۰
۴۵	ہر شخص کے اعمال اور ان کی کیفیت اس کا خاتمہ حضور ﷺ کے پیش نظر ہے: آخری صحابی	
۴۶	نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت یا رسول اللہ کا جواز	۸۳
۴۷	نورِ مجسم ﷺ کی نگاہ سے عالم برزگ کے احوال اوجھل نہ تھے اب آپ عالم برزخ میں جا کر اہل دنیا کے احوال سے ناواقف نہیں ہیں	
۴۸	آپ نے فرمایا جب میں شکم مادر میں تھا لوح محفوظ پر چلنے والی قلم قدرت کی آواز سنتا تھا	۸۶
۴۹	مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۸۶
۵۰	غیر مقلدوں اور دیوبندیوں کی منافقت یہودیوں کی طرح	۸۷
۵۱	علماء یہود کا حضور کی مخالفت میں بتوں کو سجدہ کرنا مکہ میں	۸۸

Marfat.com

۵۲ ولید بن مغیرہ کا تعارف ۹۱
۵۳ غیر مقلدوں و دیوبندیوں کا فتنہ فساد اہلسنت و جماعت کے ساتھ ۹۴
۵۴ صاحب ہدیۃ الحرمین شریفین نے اس فتنہ کو جڑھ سے اکھاڑا ۹۵
۵۵ مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ عاشق رسول کا تعارف ۹۷
۵۶ سیاسی خدمات
۵۷ علامہ مناظر اسلام مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف ۹۹
۵۸ انگریز کی سازش ۱۰۱
۵۹ قبر کا حساب و عذاب ۱۰۴
۶۰ حضور بیک وقت سب کی قبور میں پہنچ سکتے ہیں ۱۰۵
۶۱ بانی دیوبند مولانا قاسم نانوتوی اور صاحب ہدیۃ الحرمین کا اس وقت یہی عقیدہ تھا جواب اہل سنت و جماعت کا ہے جس پر غیر خدا کا نام لیا گیا ہو ۱۰۸
۶۲ برائے ایصالِ ثواب ۱۰۹
۶۳ دعاء کو لازم پکڑ اور تین شخصوں کا خار میں بند ہو جانا ۱۱۱
۶۴ ماں باپ کے حقوق ۱۱۴
۶۵ روحیں آتی ہیں وقت مقررہ سلانا عرش پر ایصال ثواب کی محافل میں فتویٰ ۱۱۶ دیوبند اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ کھانا بروح حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے بروز سوئم، دہم و چہلم، ششماہی اور برسی کو بخشا، کھلایا کھانا اور تیسرے روز اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے قل پڑھائے، شیرینی کو تقسیم کیا ۱۱۷
۶۶ میت کی روح جمعہ کی رات کو اپنے گھر آتی ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا بھی تیجہ ہوا اور مولانا حاجی محمد قاسم نانوتوی دہلوی بانی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں ۱۱۸
۶۷ بدعت حسنہ اور بدعت سیہء کی تشریح ۱۱۹
۶۸ شانِ نزول آیت الیوم اکملت لکم دینکم تشریح ۱۲۳
۶۹ اعتراض غیر مقلدوں کا سوال و جواب ۱۲۵
۷۰ فتویٰ دیوبند مصنف ہدیۃ الحرمین، چالیسواں کا عدد رب کو بہت پسند ہے ۱۲۶
۷۱ نور کے طباق میں ہدیہ تحفہ بذریعہ جبرائیل علیہ السلام اور نافرمانوں کی موت ۱۲۷

Marfat.com

۷۲	نیک فرمانبردار لوگوں کی موت کی حالت	۱۲۸
۷۳	میت کے حقوق	۱۲۹
۷۴	ایصال ثواب کی بین دلیل	۱۳۲
۷۵	دعا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۱۳۵
۷۶	پنجگانہ نماز با جماعت کے بعد فوراً کلمہ پاک کا ذکر بلند آواز سے کرنا	۱۴۳
۷۷	صاحب تبلیغ نصاب مصنفہ مولانا زکریا صاحب دیوبندی اور صاحب ہدیۃ الحرمین باب ۹ ص ۴۵	۱۴۴
۷۸	بلند آواز کلمہ کا ذکر کرنا کی فضیلت	۱۴۵
۷۹	شعر موت کو یاد کرنے والے	۱۴۶
۸۰	فضائل درود و سلام	۱۴۸
۸۱	آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں	۱۵۲
۸۲	اہل محبت کا الصلوٰۃ والسلام خود سنتے ہیں اور وحی شانِ کریمی سے جواب دیتے ہیں سب کا	۱۵۳
۸۳	آپ کا معجزۂ دائمہ ہے	۱۵۵
۸۴	فرشتے کا تصرفِ نگاہ	۱۵۶
۸۵	مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۵۷
۸۶	شعراء دربار نبوی ﷺ	۱۵۹
۸۷	ایک کے بدلے دس رحمتیں دس گناہ معاف دس درجہ بلند	۱۶۱
۸۸	فیصلہ دیوبندیوں کا الصلوٰۃ والسلام پڑھنا اچھا ہے	۱۶۲
۸۹	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ	۱۶۳
۹۰	حضور کو اپنی نماز میں حاضر ناظر جانو	۱۶۹
۹۱	منافق کی عبادت کی علامات	۱۶۸
۹۲	طریقہء تبلیغ	۱۷۰
۹۳	شرک کا پہلا فتویٰ	۱۷۱
۹۴	فیض شیر ربانی شرقپوری	۱۷۴

Marfat.com

۹۵ آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی - شانِ نزول اور
فضائل درود شریف کے ۱۷۶

۹۶ ہر نماز کے بعد دعاء سے پہلے ذکر کلمہ طیبہ اور صلوٰۃ والسلام پڑھنا حکم
رسول اللہ ﷺ ہے ۱۷۸

۹۷ اذان کے بعد صلوٰۃ کا حکم اور اذان سے پہلے دعاء سنت حضرت بلال
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ۱۷۹

۹۸ عشق صحابہ تعظیم توقیر نبی معظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸۲

۹۹ آپ کا خون اور آپ کے فضلات پیشاب کریمہ طاہر طیب ہیں ۱۸۴

۱۰۰ خلاصہء عشق محبت: عادل بادشاہ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے
موذنوں کو امر کیا تھا کہ اذان کے قبل اور بعد میں الصلوٰۃ والسلام پڑھیں ۱۸۸

۱۰۱ اور ہر اچھے کام قبل و آخر درود وسلام پڑھنا مستحب ہے ۱۸۸

۱۰۲ فضیلت درود وسلام کی ۱۹۰

۱۰۳ صحابہ کرام کا عقیدہ آپ بے مثل ہیں ۱۹۳

۱۰۴ عشق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غارِ ثور ۱۹۵

۱۰۵ عشق حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹۷

۱۰۶ انگوٹھے چومنا بوقت اذان یہ سنت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۱۹۸

۱۰۷ تورات شریف میں چومنے کا ثبوت ۱۹۹

۱۰۸ حضرت صالح علیہ السلام کی اسواری کا ذکر خیر حضور ﷺ کی زبانی ۲۰۱

۱۰۹ ہر روز ستر ہزار فرشتہ دن کو اور ستر ہزار رات کو حضور ﷺ کے
روضہء اطہر پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں ۲۰۵

۱۱۰ اذان کے بعد ہم سے دعا وسیلہ مانگنے کا مقصد' کریموں کو دعائیں دینا
بھیک مانگنے کا طریقہ ہے ۲۰۷

۱۱۱ غیر سے مدد کا سوال کرنا میدانِ محشر میں ۲۰۸

۱۱۲ مقام آداب و تعظیم توقیر ۲۱۱

۱۱۳ کان کے کچے ہیں منافقوں کا کہنا ۲۱۳

Marfat.com

۱۱۴	حضور کی بشارت پر مذاق اُڑانا	۲۱۴
۱۱۵	آپ کی سواری کی ہجو کرنا آپ کی توہین ہے	۲۱۵
۱۱۶	جن کلمات سے مخالفوں کو موقع میسر ہو وہ کہنا منع ہے	۲۱۶
۱۱۷	علماء دیو بند کا فتویٰ	۲۱۷
	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک امام کو قتل کروا دیا تھا	۲۱۸
۱۱۸	دعاء کے متعلق منافقوں کا عقیدہ	۲۲۱
۱۱۹	سات سال مکہ والوں پر قحط سالی	۲۲۳
۱۲۰	تعظیم تو قیر باریابی بارگاہ پناہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۴
۱۲۱	دعاء بعد از نمازِ جنازہ	۲۲۶
۱۲۲	حرفِ آخر: جنازہ کی نماز کے بعد جو دعاء نہ مانگے اس کی نماز جنازہ نہیں ہوئی	۲۳۴

Marfat.com

الانتساب

قارئین کرام! سلسلہ تصنیف کا جاری رہنا میرے لئے مرشدی ذی وقار پیر طریقت رہبر شریعت پناہ بے کساں عالی جناب الحاج حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف کی مقدس نگاہ کا نتیجہ ہے۔ جو اپنی زندگی میں ولایت کے درجات وکمالات رکھنے کے باوجود الفقر وفخری کی عملی تفسیر ہیں۔ اور ان کی ولایت کی نورانی قندیل سے ضلالت وگمراہی کے اندھیروں میں ٹھوکریں کھانے والے لاکھوں انسان رشد و ہدایت کی روشنی حاصل کر رہے ہیں اور جن کے فقر و درویشی کے سرچشمہ سے حقیقت ومعرفت کے پیاسے لوگ اپنے دلوں کی پیاس بجھا رہے ہیں اور جن کے بتائے ہوئے ذکر وفکر کے صدقہ سے حلقہ بگوشانِ عقیدت مند خدا تعالیٰ کی رحمت وبخشش کے حق دار بنتے ہیں۔ جن کا وجود مسعود درد و الم کے مارے رنج وغم کے ستائے ہوئے انسانوں کے لئے باعث خیروبرکت وجہ تسکین قلب وجگر ہے اور جن کے فیوض و برکات کے خزانہ سے لاکھوں گدایانِ طریقت اپنی اپنی مرادوں کی جھولیاں بھر کے لے جاتے ہیں اور جن کی جلائی ہوئی اخلاقِ محمدی سنت مصطفائی کی شمع سے فسق و فجور کی تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے انسان نیکی وشرافت کا اُجالا پاتے رہتے ہیں۔

بندہ اپنے اس حقیر سے رسالہ کو پیر طریقت کی طرف مسنون ومنسوب کرتا ہے جن کے دم قدم کی برکت سے بالعموم اہل سنت و جماعت میں اور بالخصوص سلسلہ نقشبندیہ میں بہار ہے۔ اللہ کریم ان کا سایہ ہما پایہ تا دیر ہمارے سروں پر دراز فرمائے۔ آمین

Marfat.com

حسبِ فرمائش

مولانا حاجی محمد یونس صاحب نقشبندی خطیب و امام بھولے شاہ وارا کین انجمن رضائے مصطفیٰ بھولے شاہ و اہل گاؤں دانش مند وعقیدتمند حضرات کے پرزور اصرار پر تلاش کیا میں نے کتابوں کو اور خرچ کیا کوشش موافق مقدار اپنی کے مطالعہ کیا' میں نے کتابوں سے تحقیق کی میں نے' مطابق اپنے علم کے اور نام رکھا اس کا میں نے ''عقیدة الجواہر فی جوازِ مولود النبی الطاہر (ﷺ)''

قاری غلام یٰسین

صدر انجمن رضائے مصطفیٰ بھولیشاہ

۵-ستمبر ۲۰۰۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ

عرضِ مصنف

مذہب کی تبلیغ' دین کی اشاعت' اسلام کی تدریس' اور عقائدِ حقہ مبارک اہل سنت و جماعت کی حقانیت کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ محبوب مکرم تاجدار دو عالم شاہ حرم نور مجسم فخر دو عالم تاجدار عرب و عجم سید الانبیاء' حبیب کبریا' راز دار کبریاء' باعث تخلیق کائنات' حسن کائنات خلاصہ کائنات فخر موجودات' سیاح لامکاں' رحمت وانسان و جان' فخر آدم فخر بنی آدم' غریبوں کے محبّ' مسکینوں کے ساتھی' شاہوں کے تاج' آقوں کے آقاء' غلاموں کے محسن' یتیموں کے سہارا' بے آسروں کے آسرا' بیواؤں کے ماویٰ' دردمندوں کی دوا' چاراگروں کے دردمند' مساوات کے حامی' اخوت کے بانی' محبت کے جوہری' صدق کے منبع' آمنہ کا لال' رب کا دلدار' امت کا غمخوار' رحمت پروردگار وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ کی مدح سرائی کی سعادت نصیب فرمائی ہے۔ گر قبول افتدز ہے عزو شرف۔

رُتبہ بیاں کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے لال دا

کہاں طاقت کسی بشر کو کہ مدیح مصطفیٰ ٹھہرے
مدیح ذات پاک احمدی جب کہ خدا ٹھہرے
حضور سر وحدت ہیں کوئی رمز ان کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہیں حقیقت میں خدا جانے

ناچیز
قاری غلام یٰسین نقشبندی
بھولیشاہی

Marfat.com

بہ نگاہِ فیض

قدوۃ الاولیاء سرخیل الفضلاء شہباز اوج ولایت مرشدی و مولائی اعلیٰ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب معروف بہ شیر ربانی علیہ الرحمتہ کی نگاہ عنایت و الطاف سے بندہ یہ تحفہ کتاب کی شکل میں ہدیہ ناظرین کر رہا ہے

(وگرنہ من ھما خاکم کہ ہستم) ومن آلم من دائم

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا قاری غلام یٰسین صاحب نقشبندی بھولیشاہی کی تالیف لطیف ہذا مختلف مقامات سے دیکھنے کا موقع ملا۔ پس پایا میں نے اس کو مشتمل اوپر فوائد مقصودہ اور مہمہ کے ساتھ مقاصد کثیرہ کے اور قاطع ہے واسطے اہل منکر و ضلالت کے، جامع ہے بہت نصوص اور روایات کے۔ ماشاء اللہ دِل بہت مسرور ہوا کہ مولانا کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت ہمت عطا فرمائی کہ مختلف موضوعات پر انہوں نے بڑے اچھے انداز سے قلم اُٹھایا اور مسائل کی تحقیق فرمائی ہے پھر عام لوگوں کے لئے جو شعر وغیرہ زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں وہ بھی بعض مقام پر اچھے طریقہ سے چسپاں کئے ہیں اور یہ کتاب علماء اور عوام دونوں کے لئے انشاء اللہ بیک وقت نفع بخش ثابت ہوگی۔ مولانا کی بلند ہمتی اور سعی جمیلہ قابل فخر ہے۔

دعا ہے کہ ثواب دے اللہ مولف اس کے کو اوپر کوشش اور محنت اس کی کے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ اور ان کی تصنیف شدہ کتاب سے زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اُٹھائیں (آمین)

دعا گو

شیخ الحدیث، شیخ القرآن مفتی سید مزمل حسین شرقپوری

ناظم اعلیٰ: جامعہ حسینیہ فیض العلوم

A-711 بلاک سبزہ زار ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمُ الۡاَمِیۡن اَمَّا بَعۡدَہٗ سبحان ربی الاعلیٰ

بندہ پروردِگارم اُمت احمد مختار نبی
دوست دارم چار یارم تابع اولادِ علی
مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیلؑ
خاک پائے غوث اعظم زیر سایہ ہر ولی

زبدۃ العارفین حجۃ الکاملین آفتاب علم دین۔ جلوۂ آئینہء رب العالمین' معدن جودو سخاء چشمہءصدق وصفاء حامیٔ شریعت ہادیٔ راہِ حقیقت۔ مخدومنا اعلیٰ حضرت قبلہ حضرت شیر محمد شیر ربانی شرق پوری رحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہٗ ناقصوں پر ہو کرم بہر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ (وصال شریف ۱۳ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ)

حمد باری تعالیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارا معبود حقیقی ہے۔ حی و قیوم ہے رب العالمین اُس کی شان ہے۔ وہ احد ہے۔ صدم ہے بے نیاز ہے۔ اُس کی ذات وصفات میں کوئی اس کے برابر نہیں۔ وہ واحدہ لاشریک ہے۔ زمین وآسمان میں اس کی بادشاہی ہے۔ وہی زندگیاں بخشنے والا اور موت دینے والا ہے۔ ساری کائنات اس کے قبضہء قدرت میں۔ ہے اوّل بھی وہی ہے آخر بھی وہی ہے۔ ظاہر بھی وہی ہے باطن بھی وہی ہے۔ پوری کائنات اس کے انوار وتجلیات کی مظہر ہے۔ ہر شئے میں اُس کی قدرت کا جلوہ ہے۔ یسبح للہ ما فی السموات والارض جو کچھ زمین وآسمان میں ہے سب اس کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ وہ علیٰ کل شیئٍ قدیر ہے۔ اُس خالق کائنات نے اپنے محبوب مکرم نورِ

Marfat.com

مجسم، صدر کائنات، بدر موجودات، بلند رتبہء سلطان، آقاء صاحب برہان خواجہء کونین، رسول الثقلین کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے کل کائنات کو پیدا فرمایا اور تاجدارِ دو جہان، شفاعت کی بلندیوں کے ہما، بہترین امت کے مقتداء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری کائنات کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر پیدا فرمایا۔ جیسا کہ مولانا حسن رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

نعتِ مصطفیٰ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام لامحدود بے شمار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے۔ اور آپ کا وجودِ مسعود اللہ کی تمام نعمتوں میں سے نعمت عظمیٰ ہے۔ ساقیء کوثر، شافعِ محشر، سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ صاحبِ سکینہ، ہادیٔ سبل ختم رسل مولائے کل جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے جن کے صدقہ سے یہ نعمت بے بہا اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی اور یہ دین متین پایہء تکمیل تک پہنچایا۔ یہ سارا باغِ عالم اسی ایک سچے پھول کے لئے لگایا گیا۔ آدم آدمیان عالم عالمیان اسی دولہا کے براتی اور اسی نوشہء کے طفیلی ہیں۔

سبحان اللہ کیسا بادشاہ نبیوں کا سردار، گنہگاروں کا غمخوار شافع روزِ شمار، رحمت پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی نور کے طفیل نبیوں کو نبوت ملی اسی نور کے طفیل نبیلوں کو نبوت ملی۔ رسولوں کو رسالت ملی اور عارفوں کو معرفت۔ ولیوں کو ولایت، علماء کو فقاہت دی گئی۔ میں اُس مقام محمود کے مکین وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی کے امین اور بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ الرَّحِیْم کی شان والے کی کیا عظمت بیان کروں۔ جس کی مدح سرائی خود ربِ ذوالجلال فرما رہا ہے۔ جس کی عظمتوں کو بیان کرنے کے لئے تورات وانجیل اور زبور وقرآن کو نازل کیا گیا اور انبیاء کرام کی جلوہ گری ہوئی یہ تو اس رب العالمین کا کرم ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے محبوب مکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر خیر کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائی۔ وگرنہ ہماری زبان ہمارا قلم ہماری تقریر ہماری تحریر کب اس

Marfat.com

قابل تھی کہ اُس کے محبوب و مطلوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف مرتبہء و مقام ارفع و اعلیٰ کو بیان کر سکے۔

قارئین کرام! اپنے خالق و مالک کی رضا اور بخشش حاصل کرنے کے لئے یہ ایک بہانہ ہے کہ ہم اس کے محبوبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہیں اُس کا واسطہ ڈالتے ہیں۔ صدقہ مانگتے ہیں۔ یہ وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ جاتی ہے اور اس کے کرم کی برسات ہو جاتی ہے۔ بندۂ ناچیز نے اس کی رحمت کی برسات سے ایک بوند حاصل کرنے کے لئے شبِ اسریٰ کے دولہا سدرہ کے مسافر حریم قدس کے آشنا سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آپ کی آلِ پاک وصحاب و غلاموں اور عاشقان کا اور آپ کے ارشادات کا تذکرہ کیا تاکہ روزِ محشر اور قبر میں اس کے ذریعہ میری نجات ہو جائے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ وہ میری اس سعی جمیل کو میرے اساتذہ اور والدین کیلئے ذریعہ نجات بنائے بروز محشر میں حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیّدنا محمدٍ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

فی فضیلة المولد الشریف

فرمان خداوندی: یآ یُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَبِیْرًا ۝ (پ۲۲ رکوع۲)

اے غیب کی خبریں دینے والے بے شک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور مومنین کو بشارت دینے والے ہیں اور کفار کو عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور پکارنے والے ہیں اللہ کی طرف میرے حکم سے اور آپ ایک روشن چراغ ہیں اور خوشخبری دے ایمان والوں کو ساتھ اس کے کہ واسطے ان کے آپ ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل بہت بڑا۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلاَّ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ ۝

اور نہیں بھیجا آپ کو ہم نے مگر رحمت تمام جہانوں کیلئے

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا فضل کبیر ہیں اور اللہ کی رحمت کثیر بھی ہیں اور آپ کا وجود مسعود ہمارے لئے نعمت اعظمیٰ ہے (پ ۱۱) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذَالِکَ فَلْیَفْرَحُوْنَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ۔

ترجمہ: فرما دیجئے اے میرے حبیب جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اور رحمت ہو ان پر

Marfat.com

پس اسی بات پر چاہیے کہ یہ خوب خوشی کریں ان کے دھن دولت سے بہتر ہے۔ حضور اکرم نور مجسم محبوب مکرم شاہنشاہ عرب عجم شاہ حرم ساقی وکوثر شافی محشر سید الانبیاء حبیب کبریا، تخلیق کائنات خلاصہ کائنات حسن کائنات موجود کائنات سیاح لامکاں رحمت انسان جاں، مسکینوں کے ساتھی مساوات کے حامی، اخوت کے بانی محبت کے جوہری شاہوں کے تاج آقاؤں کے آقا، غلاموں کے مولا، یتیموں کے سہارا بیواؤں کے ماویٰ بے آسروں کے آسرا ضعیفوں کے ملجا، دردمندوں کی دوا صدق کے منبع صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا کائنات کا ذرہ ذرہ منتظر تھا۔ آپ کا دنیا میں آنا میلاد ہے اور آپ کا دنیا سے لامکاں کی بلندیوں پر جانا معراج ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت دی۔ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ۔ ترجمہ: یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتا ہوں اور اس رسول بہترین کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے آسمانوں میں اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ تشریف لے آئے تو قوم نے پہچان کر کہا قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ" پھر جب ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آئے کافر بولے یہ کھلا جادو ہے۔ مگر سب کائنات کے ذرہ ذرہ نے خوش ہو کر کہا:

سب توں اوونچی شان والا آ گیا، سب توں وڈے رُتبے پان والا آ گیا، کملی والے دا آنا دنیا میں میلاد ہے اور آپ کا مقام قرب میں جانا معراج ہے۔ زمین نے خوشی کی آسمان مسکرایا، زمین نے آکھیا مینوں محمد مل گیا آسمان نے کہا مینوں احمد مل گیا یتیماں نے آکھیا سانوں سہارا مل گیا، بیواؤں نے آکھیا سانوں آسرا مل گیا، خانہ بدوشاں نے آکھیا سانوں وی مقام مل گیا، طالبان نے آکھیا سانوں مطلوب مل گیا، عاشقاں نے آکھیا سانوں محبوب مل گیا، مقام عزت مل گیا، اندھریاں نے آکھیا سانوں نور اوجالا مل گیا، حوران غلمان نے آکھیا سانوں وی حسن دا نظارا مل گیا، عالماں نے آکھیا سانوں وی مقام عزت مل گیا، مسجدوں نے آکھیا سانوں وی منارہ مل گیا، ولیاں

Marfat.com

نے آکھیا سانوں وی رب دا نظارہ مل گیا قسم رب دی نبیاں نے آکھیا سانوں وی امام مل گیا۔

اگر مقام مصطفیٰ پوچھتے ہو تو سنو اللہ نے فرمایا شب اسراء کے دولہا کچھ مانگو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت بخشوانے کا خیال آیا کہا رب الغفرلی امتی۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چوتھے فلک پہ خلوت خرید لی حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے کوہ طور پر حیرت خرید لی۔ ایوب نے صبر کی ہمت خرید لی۔ یوسف نے اپنے حسن کی شہرت خرید لی لیکن ہمارے آقا نے یہ امت خرید لی۔

قربان جایئے۔

یہ فلک خوبصورت سجایا نہ ہوندا ۔۔۔ کسے شئی دا وی اتھے سایہ نہ ہوندا
نہ عرش و فرش نہ چن تارے ۔۔۔ شب و روز دے نہ ہوندے نظارے
نہ جن بشر نہ کوئی ہوندا پرندہ ۔۔۔ نہ حیاتی مماتی نہ مویا نہ زندہ
نہ حوران دے قصے نہ آدم نہ حوا ۔۔۔ نہ یعقوب یونس نہ یوسف زلیخا
نہ تختاں دے تاج دے سلطان ہوندے ۔۔۔ نہ والی محلاندے دربان ہوندے
نہ ملدی کسے نوں وی زندگانی ۔۔۔ نہ ایہہ ہوا ہوندی نہ ملا ایہہ پانی
نہ نبی ولی نہ ایہہ غوث ابدال ہوندے ۔۔۔ نہ ہوندے مہینے نہ ایہہ سال ہوندے
جے نہ ہوندا ربیع الاول دا مہینہ ۔۔۔ کون جاندا سی مکہ مدینہ
نہ ایہ میلاد ہوندے نہ ایہ نعت خوانی ۔۔۔ ثناء خواں نہ ہوندے نہ ایہ خوش بیانی
نہ عرش و فرش خاکی نہ نوری ۔۔۔ تے زمانے تے کجھ وی نہ ہوندا ظہوری
کس شی دا اتھے سایہ نہ ہوندا ۔۔۔ جے رب نے محمد بنایا نہ ہوندا

پتہ چلا جو کجھ وی رب نے بنایا اپنے محبوب کی خاطر بنایا ہے۔

دورانِ حمل حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کبھی دھوپ میں چلتی تو بادل سایہ کرتے تھے جب میرے پاؤں کے نیچے پتھر آجاتا تو نرم ہو جاتا جب کبھی دوران سفر پانی کی طلب ہوتی تو چشمہ کا پانی کنارہ پر آجاتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب میں شان دینے والا توں لینے والا' میں براق بھیجنے والا توں اسوار ہونے والا' میں مدثر دی چادر دینے والا توں مدثر دی چادر اوڑھنے

Marfat.com

والا' سوہنیاں جنت میری' ملکیت تیری' کوثر میری مالک توں' رزق دینے والا میں تقسیم کرنے والا توں' کلام میری زبان تیری' کتاب میری اطاعت تیری' ربوبیت میری ختم نبوت تیری' بخشش میری شفاعت تیری' قدرت میری رحمت تیری' عبادت میری سب نبیوں کے آگے امامت تیری' خلقت میری سوہنیا ایہہ امت تیری۔

محبت نہ ہوندی نہ سنسار ہوندا — نہ آدم ہوندے نہ آزار ہوندا
نہ مفلسی کوئی نہ درد دار ہوندا — نہ یوسف مصر دا بازار ہوندا
نہ ایہہ دیس ہوندا نہ جنگل وی ہوندا — نہ لائیلہ ہوندی نہ غمخوار ہوندا
نہ آسمان سورج ستارے نہ ہوندے — نہ ہوندی زمین نہ ایہہ نظارہ ہوندے
نہ مکین ہوندے چوبار نہ ہوندے — نہ ایہہ نیند مٹھی دے ہولارے نہ ہوندے
نہ گرمی نہ سردی نہ آتش نمانی — نہ ہوندا بڑھاپا نہ ہوندی جوانی
نہ ایہہ ازار ہوندا نہ ایہ مہمان کعبہ — نہ دنیا وچ ہوندا دربار کعبہ
حضور دی الفت نے وحدت نو نچھایا — آدم توں پہلے محمد بنایا عرش نو عرشِ معلی بنایا
کہا بار اللہ رب العزت نے قسم کھائی — محمد نہ ہوندے نے ہوندی خدائی

متفقہ مسئلہ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں خواہ مخواہ نزاع کھڑا کر دیا گیا اس پر کتاب سنت کے دلائل سے مدلل اور علماء حرامین کی تصدیق شدہ کتاب ہدیۃ الحرمین کے حوالہ سے جس کا مصنف جامع معقول ومنقول مولانا علامہ حافظ عبدالرشید محمد عبدالحکیم محدث دہلوی قادری رحمتہ اللہ علیہ اور مولنا حاجی مولوی محمد قاسم وجہ المحققین غیرہ نے مکۃ المکرمہ حرمین شریفین میں بیٹھ کر تالیف کی ۱۲۸۰ھ میں مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ کے مفتیان اور امامین نے تصدیق فرمائی اور اپنی اپنی مہریں اور دستخط کئے اور اس کا جواز پیش کیا۔

الباب الثامن

فِیْ فَضِیْلَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ لِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِعْرَاجِ الْمُسْلِمِیْنَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسِ ابْنِ عَبْدُالْمُطَّلِبْ قَالَ كُنْتُ

69 3~~~~ 86844

Marfat.com

مُواخِیًا لِاَبی لَھَبٍ وَمُصَاحِبًا لَہٗ فَلَمَّا مَاتَ وَقَدْ اَخبرَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہُ مَا اَخذَ فَحَذَنتِ عَلَیْہِ وَھَمَّنِیْ اَمْرُہٗ فَسَالتُ اللّٰہَ حَوْلاً اَنْ یُّدِیْنِیْ اَیَّاہُ فِی الْمَنامِ قَالَ فَرَاَیتُ نَارًا تَلْتَھِبُ فَسَا لِلّٰہِ مِنْ خَالِہٖ فَقَالَ ذَھَبْتُ اِلَی النَّارِ فِی الْعَذَابِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنِّی الْعَذَابُ اِلَّا لَیْلَۃَ لِاثْنَیْنِ مِنْ کُلِّ اللَّیَالِیْ وَالاَیَّامِ فَاِنَّہٗ یَرْفَعُ الْعَذَابُ عَنِّیْ قُلْتَ وَکَیْفَ ذَالِکَ فَقَالَ وُلِدَ فِیْ تِلْکَ الْیَلِہٖ عَمَد" فَجَاءَ تْنِیْ اَمَۃٌ فَبَشَّرَتْنِیْ بِوِلَادَتِہٖ فَفَرِحْتُ لِمَوْلِدِہٖ وَاَعْتَقْھَا فَرْحًا فَاَثَابَنِیَ اللّٰہُ بِاَنْ رَفَعَ لِمِنِّی الْعَذَابَ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃِ الْاَثْنَیْنِ کَذَالِکَ۔

ترجمہ: معراج المسلمین میں ہے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ تھا میں بھائی ابی لھب کا اور یار اس کا پس جب مرگیا وہ اور تحقیق خبر دی مجھے اللہ پاک نے پس میں غمگین ہوا اس پر اور رنج میں ڈالا مجھ کو اس کے کام نے پس سوال کیا میں نے اللہ تعالیٰ سے اس بات کا کہ دکھلا دے اللہ مجھ کو اس کے متعلق خواب میں کہا حضرت عباسؓ نے پھر دیکھا کہ آگ شعلہ مار رہی ہے دوزخ کی پس پوچھا میں نے اس کو حال اس کے سے پس کہا ابولہب نے کہا میں طرف عذاب نار کے پاس نہیں ہلکا ہوتا مجھ سے عذاب دوزخ کا مگر شب دوشنبہ کو تمام راتوں اور دنوں سے پس مقرر اٹھتا ہے عذاب میرے سے کہا میں نے یہ کیونکہ اور کیا سبب ہے پس کہا پیدا ہوئے اس روز میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آئی میرے پاس لونڈی ثوبیہ اور بشارت دی مجھ کو ساتھ ولادت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوش ہوا میں بسبب پیدا ہونے اور اس کے اور آزاد کیا میں نے ثوبیہ کو واسطے اس خوشی کے پس اجر وثواب دیا مجھ کو اللہ نے بسبب خوشی مولود حضرت کے ساتھ اٹھانے میرے پر عذاب کو ہر شب دوشنبہ میں۔

اس طرح ذکر کیا فاضل شمس الدین انصاری نے منہاج میں اور شیخ نے ماثبۃ بالسنۃ میں کہا کہ قَالَ ابْنُ الْجَوْزِیْ فَاِذَا کَانَ ھٰذَا اَبُوْلَھَبِ الْکَافِرِ الَّذِیْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِذَمِّہٖ جُوْزِیَ فِی النَّارِ بِفَرْحَۃِ لَیْلَۃِ مَوْلُوْدِ النَّبِیِّ فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَقِّدِ الصَّادِقِ مِنْ اُمَّتِہٖ یَسُرُّ بِمَوْلِدِہٖ وَیَبْذِلُ مَا اتَّصَلَ اِلَیْہِ قُدْرَتُہٗ فِیْ مُحَبَّتِہٖ لِعُمْرِیْ اِنَّمَا یَکُوْنُ جَزَآؤُہٗ مِنَ اللّٰہِ

Marfat.com

الْكَرِيْمِ اَنْ يُدْخِلَهٗ بِفَضْلِهِ الْعَمِيْمِ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ وَلاَ زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ الشَّهْرَ مَوْلِدِهٖ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَيَالِهٖ اَنْوَاعَ التَّصَدُّقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَدِيْدُوْنَ فِی الْمُبْشِرَات ويفتنون بقرات مولده الكريم ويظهر وعليهم من بركاتهم كل فضل عميم وما جذب من خواصه امان فی ذالک العام وبشریٰ عاجلة بليل البغية والمرام قد رحم الله وامراء اتخذ ليالی شهر مولده المبارک اعياداً ليكون اشد علة علی من فی قلبه مرض و عناد

ترجمہ: کہا ابن جوزی المتوفی ۵۹۶/۹۷ ھ نے پس جب کہ یہ ابولہب کافر جس کی مذمت میں نازل ہوا قرآن نجات دیا گیا آگ سے بسبب خوشی کرنا رات پیدائش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کیا حال ہے سچے مسلمان کا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشی کرتا ہے ساتھ مولود اسکے اور خرچ کرتا ہے موافق قدرت اپنی کے بیچ محبت اس کے قسم مجھ کو عمر اپنی کی کہ ہوئے جذاء اس کی اللہ کریم کی طرف سے یہ کہ داخل کرے اس کو اپنے فضل عام کے ساتھ جنات النعیم میں اور ہمیشہ اہل اسلام جمع ہوتے ہیں مہینے مولود حضرت میں اور کرتے ہیں ولیمے اور دعوتیں اور تصدق کرتے ہیں راتوں میں اس کی طرح طرح کے صدقات خیرات اور ظاہر کرتے ہیں خوشی اور زیادتی کرتے ہیں نیکیوں میں اور امید اور قصد رکھتے ہیں ساتھ پڑھنے مولود شریف حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ظاہر ہوتی ہیں ان پر برکتیں ان کی ہر فضل عام سے اور تجربہ کیا گیا خاص مولود شریف سے امان اس برس میں اور مبارک اور بشارت عاجلہ ہے ساتھ حاصل کرنے مراد اور مقصدوں کے پس رحم کرے اللہ تعالیٰ اس آدمی پر کہ اختیار کی راتیں شہر مولود حضرت کی عیدین تاکہ ہوئے سخت علت اوس پر جس کے دل میں مرض عناد اور بغض ہے۔

۳۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر مولود شریف ہمیشہ کرواتے تھے۔

وقال فی التنوير فی مولود البيشتر عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ

Marfat.com

عنہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادتہ بقوم فیستبشرون ویحمدون واذا جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حلت لکم شفاعتی

ترجمہ: بیچ تنویر فی مولود البشیر کے ہے منقول ہے ابن عباس سے کہ تھے ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں ایک دن میں اپنے گھر میں حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک قوم کے اور وہ قوم بیان مولود شریف کے خوش ہوتی تھی اتفاق سے گزر ہوا آنحضرتؐ کا اس جگہ سے اور فرمایا واجب ہوئی مجھ پر شفاعت تمہاری۔

عامر انصاری کے گھر میلاد شریف کی محفل

عن ابی درداءٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرمع نبی صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی بیت عامر الانصاری یعلم وقائع ولادتہ لاِبْنَآئِہٖ وعشیرتہٖ ویقول ھذا الیوم ھذا الیوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالیٰ فتح علیک ابواب الرحمۃ والملئِکۃ یستغفرونo

ترجمہ: ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں گیا میں ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر عامر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ بیان کر رہا تھا وقائعہ ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے بیٹوں گے اور اپنے رشتہ داروں کے اور کہتا تھا کہ یہ دن ہے یہ دن ہے پیدائش حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضور نے خوش ہو کر فرمایا کھولے اللہ تعالیٰ نے اوپر تمہارے دروازے رحمت کے اور واسطے تمہارے ملائکہ تمہاری بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔

تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل احقی رحمتہ اللہ علیہ نے المتوفی ۱۱۳۷ھ تحت آیت مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کے تحت لکھا ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود احوال عجائبات جو کہ والدہ صاحبہ آپ کی نے وقت حمل حضرت کے ملاحظہ فرمائے ہیں اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائے اور بشارتیں دینی ہر نبیوں کی آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اپنی اپنی امت کو حضرت کے مولود کی خوب لکھی ہیں اور صاحب تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی

Marfat.com

۶۰۶ھ نے جلد اوّل میں تحت تفسیر آیت مالک یوم الدین کے لکھا ہے کہ فرمایا سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ولادت ہوئی زمانے بادشاہ عادل کے وغیرہ وغیرہ۔
پس جب کہ ذکر مولود شریف اور انعقاد مجلس قرآن اور حدیث سے ثابت ہو تو اب جو منکر ہو اس کا گویا منکر قرآن وحدیث کا ہوا اور بلکہ اجماع ہے اس پر علماء ہند اور سندھ اور علماء عرب عجم کا اور خصوصاً اہل حرمین اور علماء ومفتیان مذاہب اربعہ کا چنانچہ استفقا اس باب میں کئی آ چکے ہیں اور جو جو علماء مذاہب اربعہ سے مجوز ہیں یعنی جائز قرار دیتے ہیں انعقاد مجلس مولود قبل ۱۲۸۰ھ کے نام ان کے یہ ہیں۔
(۱) حضرت شیخ الفقہا والمحدثین تاج العلماء والعارفین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ التوفی ۵۶۱ھ (۲) امام المحدثین ابو الفرح علامہ ابن جوزی فقیہ حنبلی التوفی ۵۹۷ھ (۳) اور ابو الخطاب عمر بن دحبہ کلبی التوفی ۷ھ (۴) ابن خلکان محدث شافعی (۵) اور علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری (۶) اور شیخ القرآن حافظ ابن الجزری (۷) اور محمد بن علی دمشقی (۸) اور حافظ ابو الخیر سمناوی (۹) حافظ عما الدین ابن کثیر التوفی ۷۷۴ھ (۱۰) علامہ طفریل صاحب دبوالمنظم (۱۱) اور امام یحیٰ بن شرف نودی شافعی التوفی ۶۷۶ھ (۱۲) اور حافظ ابو شامد اوستاد امام نودی (۱۳) شیخ ابو الحسن (۱۴) اور ابوبکر الحجاز (۱۵) اور ابن محمد نعمان (۱۶) اور ابو موسیٰ ترمذی (۱۷) اور حافظ شمس الدین ناصر الدین دمشقی (۱۸) اور جلال الدین یوسف الحجاز (۱۹) اور یوسف بن علی شامی (۲۰) اور امام بن بطاح (۲۱) امام مخلص کتابی (۲۲) اور امام علامہ ظہیر الدین (۲۳) اور شیخ نصیر الدین (۲۴) شیخ عمر بن الملاح (۲۵) امام صدر الدین بن عمر شافعی (۲۶) حافظ ابن حجر صاحب المولد الکبیر (۲۷) حافظ دمشقی (۲۸) علامہ جلال الدین سیوطی (۲۹) اور شارح ابن ماجہ (۳۰) امام محقق ابو ذرعہ غزالی حسین (۳۱) شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۳۲) اور ملا علی قاری التوفی ۱۰۱۴ رحمتہ اللہ علیہما کہ یہ بزرگوار رکن رکین دبن متین خاتمنین وحامل حدیث القرآن ہیں بحوالہ ہدیۃ الحرمین ص۴۲
ہ ابو سعید مظفر بادشاہ التوفی ۶۳۰ ہجری بڑی دھوم دام سے شان وشوکت سے محفل

ہ شرح صحیح مسلم جلد ثالث ص ۱۸۹ اور البدایہ والنہایہ جلد ۱۳ ص ۱۳۷ مصنفہ ابو الفدا حافظ عمادالدین ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ مطبوعہ دار الفکر بیروت

Marfat.com

میلاد شریف کرتے تھے بہت شاندار عظیم محفل منعقد کرتے تھے اور اس کے ساتھ وہ بہت بڑے بہادر مدبر عامل اور عالم دین پرہیزگار عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے ایک دفعہ شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ نے میلاد شریف کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا نام التنویر فی مولود البشیر النزیر تھا بادشاہ کی خدمت میں پیش کی بادشاہ نے خوش ہو کر شیخ مذکور کو ایک ہزار دینار انعام دیا۔ اس کی حکومت کافی عرصہ تک رہی۔ عکا کا اربل کے قلعہ کا محاصرہ کرتے وقت شہید واصل باللہ ہوئے سن ہجری ۶۳۰ کو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جوار میں دفن کئے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون اور ان کی سیرت اور حکومت بہت عمدہ تھی صاحب عادل تھے۔ جو لوگ بادشاہ کی محفل میلاد شریف میں شریک ہوتے تھے ان کا کہنا ہے کہ ہر محفل میلاد میں پانچ ہزار بکرے ذبحہ ہوتے دس ہزار مرغیوں کا گوشت ایک لاکھ پنیر کی مٹھائی کی ٹکیاں تیس ہزار مٹھائی کے لڈو تقسیم ہوتے لنگر کا خوب انتظام ہوتا تھا بڑے بڑے علماء کرام مشائخ عظام صوفیاء کرام ہزاروں کی تعداد میں لوگ جوق در جوق شریک ہوتے اور ہر سال محفل میلاد شریف پر تین لاکھ دینار خرچ کرتے تھے اللہ تعالیٰ مظفر بادشاہ پر اپنا فضل و رحمت کرے اور اس کی قبر پر انوار تجلیات کا نزول فرمائے اور اس کی قبر کو کشادہ و روشن کر کے جنت کا باغیچہ بنائے آمین ثم آمین۔

علامہ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی المتوفی ۹۰۲ فرماتے ہیں محفل میلاد شریف کے بارے میں

وقال الشیخ الام اسخاوی (المتوفی ۹۰۲ ھجری) من سائر الاقطار والبدن الکبائر یعلمون المولد ویتصدقون بانواع الصدقت ویفتتون بقرآء ۃ مولدہ الکریم ویظھرو من بر کتہ علیھم کل فضل عظیم

ترجمہ: شیخ الاسلام امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر شہر کے مسلمان عاشق رسول ہمیشہ مولود شریف کی محفل کرتے رہے اور کرتے ہیں اور ہر طرح کے صدقہ خیرات کرتے ہیں اور ہر زمانے میں ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا تا قیامت میلاد پاک کی مجلس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل و رحمت ہوتا ہے۔

امام علامہ ابو الفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ

وقال ابن الجوزی من خواصہ انہ امان فی ذالک الکام وبشریٰ عاجلۃ

Marfat.com

بلیل البغته والمراد وقد استخراج له الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ اصلاً من سنة و کذاالحافظ السیوطی وملا علی القاری رحمته الله تعالیٰ عنهما اور کہا امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۹۷ھ نے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ مرادیں پوری ہونے کی خوشخبری ملتی ہے سال بھر اس کی برکت سے اس پر امن رہتا ہے اوراس طرح الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ کے قول سے ثابت ہے کہ یہ سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام سے اصل ہے اوراس طرح حضرت علامہ الحافظ جلال الدین سیوطی رحمتہ المتوفی ۹۱۱ھ اور اس طرح محدث ملا علی قاری حنفی المتوفی ۱۰۱۴ ہجری سے اصل سنت سے ثابت ہے۔

مخالفین کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے فیصل ہفت روزہ صفحہ ۸ پر حاجی صاحب فرماتے ہیں۔

فقیر کا یہ عقیدہ طریقہ ہے کہ ہر محفل میلاد شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ نجات و برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں یہ عجیب بات ہے کہ پیر صاحب تو مولود شریف کو ذریعہ نجات سمجھ کر خود ہر سال کریں مریدین فتویٰ شرک کا لگائیں اور دل میں بغض عناد نفرت رکھیں۔

یا رسول اللہ یا حبیب اللہ : قربان تیری چہل پہل یہ ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں
صدائیں درود سلام کی آتی رہیں گی جنہیں سن کر دل شاد ہوتا رہے گا۔
خدا اہل سنت کو آباد رکھے حضور کا میلاد ہوتا رہے گا۔

درشرح صحیح مسلم جلد ثالث ص ۱۷۵ میں شیخ عبداللہ بن عمد بن عبدالوہاب نجدی ۱۲۴۲ھ کی عزیز وارضعة ثوبیه عتقیته ابی لهب اعتقهابشرته بولادته صلی الله علیه وسلم وقد روی ابولهب بعد موته فی العوم فقیل اله ما مالک فقال فی النار۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثوبیہ نے دودھ پلایا جو ابولہب کافر کی آزاد کردہ تھی ابولہب نے ثوبیہ کو اس وقت آزاد کیا جب اس نے ابولہب کو آپ کی ولادت کی بشارت دی تھی۔ موت کے بعد ابولہب کافر کو اس کے بھائی حضرت عباس نے خواب

Marfat.com

میں دیکھا اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے کیسی گزری اس نے کہا جہنم میں ہوں اس نے یعنی ابولہب نے کہا لیکن پیر کے روز کو میرے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے اس نے اپنی انگلی کے سرے کی طرف اشارہ کر کے کہا میں اس سے ٹھنڈا میٹھا پانی چوستا ہوں جسے میرے دل کو میری جان کو راحت ملتی ہے اور دوزخ کی آگ کی تپش محسوس نہیں ہوتی یہ اس وجہ سے کہ میں نے ثوبیہ کو اس انگلی کے اشارے سے اس وقت آزاد کیا تھا جب اس نے نبی کریم کی ولادت کی مبارک دی تھی۔ علامہ ابن جوزی م ۵۹۷ ھ نے کہا کہ ابولہب کافر تھا جس کی مذمت لعنت قرآن مجید نے کی ہے اس کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانے پر جزا دی گئی تو آپ کی امت کے اس مسلمان مواحد عاشق صادق کا کیا صلہ ہوگا جو آپ کے میلاد شریف کی خوشی مناتا ہے اور خرچ کرتا ہے۔

کفار نے بھی خوشی کی حضور کی ولادت باسعادت پر

بحوالہ صحیح بخاری شریف، کتاب النکاح، باب امھاتکم التی ارضعنکم کے باب میں ہے

امام محمد بن اسماعیل بخاری م ۲۵۶ ھ

وعن عباس فلما مات ابو لهب اريه بعض اهله بشر مصينة قال له ماذا بقيت قال ابو لهب لم الق بعدم خيراً انى سقيت فى هذه بعتا قتى ثوبية

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ابولہب مرگیا اس کے رشتہ داروں میں سے ایک نے دیکھا خواب میں دوزخ میں ہے پوچھا کیا گزری ابولہب بولا تم سے علیحدہ رہ کر کوئی خیر نصیب نہ ہوئی مگر بیشک مجھے کلمے کی انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ میں نے ثوبیہ کو محمد کی ولادت کی مبارک باد کی خوشی ملنے پر آزاد کیا تھا۔

مولانا علامہ عارف رومی فرماتے ہیں۔

دوستاں را کجا کنی محروم شد　　　تو کہ بار شمنان نظر داری

اے دوستا توں کیوں اس نیکی سے محروم ہے نبی کے دوشمنا کی طرف کیوں نہیں دیکھتا

اس روایت سے ثابت ہوا اگر کوئی غیر مسلم بھی حضور کے میلاد کی خوشی مناتا خرچ

Marfat.com

کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی اجر ثواب ضرور دیتا ہے جب بھی یہ دن آئے اس نعمت عظمہ کا شکر ادا کرنا چاہیے بدنی مالی عبادات سے اور آپ کے فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتبہ رفعیہ نعت مناقب وغیرہ سے اور آپ کی ولادت باسعادت کے ظہور سے بڑھ کر کونسی نعت عظمہ فضل کبیر ہے اس لئے جب بھی آپ کی ولادت شریف کا دن آئے تو خوب خوشی سے شکر کا اظہار کرنا چاہیے اس کی اصل یہ حدیث ہے اور نمبر۲

نبی معظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم خود یہ دن مناتے تھے

شرح مسلم شریف جلد ثالث حدیث ۲۷۴۶ مشکوٰۃ شریف باب الصوم

وعن ابو قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین قال ذالک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت او انزل عَلَیَّ وفیہ وحیٌ

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پیر یعنی سوموار کا روزہ آپ رکھتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا دوشنبہ کو ہم پیدا ہوئے اور اسی دن میں اعلان نبوت کیا اور اسی روز ہم پر وحی کا نزول ہوا ہے جب یہ دن آتا ہے بطور خوشی میں روزہ رکھتا ہوں شکر کے اظہار کے واسطے۔

خلفاء راشدین کا عقیدہ

در بحوالہ نعمت الکبریٰ مصنف: شیخ الاسلام علامہ احمد بن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۹۷۴ھ

قال ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ من انفق درھما علی قرآءۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان رفیقی فی الجنۃ ○

ترجمہ: فرمایا امیر المومنین خلیفۃ المسلمین یار غار مجتبیٰ جانشین مصطفیٰ راز دار نبوت جان نثار اسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نے کہ جس شخص نے ایک درہم خرچ کیا منانے مولود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ساتھی ہوگا میرا جنت میں دوست ہوگا

Marfat.com

میرا جنت میں۔

وقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من عظم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقد احیاء الاسلام

ترجمہ: اور فرمایا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس شخص نے تعظیم کی میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تحقیق اس نے اسلام کو زندہ کیا۔

وقال عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ من انفق درھماً علی قرآءۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانما شھداً غزواۃ بدر و حنین۔

ترجمہ: اور فرمایا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس شخص نے ایک درہم خرچ کیا حضور کے میلا د شریف پر میں گویا کہ وہ حاضر ہوا غزوہ و بدر حنین میں۔

وقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرم اللہ وجھہ من عظم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان سبباً لقرآئۃ لایخرج من الدنیا الابالایمان ویدخل الجنۃ بغیر حسابo

ترجمہ: اور فرمایا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جس شخص نے حضور کے میلا د شریف کی دل سے تعظیم کی اور وہ سبب محفل میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور انتظام کیا اس کا اس دنیا سے با ایمان جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا بغیر حساب وکتاب کے۔

وقال حسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وددت لو کان لی مثل جبل احد ذھباً فانفقتہ علی قرائۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اور فرمایا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاش کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اسے حضور سید عالم فخر آدم نور مجسم کے میلاد پر خرچ کردوں۔

وقال الامام الشافعی من جمع المولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخواناً وھباً طعاماً واخلیٰ مکاناً وعمل احساناً وصار سبباً لقرآءتہ بعثہ اللہ ویوم القیامۃ مع الصدیقین واشھداء والصالحین ویکون

Marfat.com

فی جنات النعیمo

ترجمہ: جس شخص نے اپنے دوست احباب کو جمع کیا محفل میلاد کے لئے اور کھانے کا اہتمام کیا مکان جگہ کو صاف ستھرا کیا میلاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے کے واسطے خیرات و عطیات و شرینی تقسیم کئے اور میلاد خوانی نعمت مناقب قصائد و خطاب کروایا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو صدیق شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور جنت نعیم میں داخل ہوگا۔

فرمان خداوندی:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَo

ترجمہ: فرما دیجئے اے میرے حبیب جب اللہ کا فضل ہو اور رحمت ہو ان پر پس اسی پر چاہیے کہ یہ خوب خوشی کریں ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

حضور اکرم نور مجسم کا دنیا میں آنا اللہ کریم کا بہت بڑا فضل اور رحمت عامہ ہے اور نعمت عظمہ ہے آپ کا دنیا میں آنا میلاد ہے اور آپ کا جانا معراج ہے۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَo

پس جو ایماں والے عشق والے ہیں ان کے ایمانوں کو اس خوشی نے ترقی دی وہ خوشیاں منا رہے ہیں وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْھُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِھِمْ وَمَا تُوْا وَھُمْ کٰفِرُوْنَ اور جن کے دلوں میں حسد بغض عناد رسول کی مرض ہے ان کی بیماری میں اضافہ ہوا اور ان کی پلیدی پر پلیدی چڑھ گئی یعنی ان کے منافقت بڑھ گئی۔

رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ یَّنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاَوْلٰی لَھُمْ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ

ترجمہ: تو تم دیکھو گے انہیں جن کے دل میں بیماری نفاق بغض عناد کی ہے وہ تمہاری طرف انکا دیکھنا ایسا ہے جیسا کہ کسی پر مردونی چھائی ہو بوقت نزاع آنکھیں پھاڑ کر آسمان کی طرف ہو ان کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرمانبرداری کرتے اچھی بات کی یعنی سنت رسول اور سنت صحابہ کرام محدثین و مفسرین متاخرین پر عمل کرتے حضور کے میلاد پر خوشی کا اظہار کرتے

مٹ گئے مٹ جائیں گے اعدا تیرے نہ مٹا ہے اور نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

Marfat.com

آنکہ عشق مصطفیٰ سامانِ اوست بحر و بر در گوشہ دامان اوست

عشق کی تاثیر بڑی حیرت انگیز ہے عشق نے بڑی بڑی مشکلات میں عقل انسانی کی رہنمائی کی ہے عشق رسول اگر پوری طرح دل میں جاگزیں ہو تو اتباع رسول کا ظہور ناگزیں بن جاتا ہے احکام الٰہی کی تعمیل اور سیرت نبوی کی پیروی عاشق کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے مسلمان کی دنیا سنور جاتی ہے آخرت نکھر آتی ہے دل دماغ اور جسم روح پر کتاب سنت کی حکومت قائم ہو جاتی ہے اسی عشق کامل کے طفیل صحابہ کرام کو دنیا میں اختیار اقتدار اور آخرت میں عزت وقار ملا۔

کی حضور سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حضور کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

عشق مصطفیٰ اور نعت گوئی سرکار دو عالم جناب رسالت مآب آنخضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اظہار محبت وعقیدت مسلمانوں کا بلکہ خاص اہل سنت والجماعت کا جزو ایمان ہے۔ صحابہ کرام اور صالحین امت عاشق رسول اسی جذبہ محبت عشق سے سرشار ہیں اور یہی چیز ان کے لئے مائیہ صد افتخار رہی۔امت مسلمہ کے شاہ گدا کے درجات مراتب کا معیار بھی محبت عشق رسول ہی رہا ہے عمل بالقرآن اتباع سنت رسول، صلوٰۃ سلام نعت منقبت قصائد غزلیات وغیرہ اظہار عشق محبت کے مختلف انداز ہیں اور عاشقان رسول اسی متاع عزیز کے سہارے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چھائے رہے۔ عشق رسول ہی وہ جذبہ ہے جس کی بدولت شرقی غربی عربی عجمی رومی شامی کالے گورے شاہ گداء مدحت سراء رسول ہوئے ہیں۔ سرکار دو عالم کی بارگاہ میں بیٹھنے والوں میں سے نعت خوان رسول کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے۔ عالم اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں میں مدحت سراء رسول بڑے بلند و ارفع اعلیٰ مقام پر فائز رہے۔ حضرت احسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر علامہ بوصیری رحمتہ اللہ علیہ اور آج تک ہزاروں قصائد منقبت نعت غزل وغیرہ لکھے پڑھے سنے گئے ہیں جو کہ سرکار دو عالم نور مجسم فخر دو عالم

Marfat.com

صدر کائنات بدر موجوداد بلند رتبہ سلطان آ قا صاحب برہان خواجہ کونین رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتبہ رفیعہ کے محادسن سے پر ہیں ۔

ذکر نبی میں جو دن گزرے وہ دن سب سے بہتر ہے
یاد نبی میں رات جو گزرے اس سے بہتر رات نہیں ہے
جو منکر ہے انکی عطاؤں کا بھلا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے جسکے دامن میں اس در کی خیرات نہیں ہے
وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ خدا سے پھر بھی جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر کیا نہیں یہ محبّ حبیب کی بات ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
جتنا بھی دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں ہے

نور ظہور کی بشارتیں اور ابلیس لعین کی چیخ و پکار

حضرت علامہ ملا معین الدین کاشفی رحمتہ اللہ علیہ نویں صدی ۹ ھ و خصائص کبریٰ حصہ اول ص ۲۵۷ - معارج النبوت حصہ دوم ص ۲۵

محدث حضرت ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۳۰ھ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت مجاہد سے روایت کی ہے کہ ابلیس ملعون نے چار مرتبہ دہائی چیخو پکار کی اور رویا (۱) جب وہ ملعون مردود ہوا (۲) اس وقت جب جنت سے زمین پر پھینکا گیا (۳) جب سورۃ الحمد شریف نازل ہوئی (۴) اس وقت جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

گونگے بول اُٹھے

حضرت ابن سعد' بزاز' اور حضرت ابو نعیم نے حضرت جبیر بن اقطعم سے روایت کی ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ایک ماہ پہلے بوانہ میں ایک بت کے قریب بیٹھے ہوئے تھے اس روز اونٹ کی قربانی کی بھینٹ چڑھا چکے تھے اچانک بت

Marfat.com

کے پیٹ سے یہ آواز آئی اے لوگو سنو تعجب کی بات جنات کا آسمانوں سے غیب کی خبروں کا چوری کرنا ختم ہوا اب ان پر شعلے مارے جائیں گے یہ ان نبی کی وجہ سے ہے جن کا نام احمد و محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے ان کی ہجرت کا مقام یثرب ہے۔ یعنی مدینہ المنورہ

ساڈے نبی دا جدوں ظہور ہویا کنگر کلمہ حضور دا پڑھن لگ پئے
رکھ ٹرن لگ پئے گونگے بول اٹھے پتھر پانی اوتے ترن لگ پئے
قاتل اپنیاں دھیاں نمانیاں دے تائب ہو کے رب تھیں ڈرن لگ پئے
بند ہوئے ظلمات دے در سارے ایجز نال بگھیاڑاں دے چرن لگ پئے

علامہ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۴۵۸ھ نے محدث ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ اور حراسطی و ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ایوب رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یعلیٰ سے روایت کی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت آئی تو کسریٰ شاہ فارس کے محل پر زلزلہ آیا۔ ۱۴ کنگرے گر گئے اور آتشکدہ ایران بجھ گیا جس کی آتش ہزار سال سے زائد فیروزاں تھی۔ دریا سادہ خشک ہو گیا اس کے علاوہ موبذان مجوسی عالم نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے سخت اونٹوں کو عربی گھوڑے کھینچ رہے ہیں اور دریا دجلہ کٹ کر اپنے شہر میں پھیل گیا ہے اور تین یوم تک تمام دنیا کے تخت نشین کی زبانے بند رہیں۔

تیرے رعب سے اصنام حرم ٹوٹ گئے تیرے رعب سے شاہ زوروں گے دم ٹوٹ گئے یا رسول اللہ: تیرے اوصاف کا ایک باب بھی پورا نہ ہوا ہو گی زندگیاں ختم قلم ٹوٹ گئے۔

اور خانہ کعبہ کا یہ حال تھا کہ تین شب و روز تک لوگوں نے آوازیں سنیں کہ کہ اب اللہ تعالیٰ میرے نور کو لوٹا دے گا اور جوق در جوق توحید پرست میری زیارت کو آئیں گے اب اللہ تعالیٰ مجھ کو جاہلیت سے پاک کر دے گا اے عدی اے عزیٰ اب تو ہلاک ہو گیا اور تین روز تک خانہ کعبہ کا زلزلہ نہ رکا۔

کسریٰ بادشاہ نے پوچھا اے محترم موبذان اس خواب کی تعمیر کیا ہے اس نے جواب دیا عرب کے کسی گوشہ سے کوئی بات ہونے والی ہے اس کے بعد کسریٰ بادشاہ نے

Marfat.com

نعمان بن المنذر کو خط لکھا کہ میرے پاس خواب کی تعبیر جاننے والے واقف کار کو بھیجو چنانچہ شہنشاہ فارس کی خدمت میں عبدالمسیح حاضر ہوا بادشاہ نے سارا حال بیان کیا یہ سن کر عبدالمسیح نے کہا میرا ماموں صحیح علم تعبیر جانتا ہے جو پہاڑوں کی گھاٹیوں میں کافی دور رہتا ہے جس کو سطیح کاہن کہتے ہیں بادشاہ کے کہنے پر سفر دراز طے کر کے کاہن کے پاس پہنچا وہ ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا اس کی زندگی کے آخری لمحات تھے عبدالمسیح نے سلام کہا سلام کی آواز سن کر سر اٹھایا اور کہا کہ تیز رفتار ناقہ پر سطیح کے پاس آیا تو اس حال میں کہ میں مرنے کے قریب ہوں اور تجھے بادشاہ فارس نے خواب کی تعبیر پوچھنے کے لئے بھیجا ہے اور سن لے کہ بادشاہ کے محل کے منارے گرنے اور آتش کدہ کے بجھ جانے اور موبذان عالم کے خواب اور دریا دجلہ کے پھیلاؤ کے بارے میں معلوم کرنے کیلئے تجھے بھیجا ہے۔ لہٰذا تو سن لے اور بتا دے اسے جا کر کہ جس وقت کتاب مبین کی تلاوت کی کثرت ہو گی اور صاحب عصاء کا ظہور ہو گا اور دریا دجلہ سادہ خشک اور آتش کدہ بجھ جائے گا تو سطیح کیلئے شام شام نہ رہے گی اور بادشاہ مرد اور بادشاہ عورتوں کی حکومت کنگروں محل کے گرنے کی تعداد کے برابر ہو گی یکے بعد دیگر چودہ بادشاہوں کی حکومت ہو گی پھر اس کے بعد ختم اور جو کچھ ہونے والا ہے ہو کر رہے گا یہ کہہ کر وہ فوت ہو گیا واپسی پر بادشاہ فارس کو بتایا جناب ایرانی حکومت کا خاتمہ حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسلمین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ہو گیا تھا جنگ قادسیہ کے معرکہ میں ایرانیوں نے شکست کھائی اور آخری تاجدار یزدجرد مارا گیا۔

آپ کے والد کا وصال

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مجھے دوران حمل کوئی گرانی یا تکلیف بدمزگی محسوس نہیں ہوئی اور حضرت عبداللہ نے اسی دوران وفات پائی مدینہ شریف میں تو اس وقت فرشتوں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی اے ہمارے معبود حق انبیاء کا سردار اور تیرا نبی یتیم ہو گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہوا کہ ہم اس کے محافظ مددگار ہیں تم میرے حبیب پر صلوٰۃ و سلام خوب پڑھو۔

Marfat.com

پیر کی رات ۱۲ ربیع الاول

خصائص کبریٰ حصہ اول ص ۱۲۳

بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کہ حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود ذکر فرماتی ہیں کہ جب آپ کے نور کے ظہور کا وقت قریب آیا رات جاری تھی اور صبح آ رہی تھی پیر کا دن تھا ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ تھی میں نے ایک نورانی جماعت کو آسمان سے اترتے دیکھا جن کے پاس تین جھنڈے تھے ایک جھنڈا میرے گھر کے صحن میں گاڑ دیا اور ایک کعبہ کی چھت پر اور ایک بیت المقدس کی چھت پر گاڑ دیا اس سہانی رات آسمان کے ستارے قریب آ رہے تھے اس ستاروں کی روشنی نے تمام دنیا کو نور سے بھر دیا اور آسمان کے دروازے کھل گئے میں گھر میں اکیلی تھی حضرت عبدالمطلب طواف کعبہ کو گئے ہوئے تھے اور اس وقت ملائکہ کے صلوٰۃ سلام کی آواز سے زمین آسمان کا سما گونج رہا تھا اور حوران جنت مجھے بار بار مبارک بادیاں دے رہی تھی تمام کیفیت حال کو دیکھ کر میرا دل گھبرایا اور اچانک ایک پرندہ نے اپنے سفید پَر میرے سینہ پر پھیرا اس کے اثر سے میری بے چینی زائل ہوگئی بعد میں میرے سامنے شربت کا ایک پیالہ پیش کیا گیا جس کا رنگ سفید تھا اسے دودھ سمجھ کر پی گئی وہ شہد سے زیادہ شیریں تھا پھر میرے پاس چند عورتیں آئیں میں نے ان سے پوچھا آپ کون ہو کس لئے آئی ہو ایک نے کہا میں مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہوں دوسری بولی میں آسیہ فرعون کی بیوی ہوں تیسری بولی کہ میں حاجرہ والدہ حضرت اسماعیل ہوں اور ہم اس لئے آئی ہیں کہ تم اکیلی ہو اور اس وقت نور مجسم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے نور کا ظہور ہونے والا ہے تمہاری خاطر تسلی قلب اور خدمت کیلئے ہم آئی ہیں پھر میں نے زمین آسمان کے درمیان ایک چادر ریشم کی لٹکتی ہوئی نور میں معمور دیکھی ایک پکارنے والا پکار رہا ہے اس کو دنیا کی نگاہوں سے چھپا لو اور پھر آسمان سے خوب صورت عورتوں کی جماعت دیکھی جن کے ہاتھوں میں سفید آفتاب تھے۔ پھر بادل کا ایک ٹکڑا دیکھا جس میں سبز رنگ کی چڑیاں تھیں جن کی چونچیں یاقوت کی مانند سرخ تھیں یہ دیکھ کر میرا دل بدن پسینہ پسینہ ہوگیا پھر بادل سے

Marfat.com

ایک قطرہ گرا اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی کیا دیکھتی ہوں مشرق مغرب زمین و آسمان ایک دم روشن ہو گئے حتیٰ کہ گھر بیٹھی ملک شام کے محلات اور بصریٰ کے جنگلوں میں اونٹوں کی قطاریں نظر آنے لگیں اس نور کا منبع میرا وجود تھا اطراف عالم میں اعلان ہوا کہ قد جاء کم من اللہ نور آ گیا ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں نبی معظم نور مجسم فخر دو عالم آخر الزماں تشریف لائے ہیں ہر طرف یہ شور تھا

کہ خوشی ہے سیدہ آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی
خوشی ہے رب کے محبوب کے تشریف لانے کی
کنت کنزاً دا در یتیم سوہنا ابن عبداللہ دا در یتیم آیا
ظلمت دور ہو گئی دنیا نوں ہو گئی دنیا وچ جدوں نبی کریم آیا
اللہ اللہ پتھر بھی بول اٹھے جدوں مسکراندا ہوا الف میم آیا
جاگے بھاگ سیدہ آمنہ دے جس دی گودی وچ نبی کریم آیا

خصائص کبریٰ حصہ اول ص ۱۲۱ محدث ابو نعیم نے عمرو بن مفتیہ سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ کہ جب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ولادت با سعادت کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا کہ آسمانوں اور جنتیوں کے تمام دروازے کھول دو اور فرشتوں کو حاضر ہونے کا حکم دیا فرشتے آپس میں خوشیاں مناتے ہوئے اترے دنیا کے تمام پہاڑ خوشی سے بلند ہو گئے سمندر کی سطح گہری اور دریا کی روانگی تیز ہو گئی شیطان ملعون کو ستر زنجیر کے طوقوں میں جکڑا گیا بحر عمیق میں ڈال دیا گیا آفتاب عالم کو نور عظیم کا لباس پہنایا گیا اور ستر ہزار حورین خلاء میں آپ کی شان میں قصیدے پڑھنے شروع کئے اور جہان کی عورتوں کیلئے بحرمت سید کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تمام جہاں کی عورتوں کیلئے کہ اولاد نرینہ لڑکوں کے حاملہ ہوں اسی سال تمام جہان کی عورتوں کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے سارا جہاں نذہت و نور سے معمور ہو گیا ملائکہ آپس میں مبارک بادیاں دینے لگے اور آسمان میں ایک ستون زبرجد کا یعنی نور کا قائم کیا گیا ولادت با سعادت کی خوشی میں نور افشاں کر دیا گیا اور معراج کے سفر آسمانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا اور فرمایا کہ یہ ستون میری ولادت کی خوشی میں قائم کیا گیا تھا زمینوں اور آسمانوں کو منور کیا گیا اور فرشتے خوشی میں جھوم

Marfat.com

اٹھے اور آپ کی شان اقدس میں صلوٰۃ وسلام کے تحفے پیش کئے حوران جنت نے آپ کی شان میں قصیدے پڑھے اور رضوان جنت کو حکم ہوا کہ فردوس اعلیٰ کو کھول دے اور سارے جہان کو خوشبوؤں سے معطر کر دے اور حوض کوثر کے کنارے پر مشک اذخر سے معطر کر کے ستر ہزار درخت اگائے گئے اور ان کے پھل پھول کی خوشبوؤں کو اہل جنت کے لئے بخور بنایا گیا۔

جو منکر ہے ان کی عطاؤں کا بھلا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے جس کے دامن اس در کی خیرات نہیں
کون آیا آج دنیا اندر ہویاں گلی گلی رشنایاں
ابراہیمی گلشن اندر آیاں عجب بہاراں
آ گئے گھر وچ آمنہ دے رنگ لایا نور نے
مٹ گئی ظلمت جدوں جلوہ دیکھا نور نے
تیری نسل پاک کا ہے بچہ بچہ نور کا
توں ہیں عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

بزم عالم میں کیف و سرور آ گیا زندگی آ گئی رونقیں آ گئی
گود میں جس کے خالق کا نور آ گیا آمنہ کے مقدر پہ قربان میں
وہ ہے بدبخت جو کہ نہ شاذ ہے آج سائم آقا کا میلاد ہے
جو کہ شامل ہوا محفل میلاد میں وہ بخشا گیا ہے خدا کی قسم

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ سجدہ کی حالت میں ہیں زبان مبارک سے رب اغفرلی امتی کی آواز میں نے سنی پھر میں نے سفید ابر دیکھا جو آسمان کی جانب سے آ رہا تھا اس نے آپ کو مجھ سے روپوش کرلیا پھر وہ غائب ہو گیا پھر میں نے آواز سنی وہ کہنے والا کہہ رہا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے مشاق و مغارب میں پہنچاؤں اور سمندروں کی سیر کراؤں تا کہ سب آپ کی زیارت کریں آپ کے نام نامی اسم گرامی اوصاف حمیدہ صورت گرامی کو پہچان لیں پھر میں نے کچھ دیر بعد آپ کو حاضر پایا آپ سفید اون کے کپڑوں میں ملبوس

Marfat.com

ہیں اور آپ کے نیچے سبز حدید کا بچھونا ہے اور آپ کے ہاتھ میں تین کنجایاں ہیں ایک پر نصرت دوسری پر غلبہ تیسری پر نبوت لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد ایک اور ابر سامنے آیا پھر آپ مجھ سے غائب ہو گئے ندیٰ کرنے والا کہہ رہا ہے کہ آپ کو تمام انبیاء کی پیدائش کی جگہ پر لے جاؤ اور آپ کو حضرت آدم علیہ السلام کی صفاء حضرت نوح علیہ السلام کی رفعت اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان حضرت یعقوب علیہ السلام کی مُسرت اور حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال حسن حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز' حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر' حضرت یحییٰ علیہ السلام کا زہد تقویٰ رفعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کرم عطاء اور تمام نبیوں کے اخلاق حمیدہ اوصاف کریمہ فضائل جلیلہ مراتبہ رفیعہ سے آراستہ کر دو۔

دوسری روایت میں ہے کہ ایک جھنڈا میں نے دیکھا یا قوت کی لکڑی کا تھا جس کو زمین و آسمان کے درمیان نصب کر دیا گیا تھا اس کے سرے سے ایسا نور نکل رہا تھا جو آسمان تک پہنچ رہا تھا جو شعلہ آتش فروزاں تھا اور میرے بدن سے خارج من بطنی نور اپنے بدن سے سواء نور کے کچھ نہ دیکھا اس نور سے میں نے شام کے محلات دیکھے بصریٰ کے میدانوں میں اونٹ کو چرتے دیکھا اور ادھر سے اللہ کریم نے بھی اعلان فرمایا قَدْ جَآءَکُم مِّنَ اللہِ نُوْرٌ' وَّ کِتٰبٌ' مُّبِیْنٌ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ' مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ'

میاں صاحب فرماتے ہیں۔

عرش فرش تے خوشیاں ہویاں رب نے کرم کمایا
آمنہ بی بی دی گودی وچ سوہنا پاک محمد آیا
حوراں رَل مِل عرش بریں توں سہرہ گاون آیاں
آمنہ بی بی ہو مبارک لکھ لکھ دین ودھایاں
بتاں نے بت خانیاں اندر اپنا سیس نوایا
دنگ ہوئے کافر بھی اس دم شیطان وی گھبرایا
شمس نبی توں صدقے جایئے رتبہ جسدا عالی
پاک محمد ﷺ نام سداوے تے دو جگ دا ہے والی

Marfat.com

ایک یہودی کی پیشین گوئی

خصائص کبریٰ حصہ اول: ابن سعد، حاکم، امام بیہقی، ابو نعیم محدث نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی رفیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ایک یہودی تاجر مکہ میں رہتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت کی رات کے بعد دن میں اس نے قریش کی مجلس میں آ کر کہا اے گروہ قریش کیا آج رات تمہارے یہاں کوئی فرزند پیدا ہوا ہے قریش نے کہا ہمیں معلوم نہیں اس نے کہا پتہ کرو اور میں جو بات بتاتا ہوں اسے یاد رکھنا یقین کے ساتھ۔ آج رات آخری امت کا نبی پیدا ہو گیا ہے اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کا نشان ہے اور وہ دو رات تک دودھ نہ پیئے گا لوگ یہودی کی باتوں پر متعجب ہوئے اور وہ اپنے اپنے گھروں میں جا کر دریافت کیا پتہ چلا کہ آج رات عبداللہ مرحوم ابن عبدالمطلب کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اس کا نام محمد رکھا ہے چنانچہ یہودی کو لے کر حضرت عبدالمطلب کے گھر آئے تو حضرت بی بی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور کو ان کی گود میں دے دیا یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو اٹھا کر علامات نبوت دیکھی اور وہ بے ہوش ہو گیا اور گر پڑا جب حالت درست ہوئی تو کہا بنی اسرائیل سے نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور یہ تم سب پر غالب آئے گا اور زمین آسمانوں میں اس کا نام بلند ہو گا۔

۲۔ محدث ابو نعیم اور ابن عساکر نے میتب بن شریک سے روایت کی ہے۔

ایک راہب جس کا نام عیسیٰ تھا وہ مکہ میں آیا حضرت عبدالمطلب کے ہاں اور کہا کہ اے سردار قریش عبدالمطلب تم ہی ہو اس فرزند ارجمند کے دادا جس کی ولادت کے بارے میں میں تم سے باتیں کرتا تھا کہ وہ دوشنبہ کے روز پیدا ہو گا اسی روز وہ بعثت کا اعلان کرے گا اور اسی روز اس جہان سے رحلت فرمائے گا اور آج رات ہی اس کا ستارہ طلوع ہوا ہے حاسد لوگ ان کے ساتھ جس قدر حسد کریں گے وہ زیادہ بلندی پر ہو گا حضرت عبدالمطلب نے پوچھا اس بچہ کی عمر کتنی ہو گی جواب دیا اس کی عمر کم از کم ستر کو نہ پہنچے گی اس کی عمر سال طاق پر ہو گئے یعنی ۶۳ سال ہو گئی۔

Marfat.com

رضاعت

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ شبلی نعمانی حصہ اول ص ۱۷۳

سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دودھ پلایا تین یوم کے بعد حضرت بی بی ثوبیہ نے دودھ پلایا جو ابو لہب کی لونڈی تھی پھر حضرت مائی حلیمہ سعدیہ نے آپ کو دودھ پلایا اس وقت یہ دستور تھا کہ شہر کے رؤسا، شرفا، شیر خوار بچوں کو اطراف کے قصبات اور دیہات میں بھیج دیتے تھے یہ رواج اس غرض سے تھا کہ بدوؤں میں پل کر فصاحت و بلاغت کا جوہر پیدا کرتے تھے اور ہوازن کا قبیلہ فصاحت و بلاغت میں بہت مشہور تھا اور ابن سعد نے طبقات میں روایت کی ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سب میں فصیح تر ہوں کیونکہ میں قریش کے خاندان سے ہوں اور میری زبان بنی سعد کی زبان ہے۔

آپ کی والدہ ماجدہ کو غیبی اطلاع

پشت تیری تھی ایک بچہ ہوسی رب دیاں سمجھ عطائیں
مالک ہوسی کل دنیاں دا مشرق مغرب تائیں
جس نوں حاصل کرن دی خاطر پیاں کے وچ دہایاں
اعظم لعل حلیمہ لے گئی ہاتھ ملدیاں رہ گیاں دایاں

طواف الوداع روانگی مکہ سے

خصائص کبریٰ حصہ اول ص ۳۹/ ۱۳۸ ابن اسحاق' ابن راہویہ' ابو یعلیٰ' امام طبرانی' امام بیہقی المتوفی ۴۵۸ھ' ابونعیم المتوفی ۴۳۰ھ' ابن عساکر المتوفی ۵۷۱ نے حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ بنت حارث نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں بنی سعد بن بکر کی عورتوں کے ساتھ مکہ میں آئی ہمارے پاس ایک کھچر ایک اونٹنی تھی بچوں کی جستجو میں آئی یہ سال خشک سالی کا تھا جو اونٹنی ہماری تھی وہ ایک قطرہ دودھ نہ دیتی تھی بہت کمزور تھی اور میری چھاتی میں بھی اتنا دودھ نہ تھا کہ میرا

Marfat.com

بچہ پی کر رات سیر کرتا رات حرم کعبہ میں گزاری صبح بچوں کی تلاش میں شہر میں داخل ہوئی۔ حسن اتفاق سے میری ساتھ کی تمام عورتوں کو بچے مل گئے اب میرے لئے سوائے آمنہ کے لال کے کوئی بچہ نہ تھا اور وہ بھی یتیم تھا جس کو وہ چھوڑ گئیں میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ تمام عورتیں امیروں کے بچے لے کر لوٹ گئیں ہیں اور ہم پیچھے رہ گئے ہیں لہٰذا میں جاتی ہوں اسی کو ہی لے آتی ہوں چنانچہ جب میں نے اس مشورہ پر عمل کرنے کا ارادہ کرلیا تو میں نے راستہ سے غیبی آواز سنی اے سرزمین مکہ آج تمہیں مبارک ہو آج تم پر نور مین دین اسلام عزت حرمت وکمال بخشا جا رہا ہے اس فرزند دلبند آمنہ کے طفیل جو تمہیں دوامی حیثیت سے حاصل رہے گا اے حلیمہ سعدیہ تجھے بھی مبارک ہو جس کو حاصل کرنے کے لئے جاری ہو وہ خیروبرکت والا ہے یہ سارا ماجرا میں نے حضرت عبدالمطلب سے بیان کیا آپ نے جواب دیا اے حلیمہ سعدیہ بلا شبہ یہ میرا فرزند بڑی شان والا ہے اور میری آرزو ہے کہ میں اس کے زمانہ کو پاؤں جس میں اس کی شان شوکت کا ظہور ہو گا۔ حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ میں اس رات کعبہ شریف میں اللہ کریم کی عبادت ریاضت میں محو تھا ؎

کرے بیان زبانی اپنی دادا شاہ ابراراں
میں اس راتیں کعبہ اندر کردا زور پکاراں
پچھلی رات ہوئی جس ویلے کعبہ آن ڈولانا
اللہ اکبر منہ تھیں کہہ کے سجدہ وچ سدانا
ابراہیم مقام وچالے اس سجدہ شکر کمایا
کھڑا ہویا پھر اسے ویلے میں حیرت وچ آیا
آسوں پاسوں ہون آوازے عبدالمطلب تائیں
اے سردار تمام قریشاں توں کیوں خوف کھائیں
گھر تیرے وچ سرور عالم آج تشریف لیاندی
جس دی برکت سب چیزاں تھیں خوشی نہ جھلی نہ جاندی

حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں بہر حال میں گئی بلا تردد حضور کو لے کر اپنے شوہر کے پاس آ گئی میں نے اپنا پستان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دیا آپ نے خوب سیر ہو کر پیا

Marfat.com

اور آپ رضاعی بھائی نے بھی خوب سیر ہو کر پیا اور میرے شوہر نے دودھ اونٹنی کا دوہا اور ہم نے بھی خوب سیر ہو کر پیا اور آرام سے رات دوسری حرم کعبہ میں گزاری اس سے قبل نہ میرا بچہ کبھی رات کو سویا بھوک کی وجہ سے اور نہ ہمیں آرام ملا میرے شوہر نے کہا حلیمہ میں نے محسوس کیا کہ تم بڑے خوش نصیب اور بڑی برکت والے صاحبزادہ کو حاصل کر لائی ہو اس صاحبزادہ کے توسل ان کی برکتوں کا نتیجہ ہے کہ جو کبھی دودھ نہ دیتی اونٹنی اس کے تھن دودھ سے بھر گئے اور تیری چھاتی میں بھی دودھ کی فراوانی ہوگئی ہے جب صبح کو واپسی کی تیاری ہوئی طواف کعبہ کرنا شروع کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لے کر تو قدرت خداوندی اور شان حضور کا ظہور ہویا۔ جد حجر اسود کے سامنے حضرت حلیمہ آئی۔

حجر اسود خود بوسہ دیون آپ نبی ول آیا
شان حضور دا میرے تائیں رب ظاہر کر دکھلایا
وہ سبحان اللہ سب چیزاں بنیاں حب پیاری
جس دل وچ جب نہ ہوگ رسولاں پاسی بہت خواری
قدرت ویکھ حلیمہ دائی بہت ہوئی قربانی
اندر حب دیوانی ہو کر بولی حمد ثنائیں
ویکھ تماشہ قدرت والا بولی حمد ثنائیں
عالی دولت رب نے بخشی آساں غیر سباں تائیں

طواف کعبہ سے فارغ ہو کر اپنی سواریوں کو تیار کیا میں صاحبزادہ کو گود میں لے کر اپنے شوہر کے پیچھے بیٹھی اونٹنی کو ایڑی ماری مگر اونٹنی کھڑی نہ ہوئی بہت کوشش کی مگر غیب سے آواز آئی جب تک تم حضور کو اپنے آگے نہ بیٹھاؤ گی تو اونٹنی کھڑی نہ ہو گی پھر ہم نے حضور کو آگے گود میں بیٹھایا تو اونٹنی کے اندر اتنا جوش خروش قوت بھر گئی ہم حیران رہ گئے اور اتنی تیز رفتار سے چلی جو آگے قافلہ تھا اس کے بھی آگے ہوگئی وہ متعجب ہو کر پوچھنے لگے اے حلیمہ سعدیہ وہ اونٹنی نہیں اتنی طاقت ور جوشیلی کہاں سے لائی ہو دائی حلیمہ نے جواب دیا کہ یہ اونٹنی وہ ہی ہے مگر اسوار انوکھا ہے یہ صاحبزادہ جسے تم سب یتیم سمجھ کر چھوڑ آئی تھیں یہ بڑی شان والا اوصاف حمیدہ مراتبہ رفیعہ والا ہے جس کی برکت سے ہم سب میں تمام کمی پیشی دور ہوگئی ہیں ہمارے نصیب کھل گئے ہیں۔

Marfat.com

اپنے اپنے مقدر دی ہوندی اے گل
آسیاں دائیاں ہزاراں سی مکہ دے ول
جہڑی ڈاچی قدم وی نہ سکدی سی چل
عرش دے شاہ سواراں دے کم آ گئی

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں اپنے گھر لے آئی ان کے دم قدم سے سب تنگی ترشی دور ہو گئی میرا گھر خیر و برکت سے بھر گیا میرے گھر میں دودھ کی اتنی فراوانی ہو گئی کہ محلہ دار بھی میرے گھر سے دودھ لینے لگے میری بھیڈ بکریاں اتنی ہو گئی کہ میرا گھر بھر گیا ایک دن میں نے صاحبزادہ کو گود میں لے کر بائیں جانب چھاتی پر دودھ دینا شروع کیا تو آپ نے نہ پیا دوسری جانب کیا تو دودھ پینا شروع کر دیا یہ حقوق العباد کے عمل پر پہلا قدم تھا چنانچہ میں گھر میں رات کو دیا نہیں جلاتی تھی تمام رات میرے گھر میں روشنی رہتی تھی میرے پڑوس والے مجھ سے کہتے کہ اے حلیمہ ساری ساری رات دیا نہ جلایا کر میں ان کو کہتی میں نے کبھی دیا نہیں جلایا جب سے میرے گھر عالی شان والا تشریف لایا ہے رات کو اس کے وجہہ اللہ چہرے کی روشنی سے میرے گھر چانن رہتا ہے جب آپ نے بولنا شروع کیا آپ کا پہلا کلام یہ تھا اللہ اکبر کبیراً۔

الحمد للہ کثیراً و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلاً جب آپ چلنے پھرنے کی عمر میں آئے تو باہر جاتے مگر بچوں کے ساتھ کھیلنے سے اجتناب کرتے حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ ایک دن آپ نے پوچھا اے امی جان دن بھر دودھ شریک بھائی کو نہیں پاتا کیا وجہ ہے میں نے کہا اے جان من تجھ پہ قربان جاؤں وہ بکریاں چرانے جلدی سے چلے جاتے ہیں اور رات کو دیر سے واپس آتے ہیں فرمایا مجھے بھی ان کے ساتھی کیوں نہیں بھیجا کرتیں آپ کے اسرار پر بھائی کے ساتھ بکریاں چرانے کیلئے جانے لگے چنانچہ آپ جنگل میدان میں جس جگہ پر قدم رکھتے وہاں پر سبز گھاس فوراً اگ آتا جدھر آپ چلتے پیچھے پیچھے بکریاں چلتی دوسروں سے زیادہ میری بکریاں موٹی تازی پیٹ بھرا ہوتا دودھ کی بھی فراوانی ہوتی چنانچہ ایک مرتبہ آدھا دن گزرنے کے بعد میرا لڑکا ضمیرہ روتا پیٹتا دوڑتا ہوا آیا پسینو پسینہ تھا اس نے پکار کر بولا اے امی جان محمد قریشی بھائی کے پاس جلدی چلو وہ مر جائیں گے ہم نے پوچھا میرے لال کو کیا ہوا اس نے بتایا ہم کھڑے تھے اچانک

Marfat.com

تین شخص آئے ان کو پکڑ کر پہاڑ پر لے گئے لٹا کر بھائی کا سینہ چاک کیا یہ سن کر میں اور اس کے باپ دونوں دوڑے وہاں جا کر دیکھا کہ حضور پہاڑ پر بیٹھے ہیں نظر اوپر آسمان کی جانب ہے تبسم فرمار ہے ہیں پھر میں پہاڑ پر چڑھ کر لپٹیں آپ کو سینہ سے لگایا پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا میری جان تم پر فدا ہوں تمہیں کیا مصیبت پہنچی ہے آپ نے فرمایا امی جان میں بالکل خیریت سے ہوں۔ حلیمہ سعدیہ نے فرمایا سوہنیا۔

آپ کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں
کروں تیرے نام پہ جاں فدا بس اک جاں کیا دونوں جہاں فدا
دونوں جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں
عرش پہ ہے تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ ہے دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستاں ہے

آپ نے جواب دیا اے امی ابو اور میرے بھائی۔ تین شخص میرے پاس آئے مجھے پکڑ کر پہاڑ پر لے آئے تھے مجھے لیٹا دیا پیار سے لہٰذا ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتاب برتن ہے اور دوسرے۔کے ہاتھ میں سرسبز زمرد کا طشت یعنی برتن تھا جو برف سے لبریز تھا پھر میرا سینہ ناف تک چیرا اپنی انگلی سے نہ مجھے گھبراہٹ ہوئی نہ درد تکلیف محسوس ہوئی پھر اپنے ہاتھ سے میرے پیٹ سے آنتوں کو باہر نکال کر طشت کے پانی میں انہیں دھویا اور پیٹ میں اپنے مقام پر رکھ دیا پھر دوسرا شخص جو کھڑا تھا اس نے پہلے سے کہا ہٹ جایئے وہ ہٹ گیا پھر اس نے میرا دل نکالا اس کو شق کیا اس کے اندر سے خون آلودہ گوشت کا ٹکڑا نکال کر پھینکا اور کہا کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب یہ تھا شیطان کا حصہ پھر دل کو چاندی کا جو برتن آفتاب کی مانند تھا اس میں غسل دیا دل کو انوار تجلیات سے بھر کر پیٹ میں اپنی جگہ پر رکھ دیا اور نور کی مہر سے اس پر مہر لگا دی اور میرے پیٹ سینہ پر اپنا ہاتھ پھیرا شگاف بند ہو گیا یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا پھر تیسرا شخص میرے قریب آیا اس نے میری امت کے دس آدمیوں سے وزن کیا تو میں دس پر وزنی ہوا پھر

Marfat.com

یکصد سے تولا تو میں سو پر بھاری ہوا پھر ایک ہزار سے وزن کیا تو میں ہزار پر غالب رہا پھر کہا اس کو چھوڑ دو اگر تم ساری امت سے بھی وزن کرو گے تو آپ سب پر بھاری ہوں گے پھر انہوں نے یعنی جو انکا بڑا تھا اس نے سینہ سے لگا کر پیشانی اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور کہا کہ اے اللہ کے حبیب آپ خوف نہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ بھلائی کا ارادا رکھتا ہے آپ کو بلند فرمائے گا اولین آخرین آپ کی تعریف کریں گے قال جبرائیل قلب سدید فیه عینان تبصران و اذ نان تسمعان. (فتح الباری جلد ۱۳ ص ۴۱۰)

کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے قلب مبارک میں دو آنکھیں ہیں جو ہر طرف دیکھتیں ہیں اور اس میں دو کان ہیں جو سب آوازوں کو سنتے ہیں۔ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ (ترمذی، بخاری)

آپ نے فرمایا میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے۔

اہل علم کی ضیافت طبع کیلئے بحوالہ شرح مسلم شریف جلد ا ص ۶۳۲

حدیث مبارکہ

تصرف نگاہ نبوت

وعن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ذات یوماً الخ، قال فا انی اراکم من امامی ومن خلفی ثم قال والذی نفس محمد بیده لو رایتم ما رایت لضحکتم قیلاً و لبکیتم کثیراً قالو وما رایت یا رسول اللہ قال رایت الجنة و النار۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو میں تمہارا امام ہوں تم رکوع سجود قیام اور نماز مجھ پر سبقت نہ کیا کرو بلاشک وشبہ میں تمہیں سامنے پس پشت سے یکساں ہی دیکھتا ہوں پھر فرمایا قسم خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر تم ان حقائق کو دیکھ لو جن کو میں دیکھتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ اصحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا آپ

Marfat.com

نے تو آپ نے فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کے احوال کو دیکھتا ہوں۔
حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں پھر میں آپکو بستی میں لے آئی لوگوں نے حال دریافت کیا میں سب کچھ حالات واقع بتا دیئے لوگوں نے مشورہ دیا کہ اس کو کسی کاہن کسی حساب لگانے والے کے پاس لے جاؤ تانکہ اسے دیکھ بھال کر اس کا علاج کرے اس کے اوپر کسی ہوائی چیز کا اثر نہ ہو جب میں کاہن کے پاس لے گئی اس کو پورا واقعہ سنایا اور اپنا حساب لگا کر اچھلا کھڑا ہوا اور بلند آواز سے کہنے لگا اے اہل عرب تم اس بچہ کو قتل کر دو اور تمہارے آدیان کی تکذیب کرے گا اور اپنے دین کی دعوت دے گا جس کا تمہیں علم نہیں حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میں گھبرا گئی اور میں نے فوراً آپکا ہاتھ کاہن سے چھوڑا لیا اور اپنے گھر لے آئی اور حضور کا خاص خیال رکھنے لگی۔
حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ التوفی ۱۰۵۲ھ رقم طراز ہیں کہ ہر روز ایک نور آفتاب کی مانند آپ پر اترتا اور آپ کو ڈھانپ لیتا پھر آپ متجلّی ہو جاتے اور ہر روز دو سفید مرغ کی مانند آپ کے گریبان میں داخل ہو کر روپوش غیب ہو جاتے لیکن نہ آپ روتے نہ گھبراتے نہ شور مچاتے تھے جب سب لوگ واقف ہو گئے تو سب نے مشورہ دیا کہ آپ کو ان کے دادا کے پاس پہنچا دو تم اپنی امانت سے سبکدوش ہو جاؤ۔
حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور کا ہی کرم ہے کہ جتنیاں بہاراں آیاں میرے گھر میں یہ سب حضور کی برکت سے ہیں۔ رات کو بغیر بتی کے میرے گھر میں روشنی ہوتی تھی وجہ اللہ بدر منیر کا معجزہ تھا۔
حضرت میاں محمد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شداں مداں زیراں زبراں شان تیری وچہ آئیاں
عاماں لوکاں خبر نہ کائی تے خاصاں رمزاں پائیاں

حضرت مائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور کے دم قدم سے سب تنگی ترشی درد تکلیفیں دور ہو گئیں۔

تیرا نام لیندیاں دور ہوندیاں بلاواں نے یا رسول اللہ
تیرے ناں وچ مولا رکھیا شفاواں نے
جہناں لوکاں کیتیاں گدیاں تیرے ناں دیاں

Marfat.com

کنکراں وی دتیاں گواہیاں تیرے ناں دیاں
عزتاں نہیں سمجھیاں سودایاں تیرے ناں دیاں
شاناں میرے مولا نے ودھیاں تیرے ناں دیاں
جگ وچ پیاں نے دھائیاں تیرے ناں دیاں
نظر نیازی کیتی جدوں سرکار نے
ویہڑے میرے پیر پایا مہکدی بہار نے
پھر جتنیاں بہاراں آئیاں تیرے ناں دیاں
جگ وچ پیاں نے ودھائیاں تیرے ناں دیاں

حضور کی واپسی مکہ مکرمہ میں

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور کو مجبوراً اپنی جان سے جدا کیا جب میں مکہ آئی آپ کی والدہ صاحبہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کے گھر آپ کو ان کے سپرد کیا انہوں نے بہت سی میری خدمت کی پھر میں واپس اپنی بستی میں آئی لیکن میرے دل کو آپ کی وجہ سے بے چینی رہتی تھی حضور کو ملنے سال بھر میں ضرور آتی تھی۔ حضور میرے پاس چھ برس تک رہے اور رحمتوں برکتوں سے نوازتے رہے۔

ابن اسحاق المتوفی ۱۱۳ھ نے وثوق کے ساتھ لکھا بھی ہے کہ آپ چھ برس حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں رہے طبقات ابن سعد میں روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سب میں فصیح تر ہوں کیوں کہ میں قریش کے خاندان سے ہوں اور میری زبان بنی سعد کی زبان ہے۔

طبقات ابن سعد جلد ا ص ۷۳ میں ہے کہ جب آپ کی عمر چھ برس کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو لے کر مدینہ منورہ آئیں چونکہ آپ کے دادا کے ننھال خاندان بنی نجار تھے وہ ہیں ٹھہری اس سفر میں حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ساتھ تھی تنہائی رشتہ کی وجہ سے ان کے ہاں ٹھہری اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر

Marfat.com

مبارک کی زیارت کیلئے گئی تھیں جو مدینہ میں مدفون تھے ایک ماہ تک مدینہ منورہ میں مقیم رہیں واپسی پر جب مقام ابواء پہنچیں تو ان کا انتقال ہو گیا بخار کی وجہ سے انا للہ وانا الیہ راجعون اور وہ ہیں مدفون ہوئیں اور حضرت ام ایمن کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور کو اپنے دونوں بازوں میں لے کر اوپر منہ رکھ کر جدائی کے صدمہ سے روتے تھے اور حضرت ام ایمن جن کا نام برکتہ تھا دلاسہ دیتی تھی اور حضور اپنے ساتھ لے کر مکہ میں آ گئیں جب یہ خبر حضرت عبدالمطلب کو ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لے کر بہت روتے تھے اور والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد دادا نے آپ کو اپنے دامن تربیت وکفالت میں لیا اور ہمیشہ آپ کو اپنے ساتھ محبت شفقت کے ساتھ رکھتے تھے۔

بارش کی دعاء حضور کے وسیلہ سے

خصائص کبریٰ جلد پہلی ص ۹۲-۱۹۱

ابن سعد، امام بیہقی متوفی ۴۵۸ھ، امام طبرانی ~~۲۶۸ھ~~، محدث ابو نعیم متوفی ۴۳۰ھ، ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ نے متعدد سندوں کے ساتھ روایت کی ہے کہ قریش کے چند آدمی آپ کے دادا کی خدمت اقدس میں آئے اور کہا کہ اے سرداران قریش قحط سالی خشک سالی اس حد تک حالات تنگ ہو گئے ہیں کہ جانور بیچاروں کی ہڈیاں تک چیخ گئی ہیں کہ ندی نالے تالاب وغیرہ سب خشک ہو گئے ہیں اب آپ دعا کریں یہ سختی کے دن چلے جائیں اور بارش ہو جائے حضرت عبدالمطلب حضور کو ساتھ لے کر جبل ابو القبیس پر چڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کندھوں پر بیٹھا کر دعا مانگنے لگے ہاتھوں کو بلند کیا منہ کو کعبہ کی طرف کر کے عرض کیا اے باری تعالیٰ اے خالق مالک حضور کے چہرہ انور کی طرف اشارہ کیا کہا۔

سوہنے مکھ والا مینہہ منگدا تے تھیں یارب سائیاں
سوہنیاں سوہنیاں کالیاں زلفاں پانی منگن آیاں
رحمت بدل کارن حکم حضوروں آیا
سوہنیاں کالیاں زلفاں والا پانی منگن آیا

Marfat.com

فجاء بالماء جو فی له سبیل

سحا فقاشت به الانعام والشجر

تو موسلا دھار بارش ہوئی جس سے ندی نالے دریا بھر گئے چوپائے درخت زندا ہو گئے۔

منا من الله بانمیمون طائره

وخیرمن بشرت یوما به مضر

مبارک الامر یستشقی الغمام به

ما فی الانام له عدل ولا خطر

ہم سب کی سیرابی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے یہ اس کے وسیلے سے ہے جس کا نصیبہ برکت والا ہے بابرکت ہے نام جس کے وسیلے سے پانی مانگا گیا وہ ایسی ذات ہے جس کی اس زمانہ میں ہم مرتبہ ذات لوگوں میں نہیں ہے۔

رُتبہ بیان کراں کی اس محبوب دا

ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے لال دا

قربان جایئے

یہ فلک خوب صورت سجایا نہ ہوندا

کسے شئی دا وی ایتھے سایہ نہ ہوندا

نہ عرش و فرش نہ چن تارے

شب و روز دے نہ ہوندے نظارے

نہ جن و بشر نہ کوئی ہوندا پرندہ

نہ حیاتی مماتی نہ مویا نہ زندہ

نہ حوراں دے قصے نہ آدم نہ حوا

نہ یعقوب یونس نہ یوسف زلیخاء

نہ تختاں دے تاج دے سلطان ہوندے

نہ والی محلاندے دربان ہوندے

نہ ملدی کسے نوں وی زندگانی

Marfat.com

نہ ایہہ ہوا ہوندی نے ملدا ایہہ پانی
نبی ولی نہ ایہہ غوث ابدال ہوندے
نہ ہوندے مہینے نہ ایہہ سال ہوندے
جے نہ ہوندا ربیع الاول دا مہینہ
کون جاندا سی مکہ مدینہ
نہ ایہہ میلاد ہوندے نہ ایہہ نعت خوانی
ثناء خواں نہ ہوندے نہ ایہ خوش بیانی
نہ عرش فرش خاکی نہ نوری
زمانے تے کچھ وی نہ ہوندا ظہوری
کسے شئی دا ایتھے سایہ نہ ہوندا
جسے نہ رب نے محمد ﷺ بنایا نہ ہوندا

فلا ورب العرش جس کو بھی ملا جتنا ملا جو کچھ ملا صدقہ تیرا یا رسول اللہ

جب آپ کی عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی تو آپ کے دادا کا وصال بھی ہو گیا پھر آپ کی کفالت آپ کے چچا ابو طالب نے اپنے دامن تربیت شفقت میں لے لی اور ہمیشہ اپنے ساتھ محبت شفقت نگرانی میں آپ کو رکھتے تھے تا اعلان نبوت بلکہ تمام عمر بھر خدمت شفقت ہمدردی سے کی اس کا صلہ اللہ کریم دے گا آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کی شفاعت عظمیٰ سے بروز محشر آپ کے چچا ابو طالب کو فائدہ ہو گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ضرور ہو گا۔

ابو طالب کی شفاعت کا ذکر

کتاب الایمان شرح صحیح مسلم شریف باب ۷۷ ص ۳۷۰ امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ حدیث ۴۱۸

عن العباس ابن عبدالمطلب انه قال یا رسول الله هل نفعت ابا طالب بشئی فانه کان یھوطک ویغضب لک قال صلی الله علیه وسلم نعم هو فی ضحضاح من نار ولولا انا لکان فی الدرک

Marfat.com

الاسفل من النار

حضرت عباس ابن عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ میں نے نے حضور سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے ابو طالب کو بھی نفع پہنچایا ہے کہ وہ تو آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کی وجہ سے لوگوں پر غضب ناک ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہاں اب وہ جہنم کے صرف بالائی طبقہ میں ہے اور اگر میری شفاعت سے اس کو نفع نہ پہنچتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوتا۔

حدیث ۴۱۹ قال سمعت العباس یقول قلت یا رسول اللہ ان ابا طالب کان یحوطک وینصرک ویغضب لک فھل نفعہ ذالک قال نعم وجدنہ فی غمرات من النار فاخد جتہ الی ضحضاح

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب آپ کی حفاظت کرتا تھا آپ کی مدد کرتا تھا آپ کی خاطر لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا کیا ان اعمال نے اس کو نفع پہنچایا آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے اس کو آگ کی گہرائی میں پایا تو میں اس کو آگ کے اوپر والے طبقہ میں لے آیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم منعم ہیں نفع پہنچاتے ہیں غنی کرتے ہیں اور نعمتیں بانٹتے ہیں

سوال اور اعتراض اس حدیث پر یہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں ہے۔ لَا یُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ (پ۲ ص۱۶۲) ترجمہ: کفار کے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی تو جب ابو طالب ایمان نہیں لائے اور ان کا کفر پر خاتمہ ہوا تو ان کے عذاب میں کیسے تخفیف ہوگی۔

جواب: صحیح بخاری جلد۲ ص۷۶۴ پر ہے راوی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اسی طرح پیر کے دن ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہوئی کیونکہ اس نے پیر کے دن حضور کی ولادت با سعادت کی خوش خبری سن کر انگلی کے اشارہ سے اپنی باندی ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا۔ لیکن ابولہب بھی ایمان نہیں لایا تھا اس کے عذاب میں بھی تخفیف ہوگی

Marfat.com

اور جو قرآن کریم میں ہے کہ کفار کے عذاب میں تخفیف نہیں ہو گی اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید میں جس تخفیف کی نفی ہے وہ مدت کے اعتبار سے ہے یعنی کفار کے عذاب مخلد اور دائی سزا میں تخفیف نہیں ہو گی اور حدیث سے جس تخفیف کا ثبوت ملتا ہے وہ کیفیت کے اعتبار سے ہے باقی رہا یہ کہ جس کفار کی سزا کی تخفیف نہیں ہو گی یہ اللہ تعالیٰ کا عدل ہے اور جس میں تخفیف ہے وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے تیسرا جواب اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان کیا قرآن حکیم میں کہ کفار کی سزا میں تخفیف نہیں ہو گی لیکن بعض اوقات اللہ اپنے محبوب کی عزت افزائی کیلئے اپنے قانون میں استثناء فرما دیتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قانون بنا کہ ہر نزائی معاملہ میں دو گواہ ہونے چاہئیں۔ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ پارہ ۲ آیت ۲۸۲ یعنی دو مردوں کو گواہ بناؤ لیکن ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا حضرت خذیمہ بن ثابت انصاری کی شہادت کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا۔ (ابو داؤد ص ۵۰۸ اسی طرح کفار کی سزا کا قانون تو یہی ہے کہ ان کے عذاب میں تخفیف نہیں ہو گی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کے حق میں شفاعت کر دیں تو اللہ تعالیٰ اپنے کلی او عمومی قاعدہ میں استثناء کر کے اپنے حبیب کی بات ٹال نہیں سکتا آپ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں اپنے حبیب کو سارے علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں وہ تو ابتداء ہی سے ہر ایک کی حقیقت اور انجام سے خبردار ہیں کیونکہ معراج میں سب کفار اور مومنین کو دیکھ کر آئے ہیں اور صحابہ کرام کو بھی مومنین اور کفار کے ناموں کے رجسٹر دکھا دیئے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور نے دونوں ہاتھوں میں کتابیں دکھائیں کہ فرمایا اس میں جنتیوں کے نام فلاں بن فلاں اور اس کتاب میں دوزخیوں کے نام ہیں اس کے علاوہ آپ نے بڑے بڑے بدکاروں کے ایمان کی خبر دی تو وہ آخر کار مومن ہی ہو گئے اور بڑے بڑے ظاہر متقیوں کی جہنمی ہونے کی خبر دی تو آخر کار جہنمی ہو کر ہی مرے آپ نے یہ بھی بتا دیا کہ حسن حسین جوانان جنت کے شہیدوں کے سردار ہیں میری لخت جگر فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں آپ نے یہ فرما دیا کہ ابو طالب چچا میرا دوزخ میں نہیں بلکہ اس کے جھیرے میں رہیں گے اور ان کے تلوے میں آگ کی محض ایک چنگاری ہو گی وغیرہ وغیرہ اس سے معلوم ہوا کہ آپ جنتیوں اور جہنمیوں کو پہچانتے ہیں اور ان کے درجات اور درکات سے بھی واقف ہیں اس طرح اولیاء کرام بھی اپنے نورانی نور ایمانی

Marfat.com

سے مومن اور کافر کو پہچان لیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ نورانیت کی طاقت سے ظاہر باطن سے دیکھ لیتے ہیں بلکہ اللہ والوں کے پاس بیٹھنے والے جانور بھی کافر اور مومن کی پہچان کی تمیز کر لیتے ہیں جیسے کہ حضرت سفیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک شیر آ گیا جنگل میں تو حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ اے شیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں وہ یہ سن کر کتے کی طرح دم ہلانے لگا اور کہا:

شیر کہا سفینہ تائیں اے راہی راہ جاندے
جو غلام رسول اللہ دے اسیں غلام انہاندے

اور جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا اے اللہ ابولہب کے بیٹے عتبہ پر ایک کتا مقرر کر کیونکہ اس بدبخت گستاخ نے تجارتی قافلہ کی روانگی سے قبل آپ کی خدمت اقدس میں آ کر بدتمیزی کی اور فخریہ کہا باپ سے کہ میں اپنے خداؤں کی طرف داری میں اس کی ہجو کر کے آیا ہوں باپ نے پوچھا انہوں نے بھی جواباً کچھ کہا وہ کہنے لگا صرف اتنا ہی کہا کہ اے اللہ اپنے کتوں میں سے ایک اس پر مسلط کر دے ابولہب نے کہا کہ اے میرے بیٹے تجارتی قافلے کے ساتھ نہ جا مجھے ڈر ہے کہ کہیں راستے میں درندہ نہ نقصان کر جائے مجھے یقین ہے اس کی زبان سے جو نکلتا ہے وہ پورا ہو جاتا ہے مگر بیٹا نہ مانا دوران سفر کے ایک جگہ رات کو ٹھہرے ابولہب نے اپنے بیٹے عتبہ کو چاردیواری میں سوالایا اور حفاظت کیلئے پہرے داروں کو مقرر کیا جب آدھی رات گزر گئی تو ایک شیر آیا جو چاردیواری کے باہر تھے ان کے منہ سونگھے پھر دیوار چھلانگ کر اندر آ گیا وہ سب کے منہ سونگ کر عتبہ کا منہ سونگھا جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی شیر نے منہ سنگھ کر پھاڑ دیا آپ کا ارشاد پورا ہوا آپ کا سراپا حق ہیں جو منہ سے نکلتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میلاد مصطفیٰ منانے کی توفیق ورفیق اور عشق رسول عطا فرمائے آمین ثم آمین

تیرے اشارے سے سب کی نجات ہو کے رہی
تمہارے منہ سے جو بات نکلی وہ ہو کے رہی
اگر شب کو کہہ دیا دن ہے تو دن نکل آیا

Marfat.com

اگر دن کو کہہ دیا شب تو رات ہو کر رہی
فقیروں یعنی نبیوں کی زباں اللہ کی تقدیر ہوتی ہے
کبھی وہ پھول کبھی شمشیر ہوتی ہے
موج میں جب آ گئے قطرے سے دریا کر دیا
پڑھ گئی جس پہ نظر بندے سے مولاکر دیا
نگاہ نبی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
جس طرف چشم محمد کے اشارے ہوتے گئے
جتنے ذرہ سامنے آئے سب ستارے ہو گئے

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے ان کی موت نزع کے وقت فرمایا اے چچا کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں تمہارے لئے روز قیامت شاہد ہوں گا چچا نے کہا اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لا کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد چچا نے یہ شعر پڑھے۔

ولقد علمت بان دین محمد
من خیر ادیان البدیہ دیناً
لولا الملامۃ اوحذار مسبۃ
لوجد قنی سمحاً بذاک مبیناً

اور البتہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا۔ اس وقت تمام رشتہ دار سردار مکہ پاس بیٹھے ہوئے تھے تو پھر اپنے منہ میں ہی کچھ کلمات کہے جو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر حضور سے کہا جو کچھ آپ فرما رہے ہیں وہ ہی کہہ رہا ہے یعنی وہ ہی کلمہ پڑھ رہا ہے اس کے بعد ان کی روح نکل گئی اس سے ثابت ہوا کہ آخر بغیر علانیہ اس نے کلمہ حق پڑھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد عالیہ سے ثابت ہے روز قیامت میں بھی آپ کی شفاعت ضرور ہو گی

Marfat.com

چنانچہ اس بحث میں نہ پڑھنا چاہیے کسی سے خاموشی بہتر ہے۔

دورہ حاضرہ کے دیوبند غیر مقلد گستاخ رسول دشمن والدین کریمین ہے

سوال: فاضل دیوبند شاہ رفع الدین محدث دہلوی کے مترجم قرآن کے حاشیہ (صفحہ ۲۹۲ جلد ۱) پر حدیث نقل کی ہے مفسر مولانا عبدالستار محدث دہلوی صاحبان بڑی شدت سے دلائل دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ جہنمی ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی کہ والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت واسطے مجھے اجازت مل گئی پھر میں نے ان کیلئے استغفار کی اجازت چاہی مجھے نہ ملی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (پ ۱۱) مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْكَانُوْا اُولِىْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جب کہ انہیں کھل چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں جواب وجہ شان نزول کی صحیح نہیں ہے لیکن مختصر المستدرک میں علامہ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تصنیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابن معین نے ضعیف بتایا ہے علاوہ بریں یہ حدیث امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کی والدہ کیلئے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا بلکہ بخاری کی حدیث سے یہی ثابت ہے کہ ابو طالب جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے استغفار کرنے کے بارے میں ہے اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس مضمون کی ہیں جن کو طبرانی اور ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا وے وہ سب ضعیف ہیں ابن سعد نے طبقات میں حدیث کی تخریج کے بعد اس کو غلط بتایا اور سند المحدثین امام جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ نے اپنے رسالہ التعظیم والمنۃ میں اس مضمون کی تمام احادیث کو معلول بتایا ہے لہٰذا یہ وجہ شان نزول میں صحیح نہیں اور یہ ثابت ہے اس پر بہت دلائل قائم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَمْ اَزَلْ انقل مِنْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ اِلٰى اَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ میں ہمیشہ ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا ہوں۔

Marfat.com

نور نبی دا وچہ جنہاں پشتاں چلدا چلدا آیا
آدم تھیں عبداللہ سیدہ آمنہ تائیں سب نانو رنگ لایا

(پ۱۹، ۱۵) اَلَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَo

اللہ وہ ذات ہے جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانہ حضرت آدم وحوا علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک مومنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباؤ اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومنین ہیں (مدارک وجمل) وغیرہ

کتاب الٰہیہ و احادیث مبارکہ اثار صحابہ و اقوال اکابرین میں یہ بات ظاہر من الشمس ہو گئی ہے کہ سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ موحدہ اور دین ابراہیمی پر تھے۔ (بحوالہ مترجم قرآن اعلیٰ حضرت مجدد ملت شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ پ۱۱ پر)

خلاصہ: جس آیت کا شان نزول کا حوالہ دیا گیا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا آذر کے ایک وعدہ پر کی تھی جو مشرک تھا جس کا ذکر دوسری آیت میں اس طرح ہے۔ وَمَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاھِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَھَا اِیَّاهُ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌo

ترجمہ: اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب تھا جو اس سے کر چکا تھا پھر جب ابراہیم علیہ السلام کو ظاہر ہو گیا کہ وہ (چچا آذر) اللہ کا دشمن ہے رشتہ ناطہ توڑ دیا استغفار کرنا ترک فرما دیا دور حاضرہ کے دیوبند حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماں باپ کے بے ادب گستاخ ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیٹ میں تھا تو ہر ماہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی آپ کی والدہ ماجدہ کو مبارک باد اور زیارت کرواتے رہے۔ کتنی شان ہے آپ کی والدہ ماجدہ کی سبحان اللہ۔

Marfat.com

دعاء خاص

بوقت تہجد وتر سنتوں سے فارغ ہوکر یہ دعا پڑھا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اللھم اجعل فی قلبی نوراً وفی بصری نوراً وفی سمعی نوراً وعن یمینی نوراً وعن سیاری نوراً وفوقی نوراً وتحتی نوراً وامامی نوراً وخلفی نوراً واجعل لی نوراً وفی لسانی نوراً وفی عصبی نوراً ولحمی نوراً ودمی نوراً وشعری نوراً وبشریٰ نوراً واجعل لی فی نفسی نوراً واعظم لی نوراً اللھم اعطنی نوراًo (رواہ بخاری)

دعاءنور پ ۱۹۲۸ پر

ترجمہ:- اے اللہ میرے قلب میں نور کردے اور میری آنکھ میں میرے کان میں میری داہنی طرف میری بائیں طرف میرے اوپر میرے نیچے میرے آگے میرے پیچھے نور کردے اور کردے میری زبان میں اور میرے پٹھوں میں اور میرے گوشت میں نور کردے اور میرے خون اور میرے کھال بالوں میں اور میرے بشریت میں نور کردے اور میرے نفس میں نور کردے بہت زیادہ اے اللہ مجھے نور عطا فرما۔ (رواہ بخاری)

میرے آقا نے فرمایا بوقت تہجد جو دعاء مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ یہ قبولیت کا وقت ہے یہ تو ہے ایمان دار اُمتی کے لئے اگر ہر روز میرے آقا رحمت عالم خود دعا مانگتے تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خالی ہاتھ موڑے گا۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔

حدیث پاک: عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال یا رسول اللہ اخبرنی عن اوّل شیئ خلقه اللہ قبل الاشیآء قال یا جابر وان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیآء نور نبیک من نورہٖ فجعل ذالک النور یدور بالقدرة حیث شآء اللہ تعالیٰ ولم یکن فی ذالک الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملک ولا سمآء ولارض ولاشمس ولا قمر ولا جن ولا انس. (زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ا ص ۳۷)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

آپ مجھے ارشاد فرمائیے کہ کس چیز کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا آپ نے فرمایا اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا اپنے نور سے پس یہ نور محمدی اللہ کی قدرت کے ساتھ جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا پھرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی اور نہ قلم تھا نہ جنت نہ دوزخ نہ فرشتے نہ آسمان اور نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ جن نہ انسان تھا۔

حدیث نمبر۲: اوّل ما خلق اللہ نوری کل خلائق من نوری (ترمذی)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا پھر میرے نور سے تمام خلق کو پیدا کیا۔

حدیث نمبر۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فلما اراد اللہ تعالیٰ ان یخلق الخلق قسم ذالک النور اربعة اجزاء فخلق من الجزاء اول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزآء الرابع اربعة الجزآء فخلق من الاوّل حملة العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملائکة ثم قسم الجزآء الرابع اربعة اجزآء فخلق الاوّل اسموات ومن الثانی الارضِ ومن الثالث الجنة والالنار. (مواہب اللدنیہ جلد پہلی ص ۹، اسرۃ الحلبیہ جلد ا ص ۵۰، زرقانی علی المواہب ج ا ص ۴۶، رویت کندہ محدث عبدالرزاق)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا مخلوق کو پیدا کرنے کا تو میرے نور کو چار وقتوں میں تقسیم کیا پہلے حصے سے قلم دوسرے حصہ سے لوح تیرے حصہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا پہلے حصہ سے حاملانِ عرش یعنی عرش عظیم کو اُٹھانے والے فرشتے پیدا کئے۔ دوسرے حصہ سے کرسی والے فرشتے تیسرے حصہ سے باقی تمام فرشتے۔ پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا پہلے حصہ سے آسمان دوسرے سے زمین تیسرے سے جنت چوتھے سے دوزخ پیدا فرمایا۔

Marfat.com

حضور ﷺ کیلئے اولین و آخرین کے علم کا ثبوت

بحوالہ ہدیۃ الحرمین باب اول صفحہ ٦ مصنف مولانا الحاج الحافظ ابو الرشید محمد عبدالحکیم بن مولانا محمد عبدالرحیم فاضل دیوبند دہلوی نانا جس کا ہے الحاج الحافظ مولوی محمد قاسم دہلوی بانی دیوبند دارالعلوم المتوفی ھذا کتاب مکمل تحریر شدہ عربی ١٢٨٠ کو اور طبع شد فی ١٣٥٣ ممبئ در ترجمہ انڈیا۔ تصدیقات و مواہیر علماء وفقہاء حرمین الشریفین و مدینہ منورہ ٢٧ کل ہیں۔ ابلغکم رسلت ربی وانصح لکم واعلم من اللہ مالا تعلمون – اوعجبتم۔

ترجمہ: تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور میں خدا کی طرف سے ان امورِ غیبیہ کی خبر رکھتا ہوں جسکا تم کو علم نہیں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو یعنی تم حیران و پریشان ہو اس صفت پر۔ (القرآن)

(١) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع الدنیا فانا انظر الیھا وما ھو کاۤئن فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذا (رواہ الطبرانی) م ٣٨٥ھ

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ سبحانہ نے جب اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا دنیا کو پس میں دیکھتا ہوں اس وقت سے۔ ہر طرف دنیا کے اور جو کچھ ہونیوالا ہے اس میں قیامت تک مثل اس کے جیسا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اپنی ہاتھ کی ہتھیلی کو نقل کیا۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے (المتوفی ٣٨٥ھ)

(٢) اور ذکر کیا اس کو صاحب مواہب لدنیہ میں وورد فی حدیث المشکوٰۃ الذی وقع فیہ فعلمت ما فی السموات والارض وقال ابن الحجر المکی فی شرح ھذہ الحدیث فعلمت جمیع الکائنات٥

وارد ہوا بیچ حدیث مشکوٰۃ شریف میں کہ جس میں واقع ہوا پس جانا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور کہا ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں یہ کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا میں نے سب موجودات کو۔

(٣) وفی المواھب عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال ابی ذر لقد ماتد کنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحدک الطائد جناحیہ فی السماۤء الاذکر منہ علماً ولا شک ان اللہ تعالیٰ قد اطلعہ علی

Marfat.com

ازید من ذالک و القٰی علیه علم الاولین و الاخرین

(در مشکوۃ) (رواہ مسلم)

اور نقل کیا صاحب مواہب نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ابو ذر نے البتہ تحقیق نہیں چھوڑا رسول اللہ نے جو کہ ہلاتا ہے یعنی جو حرکت کرتا ہے پرندہ اپنوں پروں سے آسمانوں میں مگر ذکر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کا ازروئے علم اور جاننے کے اور کچھ شک نہیں ہے اس میں کہ اللہ نے خبردار اور آگاہ کیا ہو آپ کو اس سے بھی زیادہ تر اور القاء کیا ہو حضور کو علم اولین اور آخرین کا۔

(۴) وفی حدیث ابی دائود قال الصحابی قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مقاماً فما تدک شیئاً الی یوم القیمة الا حدثنا (در مشکوٰۃ) (رواہ مسلم)

فرمایا پس نہ چھوڑی کوئی شے قیامت تک کی مگر بیان کر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے واسطے پس جتنا جتنا حافظہ تھا کسی کا اتنا اس نے یاد رکھا۔

(۵) اور ذکر کیا الحافظ علامہ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ نے رسالہ خصائص کبریٰ میں عرض علیه ما هو کائن فی امته حتیٰ تقوم الساعة کھوا گیا علم غیب حضور پر جو کچھ کہ ہونے والا تھا آپ کی امت میں قیام قیامت تک۔

دو کتابیں

(۶) وفی حدیث الترمذی عن عبداللہ ابن عمر قال خرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وفی یدیه کتابان فقال اتر رؤن ماهذا ان الکتابان قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تنجدنا فقال الذی فی یدی الیمنی هذا الکتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة واسماء ابائهم وقبائلهم ثم اجمل علی اخذهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص فیهم ثم قال الذی فی شمالی هذا من رب العالمین فیه اسمآء اهلی النار واسمآء ابآئهم وقبائلهم ثم اجمل فی اخرهم

Marfat.com

فلایزاد ولا ینقص فیهم ابدا (رواہ ترمذی)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک دن نکلے اور تشریف لائے ہماری طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دونوں ہاتھوں میں تھیں دو کتابیں ہیں پس فرمایا آپ نے کہا جانتے ہو یہ کیا ہیں دو کتابوں میں کہا ہم نے یا رسول اللہ ہم کو معلوم نہیں مگر آپ اگر خبر دیں ہم کو پس ارشاد فرمایا جو میرے دست راست میں ہے یہ کتاب ہے اللہ رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں جنتیوں کے اور ان کے باپ دادا اور قبائل کنبے کے پھر مجمل رکھا احوال ان کا فرمایا نہ زیادہ ہوں گے ان میں اور نہ کم ہوں گے ان میں اور پھر فرمایا جو میرے دست چپ میں ہے یہ کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے اس میں نام دوزخیوں کے اور ان کے باپ دادا اور خویش قبیلیوں کے ہیں پھر پوشیدہ رکھا احوال ان کا پھر فرمایا نہ زیادہ ہوں گے اور کم اس میں تا آخر اس حدیث کو نقل کیا امام ترمذی نے۔

(۷) وقال خاتم المجتهدین ابن الحجر المکی فی شرح الاربعین قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم عالماً بما یقع بعده جملة وتفصیلاً لما صلح انه کف له عما یکون الی ان یدخل اهل الجنة والنار منازلهم

ترجمہ: اور کہا خاتم المجتہدین ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ شرح اربعین کے کہ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے اس کو جو کچھ کہ واقع ہونے والا ہے بعد آپ کے مجمل اور مفصل کو اس واسطے کہ صحیح ہو چکا ہے البتہ کھلا واسطے جناب حضرت کے جو کچھ کہ ہوئے گا تا داخل ہونے جنتیوں کے اور دوزخیوں کے اپنے اپنے مکانوں میں۔

(۸) وقال الخطیب القسطلانی فی المواهب الزائر یستحضر علمه بوقونه بین یدیه وسماعه وکلامه کما فی حیوته اذلا فرق بین حیوته وموته الامته ومعرفته باحوالهم ونیاتهم وعزائمهم وخوطرهم

ترجمہ: کہا امام خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ نے مواہب لدنیہ میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روضہ اطہر گنبد خضریٰ پر حاضر ہونے والے کو جانتے ہیں اور سننا

Marfat.com

کلام اور فریاد اس کی کا روبرو آپ کے جانتے ہیں اس طرح جیسا کہ تھے جانتے زندگی میں یعنی حیاتی میں کیونکہ فرق نہیں زندگی اور وفات آپ کی میں بیچ ملاحظہ کرنے کے اپنی امت کے اور دریافت کرنے میں احوالوں اور نیتوں اور مقصدوں اور خواطر امت کے

(۹) اور وفی قصیدة بردہ: فان من جودک الدنیا وفرتها ومن علومک علم اللوح والقلم

ترجمہ: تحقیق بعض جود اور بخشش تیرے سے دنیا اور آخرت ہے اور بعض علموں تیرے کے علم لوح اور قلم کا ہے اور حاصل ہوا علم وسیع بہت اولیاء اللہ کو بطفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تو نبی ہمارے اولیٰ ہیں ساتھ حصول علم وسیع کے جیسا کہ نقل کیا علامہ شیخ نور الدین نے بہجۃ الاسرار میں۔

(۱۰) ونقل الامام الیافعی عن تاج الکارفین ابی الوفا فی الخلاصة المفاخر قال لایکون الشیخ شیخاً حتی یعرف من گاف الیٰ قاف فقیل له ما من کاف الیٰ قاف فقال یطلعه اللہ تعالیٰ علمی جمیع ما فی ایکون من ابتداء خلق یکن الیٰ مقام وقف بهھم انهم مسئولون وایضارفیه قال الغوث الاعظم انا سلاب الاحوال وعزة ربی ان السعداء والاشقیاء یعرضون علی وعینی فی اللوح المحفوظ وانا غا ص فی بحار علم اللہ تعالیٰ لکن اثبات علم الغیب یولی من اولیاء اللہ تعالیٰ ولنبی من انبیاء اللہ تعالیٰ بذاتهٖ شرک

ترجمہ: اور نقل کیا ہے امام یافعی رحمتہ اللہ علیہ نے تاج العارفین ابی الوفاء سے خلاصۃ المفاخر میں کہ کہا نہیں ہوتا شیخ کامل جب تک کہ جانے کاف سے کاف تک پس پوچھا گیا ان سے کیا چیز ہے کاف سے کاف تک کہا کہ مطلع اور آگاہ کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ تمام شے پر جو ہستی میں ہے ابتداء خلقت سے یہاں تک کہ واقف ہو ان سے کہ امام یافعی نے کہ کہا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ میں سلب کرنے والا ہوں احوالوں کا اور قسم ہے مجھ کو عزت رب اپنے کی نیک اور بد کو جانتا ہوں اور نظر میری لوح محفوظ میں ہے اور میں غوطہ خور ہوں اور تیرنے والا ہوں بیچ دریا علم اللہ تعالیٰ کے اور علم

Marfat.com

غیب کا واسطے کسی ولی کے اولیاء اللہ کے کسی نبی کے بذاتہ یہ شرک ہے اور علم غیب عطائی کی کوئی حد نہیں جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ کسے اولیاء اللہ کسی نبی کو اور کسی رسول کو عطا فرماتا ہے سب سے زیادہ علم غیب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمایا جس کی کوئی حد نہیں۔

آیات قرآنی

(۱) پ ۴-۸ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشآءo

اور اللہ تعالیٰ ایسے امور غیبیہ پر مطلع نہیں کرتا لیکن جس کو اللہ پسند کرے اپنے رسولوں سے ان کو منتخب فرمالیتا ہے اپنے پیغمبروں سے اور اپنی مخلوق سے۔

(۲) پ ۲۹-۱۲ علم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداًo الا من ارتضی من رسول

علم غیب کا جاننے والا وہی ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو پیغمبروں سے۔

(۳) پ ۲۹/۶ وما ھو علی الغیب بضنین

اور نہیں وہ یعنی نبی رحمت اوپر غیب کی بات کے بخیل

شانِ نزول

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش سے قبل جب کہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا یہ خبر جب منافقین کو ہوئی تو انہوں نے براہ استہزاء کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ایمان لائے گا کون کفر کرے گا باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس بات پر سید عالم نور مجسم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرمایا اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

حمد وثناء کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دو چنانچہ عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہوکر کہا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے حذافہ پھر دوسرا شخص منافقوں میں سے کھڑا ہوا کہا کہ میرا باپ کون ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص وہ منافق نے کہا یہ غلط ہے میرا باپ فلاں ہے جس کے ساتھ میری ماں کا نکاح ہوا ہے آپ نے فرمایا نہیں تو فلاں چرواہ کا بیٹا ہے جب وہ اپنے گھر گیا اپنی ماں سے کہا توں یہ بتا میں کس کا بیٹا ہوں اگر تو نے صحیح بتا دیا تو معاف ورنہ میں تیری گردن تلوار سے کاٹ دوں گا ماں نے کہا اگر تو نے سچ ہی پوچھنا ہے تو جس نے تجھے خبر دی ہے وہ سچی ہے میرا خاوند کمزور تھا میرے ہاں اولاد نہ تھی مجھے شریک طعن کرتے رہتے تھے لہٰذا ایک دن اس طعن کو دل دماغ میں رکھ کر باہر گئی چرواہ سے ملاقات ہوئی اسے توں پیدا ہوا اور جب حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کو یہ خبر ہوئی اپنے بیٹے عبداللہ کو ڈانٹا کہا اگر مجھ سے زمانہ جاہلیت میں کچھ گناہ سرزد ہو جاتا تو میں بھی اس منافق کی ماں کی طرح بے عزت ذلیل ہو جاتی اے میرے بیٹے آئندہ کسی گزری ہوئی بات کے متعلق سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کرنا چنانچہ ایسے موقع پر آیت نازل ماکان اللہ لیطلعکم نازل ہوئی پھر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے اور آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم باز آؤ گے تین مرتبہ فرمایا پھر آپ منبر سے اترے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: مسئلہ ۱ اس حدیث سے ایک مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب ثابت ہوا کہ قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا اور نمبر ۲ یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے نمبر ۳ اللہ برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید عالم نور مجسم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سے افضل اور اعلیٰ اجمل اکمل ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو غیوب کے علوم عطا

Marfat.com

فرمائے ہیں۔ اور علم غیب آپ کا معجزہ ہے اور یہ حدیث محمد بن اسماعیل بخاری رحمتہ اللہ المتوفی ۲۵۶ھ نے صحیح بخاری باب العلم میں اور صحیح مسلم میں امام مسلم بن حجاج القشری المتوفی ۲۶۱ھ نے نقل کی ہے۔

وعن ابی موسیٰ الشعری قال سیئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء کرھھا حضرت ابوموسیٰ شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوال پوچھے گئے جو آپ کے مزاج شریف کے خلاف تھے آپ نے جواب نہ دیا فلما اکثر علیہ غضب تم لہٰذا جب آپ کے سامنے بار بار اسرار کیا گیا تو پھر آپ نے فرمایا ثم قال سلونی عما شئتم قال رجل من ابی قال ابوک حذافة فقاما اخر فقال من ابی یا رسول اللہ قال ابوک سالم مولیٰ شیبة فلما رای عمرما فی وجھه قال یا رسول اللہ انا نتوب الی اللہ عزوجل

تو آپ کو جوش آ گیا فرمایا جو کچھ تم چاہو مجھ سے پوچھو اس پر ایک شخص نے کہا میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ جذافہ ہے پس پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا کہا کہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولیٰ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے چہرہ کو دیکھا سرخی مائل میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم توبہ کرتے ہیں آپ سے اور اللہ سے یعنی معافی چاہتے ہیں حضور انور کے قدموں کو بوسہ دیا اور پھر حضور منبر سے نیچے اتر آئے اور اسی موقع پر وحی کا نزول ہوا پ ۷ رکوع ۳ سورہ المائدہ۔

یاایھا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدالکم تسئوکم

اے ایمان والو مت پوچھو ایسی فضول باتیں میرے حبیب سے اگر ظاہر کی جائیں واسطے تمہارے بری لگیں تم کو۔

صحابہ کا عقیدہ حضور ﷺ غیب دان ہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے وفد سے دریافت کیا کہ مالک بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں ہے انہوں نے بتایا کہ وہ بنی ثقیف کے ساتھ طائف میں ہے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مالک بن عوف کو خبر کر دو کہ اگر وہ

Marfat.com

مسلمان ہو کر میرے پاس آ جائے تو میں اس کا سارا مال اس کو واپس دے دوں گا اس کے علاوہ اس کو ایک سو اونٹ اور بھی دوں گا مالک بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یہ خبر ملی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان ہو کر حاضر ہو گئے اور حضور نے ان کا کل مال ان کے سپرد فرما دیا اور وعدہ کے مطابق ایک سو اونٹ اس کے علاوہ بھی عنایت فرمائے حضرت مالک بن عوف آپ کے اس خلق عظیم سے بے حد متاثر ہوئے اور آپ کی مدح تعریف میں ایک قصیدہ پڑھا آپ کے سامنے کیونکہ یہ شاعر بھی تھے وہ شعر یہ ہیں۔

ما ان رایت ولا سمعت لواحد   فی الناس کلھم کمثل محمد

یعنی تمام انسانوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل نہ میں نے دیکھا نہ سنا۔

اوفی فا عطی لجذیل لمحمد   ومتی تشأیخبرک عما فی غدٖ

جو سب سے زیادہ وعدہ کو پورا کرنے والا اور سب سے زیادہ مال کثیر عطا فرمانے والے اور جب تم چاہو ان سے پوچھ لو وہ کل آئندہ کی خبر تم کو بتا دیں گے لہٰذا نعت کے یہ اشعار سن کر حضور رحمت اللعالمین نے خوش ہو کے اس کے لئے دعائے خیر کی انہیں بطور انعام ایک حلہ بھی عنایت فرمایا۔ سیرت ابن ہشام جلد۴ ص ۴۹۱ مدارج جلد۲ ص ۳۲۴

۱ - حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح کمال سیرت میں تمام اولین و آخرین سے ممتاز اور افضل اکمل اجمل اعلیٰ بنایا ہے اسی طرح آپ کو جمال صورت میں بھی بے مثل پیدا فرمایا ہے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین جو دن رات سفر حضر میں جمال نبوت کی تجلیاں دیکھتے رہے ان کو بھی یہی کہنا پڑھا لم یخلق الرحمن مثل محمد ابداً وعلمی انہ لا یخلق۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل پیدا فرمایا ہی نہیں اور ہم یہی جانتے ہیں کہ وہ کبھی نہ پیدا کرے گا۔ (علامہ دمیری درحیوۃ الحیوان جلد۱ ص ۴۲)

۲ - صحابی رسول بلبل گلشن رسالت تاجدار دو عالم کے درباری شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ نے در قصیدہ ہمزیہ و بخاری و مسلم۔ وعن حضرت امن المومنین عائشہ صدیقہ فقیہ رضی اللہ عنہا

واحسن منک لم ترقط عینی   واجمل منک لم تلد انسآء

Marfat.com

یا رسول اللہ آپ سے زیادہ حسن و جمال والا میری آنکھ نے کبھی کسی کو دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ حسن کمال ۔وہ کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

خلقت مبرء من کل عیب　　　کانک قد خلقت کما تشآء

یا رسول اللہ آپ ہر عیب ونقصان سے پاک پیدا کئے گئے گویا کہ آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے کہ حسن و جمیل پیدا ہونا چاہتے تھے آپ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر دی یا اللہ حسان کی مدد روح القدوس سے فرمایا۔

فتح خیبر یہود کی دعوت

۳ ۔مشکوۃ باب المعجزات فصل ۳ رواہ البخاری محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال لما فتحت خیبر اھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیھا سم

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر کا قلعہ فتح کیا گیا حضور کیلئے بھنی ہوئی بکری کے گوشت کا تحفہ بھیجا گیا اس میں زہر ملا ہوا تھا۔

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا لی من کان ھھنا من الیھود فجمعوا لہ

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں جتنے یہودی رہتے ہیں سب کو یہاں جمع کرو لہذا تمام کو جمع کیا گیا۔

فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی ساء لکم عن شئی فھل انتم مصدقی عنہ

پس آپ نے فرمایا میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں کیا تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے۔

قال نعم یا ابا القاسم فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالو فلان

اور انہوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم آپ نے ان کو فرمایا تمہارا باپ کون ہے یہود نے کہا فلاں۔

Marfat.com

قال كذبتم بل ابوكم فلان قالوا صدقت وبررت قال فهل انتم مصدقی عن شئی

آپ نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو تمہارا باپ فلاں ہے وہ بولے آپ نے سچ کہا اور درست کہا پھر آپ نے فرمایا کیا جواب دو گے ایک چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں میں تم سے سچ سچ بتاؤ گے۔

ان سالتکم عنه قالو نعم یا اباالقاسم ان کذبتناک عرفت کما عرفته فی ابیتنا فقال لهم من اهل النار

یہودیوں نے کہا ہاں اے ابو القاسم اگر ہم اب جھوٹ بولے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا ہمارا جھوٹ جیسا کہ آپ کو ہمارے قبیلہ کا مورث اعلیٰ جد باپ کے متعلق معلوم ہوگیا تھا آپ نے یہودیوں سے فرمایا کون دوزخ ہے انہوں نے کہا ہم دوزخ میں رہیں گے مگر تھوڑے دن پھر تم ہمارے بعد جائیں گے رسول اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں تم جھوٹے ہو اپنی خبروں میں اللہ کی قسم ہم تمہارے خلیفہ نہیں ہوں گے دوزخ میں کبھی بھی۔

ثم قال هل انتم مصدقی عن شئی ان سالتکم عنه فقالوا نعم یا اباالقاسم

پھر اللہ کے رسول نے فرمایا کیا تم میری تصدیق کرو گے یعنی سچ سچ بتاؤ گے ایک چیز کے متعلق اگر میں سوال کروں تم سے یہودیوں نے کہا ہاں اے ابو القاسم۔ قال هل جعلتم فی شاة سما قالوا نعم قال فما حملکم علی ذالک آپ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا انہوں نے کہا ہاں جی۔ آپ نے فرمایا کس چیز نے تم کو برانگیختہ کیا

قالوا اردنا ان کنت کاذباً ان نشتریح منک وان کنت صادقاً لم یضرک (رواہ بخاری)

یہودیوں نے کہا کہ اس لئے ہمارا ارادہ تھا اگر آپ جھوٹے نبی ہیں تو ہم آپ سے راحت امن پائیں گے اگر آپ سچے نبی ہیں تو آپ کو ہرگز تکلیف نہ ہوگی یعنی وصال نہ پاؤ گے۔

Marfat.com

خلاصہ

(۱) اس عورت کا نام زینب بنت حادث تھا مُرحب ابن ابی مُرحب کی بہن تھی اور سلام ابن مسلم کی بیوی تھی اس نے گوشت پکا کر زہر ملا کر گوشت بطور ہدیہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا تھا دوسروں سے ہم مشورہ ہو کر۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا بندے کا طرۂ امتیاز ہے حضور کو اللہ نے علم غیب کل بخشا آپ کو ہر چیز کی حقیقت معلوم ہے مگر اس وقت مرضی الٰہی تھی کہ بعض صحابہ اس گوشت سے شہید ہو جائیں بلکہ رضا بالقضا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے بعض کا وفات پانا ارادہ الٰہی میں آ چکا ہے۔

(۳) اور یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم الغیب آپ لوگوں کی نسلوں تک واقف ہیں اسرار الٰہیہ سے خبردار ہیں جو کچھ ہوا اللہ رسول کے درمیان طے شدہ پروگرام کے تحت ہوا یہاں اعتراض کی گنجائش نہیں۔

(۴) معلوم ہوا کہ وہ یہود بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل تھے تب ہی تو بولے کہ ہمارا جھوٹ آپ پر چھپ نہ سکے گا لہٰذا جو آپ کے علم غیب کا انکار کرے وہ ان یہود سے بدتر ہے حضور کو سب کی نسل اور اصل کی خبر ہے کسی کا بیٹا ہونا ایسی غیبی خبر ہے جیسے کہ بجز پروردگار کوئی نہیں جانتا۔

(۵) عورت اور سب نے کہا ہم نے آپ کا معجزہ دیکھنا چاہا کہ آپ پر زہر اثر نہ کرے تو ہمارے نزدیک آپ کی نبوت کا ثبوت ہے اور صحابہ کو تکلیف ہوئی بشر صحابی موقعہ پر وفات پا گیا اور بشر کے وارثوں سے معافی حضور نے دلوا دی انہوں نے قصاص معاف کر دیا اس موقع پر کوئی یہودی اور وہ عورت زینب بنت حادث کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی او حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہونا یہ معجزہ تھا آپ کا۔

(۶) اگرچہ زہر ملانے والی صرف ایک یہودن عورت تھی مگر چونکہ یہ کام ان سب کے مشورہ سے ہوا تھا لہٰذا سب کا فعل تھا اس لئے ان سب سے حضور انور نے یہ سوال فرمایا اور انہوں نے یہ مذکورہ جواب دیا اگر وہ لوگ حضور کا علم غیب ابھی ابھی آزما چکے نہ ہوتے تو ہرگز اپنا جرم قبول نہ کرتے وہ سمجھ گئے۔

Marfat.com

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے
یہی تو علم علم غیب ہے علم لدنی جس کو کہتے ہیں
یہی تو علم غیب ہے علم غیب سنی جس کو کہتے ہیں

کل کی خبر

مشکوٰۃ باب المعجزات

(۱) وعن سهيل بن حنظلية انهم ساروا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين الخ

حضرت سہیل ابن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے تو انہوں نے بہت دراز سفر کیا حتیٰ کہ شام ہوگئی تو ایک سوار آیا حضور اقدس کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن کا بمعہ اپنی عورتوں جانوروں کے ساتھ حنین میں جمع ہو گیا ہے جنگ کے ارادہ سے آپ کے ساتھ اور بمعہ مال و اسباب حرب کے ساتھ۔

فتبسّم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال تلك غنيمة المسلمين غداً انشاء الله تعالىٰ۔

یہ خبر سن کر آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ یہ سب کچھ کل مسلمانوں کی غنیمت ہوگی اور یہ لوگ قیدی ہوں گے دوسرے دن ایسا ہی ہوا لہٰذا یہ ہوا حضور کے علم غیب کا معجزہ۔ ابوداؤد م ۷۷۵ھ

درمشکوٰۃ باب المعجزات

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت عمر فاروق اھل بدر والوں کی خبر دینے سنانے لگے قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدينا مصارع اهل بدر بالامس يقول هذا مصرح فلان غداً انشاء الله وهذا مصرع فلان غداً انشاء الله قال عمرو الذى بعثه بالحق ماخطوا الحدود التى حدها رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (رواہ مسلم) م ۲۶۱ھ

Marfat.com

فرمایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ایک دن پہلے کفار کے قتل گاہ دکھاتے تھے ایک چھڑی کے ساتھ نشان لگا کر فرمایا انشاء اللہ کل یہ جگہ فلاں کافر کی قتل گاہ ہوگی اور انشاء اللہ کل یہ جگہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی جناب عمر فرماتے کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ وہ لوگ اس دائرہ حد کے اندر ہر شخص قتل ہوا جہاں حضور نے دائرہ کھینچ کر جگہ مقررہ فرمائی تھی۔

خلاصہ

اس فرمان عالی میں تین غیبی خبریں ہیں (۱) وقت موت کی خبر کہ فلاں شخص کل مرے گا (۲) جگہ موت کی خبر کہ فلاں جگہ مرے گا (۳) نوعیت موت کی خبر کہ کفر پر مرے گا اور فلاں ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا۔ غرض کہ علوم خمسہ میں تین چیزوں کی خبر حضور نے دی۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو علم غیب خصوصاً علوم خمسہ بخشتا ہے۔ دیکھو کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور اس بچے کے حالات کیا ہوں گے کس حال میں جئے گا کس حال میں مرے گا یہ تمام چیزیں علوم خمسہ سے ہیں مگر تعلیم الٰہی سے چنانچہ حضرت زکریا علیہ السلام نے خبر دی اپنے بیٹے یحییٰ علیہ السلام کی جب ان کی بیوی ایشاء حاملہ ہوئی اور ہمارے آقا و مولانا نے حضرت حسنین علیہ السلام کے صالح و شہید ہونے کی خبر پہلے ہی دی جنگ بدر میں ایک دن پہلے ہی بتا دیا نام بنام لے کر اور امیہ بن خلف کی بابت فرمایا کہ یہ کل ہمارے ہاتھوں قتل ہوگا اور آپ نے دوسرے روز خود اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی بابت خبر

(۳) مشکوٰۃ جلد ۶ صفحہ ۳۶۱ (م ۲ م ۷ ص) وعن انیسة بت زید ابن ارقم عن ابیها ان النبی صلی الله علیه وسلم داخل علی زید یعوده من مرض کان به قال لیس علیک من مرضک باس

حضرت انیسہ بنت زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمارے گھر جب میرا باپ سخت بیماری میں بے ہوش تھے آپ نے فرمایا گھبراؤ نہ یہ مرض خطرناک نہیں اے زید تم اس

Marfat.com

مرض سے وفات نہیں پاؤ گے ابھی تمہاری عمر باقی ہے۔

ولکن کیف لک اذا عمرت بعدی فعمیت قال احتسب واحمد

لیکن تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب تم کو میرے بعد دراز عمر ملے گی تو تم نابینا ہو جاؤ گے عرض کیا یا رسول اللہ میں صبر اور طلب اجر کروں گا یعنی میں رب کی مدد طلب کروں گا اللہ کی رضا پر صبر کروں گا۔

قال اذن تدخل الجنۃ بغیرحساب فعمی بعد مامات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کرے گا تو جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہو گا۔

راوی اصحابیہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصال شریف کے بعد میرا باپ نابینا ہو گے۔

ثم رد اللہ علیہ بصرہ ثم مات :رواہ البیہقی فی دلائل النبوت المتوفی ۴۵۸ھ

پھر بینائی واپس دی گئی پھر اس کے بعد فوت ہوئے خیال رہے کہ حضور انور کو اس شفاء کی بھی خبر تھی مگر آپ نے انہیں بتایا نہیں اس لئے تانکہ ان کا امتحان اور صبر اعلیٰ درجہ کے ہوں چنانچہ یہ ہے حضور کا علم غیب کہ لوگوں کی زندگی اور موت سے آپ خبردار ہیں۔
حضرت انیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں تابعین سے ہیں اور حضرت زید ابن ارقم صحابی ہیں انصاری خذرجی ہیں آخر کوفہ رہے وہاں ہی ۷۸ھ میں وفات پائی ۵۸ سال عمر ہوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بگھیاڑ کا بولنا یہودی کا ایمان لانا

وعن ابی ھریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منھا شاۃ فطلبہ الراعی (باب المعجزات مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا کسی بکریوں کے اجڑ کی طرف گیا ان میں سے ایک بکری پکڑی اسے چرواہے نے چھوڑا لیا پیچھا کر کے شور مچا کر اسکے منہ سے چھوڑا لی۔

Marfat.com

حتیٰ انتزمھا منھا قال فصعدالذئب علی تل فاقعی واستثفر وقال قد عمدت الی رزق رزقیه الله اخذته ثم انتزعته منی فقال الرجل تالله ان رایت کالیوم زئب یتلکم فقال الذئب اعتجب من ھذا رجل فی النخلات

فرمایا پھر وہ بھیڑیا ٹیلہ پر چڑھ گیا وہاں بیٹھ گیا اور دم نیچے دبالی اور بولا کہ میں نے ارادہ کیا اپنی روزی کا جو مجھے اللہ نے دے دی پھر تو نے وہ مجھ سے چھین لی یعنی تو نے مجھ پر ظلم کیا کہ رب کی دی ہوئی روزی مجھ سے چھین لی پس کہا یہودی نے اللہ کی قسم میں نے ایسا کبھی نہ دیکھا نہ سنا کہ بھیڑیا انسان کی طرح کلام کرتا ہے۔ تو بھیڑیا بولا کہ اس سے تعجب والی بات یہ ہے کہ ایک صاحب جو کھجوروں کے درمیان جو بستی مدینہ ہے اس میں ہے لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔

بین الحرتین یخبروکم بما معنی وما ھو کان بعدکم

تم کو ساری گزشتہ اور بعد میں آنے والی باتوں کی خبر دے رہے ہیں از آدم علیہ السلام تا روز قیامت ہر بات لوگوں کو بتا رہے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ حضور پرنور کا علم غیب جانور بھی مانتے تھے جو انسان ہو کر اس کا انکار کرے وہ جانوروں سے بھی بدتر گیا گزرا ہے۔

قال فکان الرجل یھودیا فجاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره واسلم

کہا کہ پس وہ شخص یہودی تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو تمام واقعات سنایا آپ نے اس بھیڑیئے کی بات تصدیق فرمائی اور وہ یہودی جس کا نام ہبار ابن اوس خزاعی ہے اور اس کا لقب معلم الذئب ہے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

فصدقه النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال النبی صلی الله علیه وسلم انھا اما رات بین یدی الساعة قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی یحدثه نعلاه وسوته بما احدث اھله بعده۔ (رواہ شرح سنۃ)

پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تعجب کی بات نہیں تعجب کی بات یہ ہے کہ قرب قیامت کے ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا جب واپس گھر آئے گا اس کی جوتی اور

Marfat.com

کوڑا خبر دے گا جو اس کے گھر والوں نے کیا اس کے بعد وہ دونوں چیزیں گھر والوں کی آوازیں کیچ کرلیں گے اس شخص کے آنے پر یہ دونوں سب کچھ بتا دیں گے یہ علامات قیامت ہے اور حضور کا گزرا ہوا اور آنے والا واقعات بتانا یہ آپ کا علم غیب کا حصہ ہے آپ کا معجزہ ہے۔

شعر:

ٹیلے چڑھ بگھیاڑ پیا بولے ویکھو آکھے یہودی ایڈی گل بندی نہیں
ھوئے بے زبان تے کرے گلاں طاقت اہندے منہ زبان دی نہیں
آگو بول بگھیاڑ کہن لگا ایہہ گل وہم خیال تے ظن دی نہیں
جیہڑا دسے دیوانیہ غیب سارے خلق نبی کیوں اوس نوں من دی نہیں

قرب قیامت اللہ تعالیٰ ایک دابۃ الارض نکالے گا جو فصیح کلام کریگا

واذا وقع القول علیهم اخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم ان الناس كانوا بايتنا لايوقنونo (القرآن پ۲۰-۲)

اور جس وقت وعدہ قیامت کا ان پر پورا ہونے کا ہو گا تو ہم ان کیلئے ایک عجیب جانور نکالیں گے کہ وہ ان سے فصیح زبان سے کلام کرے گا بیشک کافر و منکر منافق لوگ ہماری یعنی اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں لاتے۔

تشریح: یعنی ان پر غضب الٰہی ہو گا اور عذاب واجب ہو جائے گا اور حجت پوری ہو جائے گی اس طرح لوگ امر بالمعروف اور نہی منکر ترک کر دیں گے اور ان کی درستی کی کوئی امید نہ باقی رہے گی یعنی قیامت قریب ہو جائے گی اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اس وقت توبہ نفع نہ دے گی تو ایک چوپایہ جس کو قرآن نے دابۃ الارض کہا ہے یہ عجیب شکل کا جانور ہو گا جو کوہ صفاء سے برآمد ہو گا تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا۔ سوائے مکہ و مدینہ المنورہ کے فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمان داروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط سے لکھے گا اور کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا اور بزبان فصیح کہے گا ھذا مومن وھذا کافر یعنی یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے یہ بھی علم غیب

Marfat.com

کا ایک حصہ ہے اللہ جس کو چاہتا ہے علم غیب پر مطلع کرتا ہے۔ (درتفسیر نعیمی و خازن)
مگر منافق لوگ نہیں یقین لاتے۔

حدیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم

وعن ابی هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم ثم انصرف وقال یافلان الاتحسن صلوتک الاينظر المصلّى اذا صلى كيف يصلّى وانما يصلّى لنفسهٖ انى والله لابصرمن ورائی كما ابصر من بين يدى (صحیح مسلم حدیث نمبر ۸۶۱، مشکوٰۃ) م ۲۰۱ ھ مسلم م ۲۱۰ ھ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ظہر کی نماز با جماعت پڑھائی سلام کے بعد ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا اے شخص تم نے نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی کیا نمازی نماز پڑھتے یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے اور وہ محض اپنے لئے نماز پڑھتا ہے یا اللہ کی رضا کیلئے اللہ کی قسم اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تم کو میں پس پشت بھی یقیناً ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ میں سامنے سے دیکھتا ہوں۔

حدیث نمبر ۶۲۷

وعن ابو هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هل تدون قبلتى ههمنا فوالله لايخفى على ركوعكم ولا سجود كم وانى لا راسم من ورآء ظهرى (رواہ مسلم) م ۱۶۱ ھ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں قسم خدا کی مجھ پر تمہارا رکوع اور تمہارا سجود مخفی نہیں ہوتا یعنی پوشیدہ نہیں ہوتا بے شک میں تم کو اپنی پس پشت سے بھی دیکھتا ہوں۔

روایت دوسری:

وعن ابو هريرة قال صَلّٰى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اظهر وفى موخر الصفوف رجل فسآء الصلوٰة فلما سَلَّمَ نادیٰ رُسول

Marfat.com

الله صلى الله عليه وسلم يافلان الاتتقى الله الاتری كيف تصلى انكم تدون انه يخفى على شيئ مما تصنعون والله انی لاری من خلفى كماارى من بين يدى (رواہ احمد) در مشکوۃ باب امامۃ ص ۲۴۱

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی جماعت کروائی سلام کے بعد ایک شخص کو آواز دی یا فلاں بن فلاں وہ آدمی پچھلی صف میں یعنی سب سے آخری صف میں تھا اس نے اچھی طرح نماز نہیں پڑھی تھی جب وہ قریب حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا تو دیکھتا نہیں کس طرح نماز پڑھتا ہے اور تمہارا خیال ہے کہ تم جو کچھ کرتے ہو مجھ پر پوشیدہ رہتا ہے اللہ کی قسم بے شک میں اپنے پیچھے اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح میں اپنے آگے دیکھتا ہوں یہ بات قسمیہ فرمائی مسجد نبوی میں مصلی پر بیٹھ کر ظہر کی جماعت کے فوراً بعد۔

حدیث نمبر ۸۶۳

وعن انس بن مالک رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اقيموا الركوع واسجود فوالله انى لا راكم من بعدى وربما قال من بعدى ظهرى اذا ركعتم وسجدتم

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجود اچھی طرح ادا کیا کرو قسم اللہ کی بلاشک شبہ میں تمہیں اپنی پس پشت سے بھی دیکھتا ہوں بعض دفعہ یہ بھی فرمایا میں تمہیں رکوع اور سجود کی حالت میں بھی دیکھتا ہوں۔

حدیث نمبر ۸۶۴

وعن انس ان نبى الله صلى الله عليه وسلم قال اتموا ركوع واسجودا فوالله إنّى اراكم من بعدى ظهرى اذا ماركعتم واذا ما سجدتم

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدہ پورا پورا کیا کرو اللہ کی قسم میں تم کو رکوع اور سجدہ کی

Marfat.com

حالت میں بھی دیکھتا ہوں اس موضوع کے تحت بخاری شریف میں بھی ایک روایت اس طرح ہے۔

وعن ابو هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هل ترون قبلتي ههنا والله مايخفى على ركوعكم ولا خشوعكم وانّى لاراكم من ورآء ظهري (رواه بخاری، رواه مسلم) م ۲۶۱ھ و امام بخاری م ۲۵۶ھ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں صرف سامنے ہی دیکھتا ہوں اللہ کی قسم نے مجھ پر تمہاری نماز کی ظاہری حالت اور نہ باطنی حالت خضوع خشوع پوشیدہ ہوتی ہے۔

ایک اور روایت حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طویل حدیث کے ضمن میں بیان کرتی ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن شئى لم اكن اريته لا راسية في مقامي هذا حتى الجنة والنار٥

حضور نے فرمایا مجھے ہر وہ چیز دکھائی گئی جو مہینے اس سے پہلے نہیں دیکھی تھی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھائی گئی۔ (رواہ بخاری ومسلم)

شرح صحیح مسلم جلد پہلی حدیث نمبر ۶۳۲ ترمذی

عن انس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم الخ قال فانى اراكم من اما مى وبين خلفى ثم قال والذى نفسٌ محمدٍ بيده لوراايتم مارئيت لضيكم قليلاً ولبكيتم كثيراً قالو وما رايت يا رسول الله قال رايت الجنة والنار

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں تم رکوع و سجود قیام اور سلام میں مجھ پر سبقت نہ کیا کرو بلاشبک شبہ میں سامنے اور پشت پیچھے دونوں طرف یکساں ہی دیکھتا ہوں پھر فرمایا قسم خدا کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر تم ان حقائق کو دیکھ لو جن کو میں دیکھتا

Marfat.com

ہوں تو تم ہنسو کم روؤ زیادہ اصحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا آپ نے حضور نے فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا اور ان کے حالات و واقعات: جو سب سے آخری شخص جنت میں داخل ہوگا اس کو بھی میں جانتا ہوں۔

سب سے آخری شخص جو جنت میں داخل ہوگا اس کو بھی میں جانتا ہوں اور اس کی کیفیت

حدیث نمبر ۳۵۹ شرح صحیح مسلم شریف کتاب الایمان۔ امام مسلم المتوفی ۲۶۱ھ

وعن ابو هريرة رضى الله تعالىٰ عنه سے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يفرغ الله من اتقضاء بين العباد ويبتقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو اخر اهل الجنة دخولاً فى الجنة

ترجمہ: روز قیامت جب اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائے گا اور ایک شخص ابھی باقی ہوگا جس کا منہ جہنم کی طرف ہوگا اور یہی شخص آخری جنتی ہوگا۔

پہلا سوال: فيقول اى رب اصرف وجهى عن النار فانه قدقشبنى ريها واحرقنى ذكائوها: وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا اے میرے رب میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے اس کی بدبو مجھے ایذا پہنچاتی ہے اور اس کی تپش گرمی مجھے جلا رہی ہے۔ کافی دیر دعاء کرتا رہے گا۔ ثم يقول الله تبارك و تعالىٰ هل عسيت ان فعلت ذالك بك ان تسئال غيره۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا اگر میں نے یہ تیرا سوال پورا کر دیا تو پھر تو اور سوال تو نہ کرے گا وہ شخص کہے گا لا اسئالك غيده اور کوئی سوال نہیں کروں گا ويقطى ربه عزوجل من عهود ومواثيق ماشاء الله فيصرف الله وجهه عن النار اور پھر اللہ تعالیٰ عزوجل اپنی مرضی کے مطابق اس سے عہد و پیمان لے گا پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے جنت کی طرف کر دے گا جب وہ شخص جنت کو اپنے سامنے دیکھے گا کچھ دیر چپ رہے گا پھر کہے گا۔ پھر دوسرا سوال کرے گا اے میرے رب مجھے جنت کے دروازے تک لے جا تو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے مجھ سے پختہ عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ تو مزید سوال نہیں کرے گا اللہ فرمائے گا وتلک یا ابن آدم ما اغدرک اے ابن آدم تو کس قدر عہد شکن ہے افسوس ہے تجھ پر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کر دیا تو پھر اور کچھ نہیں مانگے گا وہ شخص کہے گا اے میرے رب تیری عزت و جلال کی قسم میں اور کچھ نہیں مانگوں گا پھر اللہ تعالیٰ نئے عہد و پیمان لے گا اپنی مرضی کے مطابق فیقد مہ الی باب الجنۃ: پس اس شخص کو جنت کے دروازہ پر کھڑا کر دے گا جب وہ شخص جنت کے دروازہ پر کھڑا ہو گا تو جنت اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ اس کو نظر آئے گی اور وہ اس میں سرور انگیز اور خوشگوار مناظر دیکھے گا تو پھر سوال کرے گا۔ تیسرا سوال: ثم یقول ای رب ادخلنی الجنۃ اے میرے رب مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے ابھی پختہ عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ میں اس کے بعد کوئی سوال نہیں کروں گا افسوس اے ابن آدم تو کس قدر عہد شکن ہے وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ ہوں گا کہ جنت سے دروازہ پر کھڑا ہوں اور پھر جنت کے اندر نہ جا سکوں وہ یوں ہی بار بار دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ یضحک اللہ تبارک و تعالیٰ منہ فاذا ضحک اللہ منہ قال ادخل الجنۃ اللہ تعالیٰ کو اپنی شان کے مطابق ہنسی آ جائے گی پھر جب اللہ ہنس پڑے گا تو فرمائے گا اس شخص کو جا جنت میں داخل ہو جا اور جب وہ شخص جنت کی لیل و نہار گل گلزار دیکھے گا تو پھر دیدار خداوندی کا سوال کر دے گا تو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے بھی مستفید ہو گا۔ القرآن لایستئم الانسان من دعاء الخیر آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا اپنے رب سے اللہ دینے سے نہیں اکتاتا مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے القرآن۔

۱- وجوہ یومئذ ناخرۃ الی ربہاناخرۃ کچھ چہرے اس دن اپنے رب کو دیکھتے ہوئے تروتازہ ہوں گے

۲- کلا انہم عن ربہم یومئذ لمعجوبون: ہاں ہاں بے شک اس دن کفار اپنے رب کے دیدار سے محروم ہوں گے۔

خلاصہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امور غیبیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف تھے

Marfat.com

ہر شخص کے اعمال اور ان کی کیفیت اور اس کا خاتمہ آپ کے پیش نظر تھا ایک دفعہ جنگ حنین میں ایک شخص کے بارے میں قبل از وقت فرما دیا تھا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ وعن ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حدیث نمبر ۲۱۳

حدیث ۲۱۴ شرح صحیح مسلم ص ۲۱۳ امام ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری متوفی ۲۶۱ھ

صحیح مسلم جلد ا ص ۷۱۹

وعن سھل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کے گہوارے میں آنکھ کھولی اور ۱۸۸ حدیث مروی ہے ۹۶ سال عمر گزار کر ۹۱ھ میں وصال فرمایا لوگ عموماً صحابہ کرام کے ابر کرم کے سایہ سے محروم ہو چکے تھے حضرت سہل خود فرمایا کرتے تھے کہ میری وفات کے بعد قال قال رسول اللہ کہنے والا کوئی شخص باقی نہیں رہے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مشرکوں میں مقابلہ ہوا نوبت زبردست گشت وخون تک پہنچی لشکر اسلام میں ایک ایسا بہادر شخص تھا جس پر بھی حملہ کرتا اسے مار ڈالتا اصحابہ کرام نے اس شخص کے بارے میں کہا آج اس جیسا جہاد کسی نے نہیں کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن وہ شخص جہنمی ہے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا میں اس شخص کی نگرانی کروں گا تاکہ معلوم ہو وہ شخص کس فعل کے سبب جہنمی ہوتا ہے پس وہ صحابی اس کی نگرانی سخت کرنے لگا حتیٰ کہ وہ دوڑتا تو یہ بھی دوڑتا بالآخر وہ شخص سخت زخمی ہو گیا اور کئی کفار کو فی النار کیا زخموں کی تکلیف سے تلوار کی نوک اپنے سینہ پر رکھی خود کشی کر لی وہ صحابی اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا بات ہے اس وقت میں نے فیصلہ کیا تھا کہ میں ان لوگوں کی حیرانی دور کردوں گا چنانچہ میں اس کا پیچھا کرتا رہا جب وہ شخص بہت زخمی ہو گیا تو اس نے تلوار کی نوک اپنے سینہ پر گھونپ کر اس نے خودکشی کر لی آپ نے یہ سن کر اللہ اکبر نعرہ تکبیر بلند کیا آپ نے فرمایا بعض شخص ایسے کام کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگ ان کو جنتی سمجھتے ہیں اور وہ جہنمی ہوتے ہیں اور بعض لوگ ایسے کام کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگ ان کو

Marfat.com

جہنمی سمجھتے ہیں اور وہ جنتی ہوتے ہیں اصل میں یہ شخص منافق تھا۔

نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت یا رسول اللہ کا جواز

خلاصہ:۱- اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ امور غیبیہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف تھے ہر شخص کے اعمال اور ان کی کیفیت اس کا خاتمہ پیش نظر تھا آپ قبل از وقت فرمادیا تھا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔

۲- صحابی سے خودکشی کی تصدیق سن کر حضور نے نعرۂ تکبیر بلند آواز سے کہا نعرۂ تکبیر اس حدیث سے ثابت ہے اور نعرۂ رسالت کا ثبوت مسلم شریف کے باب الہجرت میں ہے جب حضور اکرم نور مجسم اور صحابہ کرام مدینہ منورہ کی گھاٹیوں سے باہر آئے مدینہ کے مرد عورتوں اور بچوں نے دیکھ کر خوشی سے بآواز بلند کہہ رہے تھے یا محمد یا رسول اللہ صحیح مسلم جلد ا ص ۴۱۹

۳- اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو غیب کا علم خصوصاً علوم خمسہ بخشتا ہے دیکھو ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور اس بچے کے حالات کیا ہوں گے کس حال میں جئے گا اور کس حال میں مرے گا یہ تمام چیزیں علوم خمسہ سے ہیں۔

حدیث نمبر ۲۱۸ شرح صحیح مسلم ۲۱۶ کتاب الایمان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح خیبر کرنے گئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی وہاں سے مال غنیمت میں سونا چاند نہیں ملا بلکہ مختلف قسم کا سامان غلہ اور کپڑے وغیرہ ملے واپسی پر ہم ایک وادی کی طرف چل پڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رفاعہ بن زید نامی ایک شخص تھا جو آپ کو قبیلہ جذام کے ایک شخص نے نذر کیا تھا جب ہم اس وادی میں اترے اور آرام کیا تو اس غلام نے یعنی رفاعہ بن زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان کھولنا شروع کیا اسی دوران اچانک کہیں سے ایک تیر آ کر اسے لگا جس سے اس کا انتقال ہو گیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے شہادت مبارک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلا والذی نفس محمد بیدہٖ

Marfat.com

ان الشملة لتلتهمب علیه ناراً اخذ ھا من الغنائم یوم شیبر لم تصبھا المقاسم الخ

آپ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو چادر اس نے فتح خیبر کے مال غنیمت میں سے لی تھی وہ اس کے حصہ کی نہ تھی وہ ہی چادر بصورت شعلہ آتش اس کے اوپر جل رہی ہے یہ سن کر سب خوفزدہ ہو گئے۔ ایک شخص چمڑے کے ایک دو تسمہ لے کر آیا حضور نے فرمایا یہ تسمے بھی آگ کے ہیں۔

خلاصہ:۱- مال غنیمت میں سے امام کی تقسیم سے پہلے کوئی چیز لینا حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔

۲- شہید کے حقوق العباد معاف نہیں ہوتے جب تک صاحب حق معاف نہ کرے۔

۳- اس حدیث سے عذاب قبر ثابت ہوا کیونکہ جس آگ میں اس کو حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلتے ہوئے دیکھا وہ قبر کے اندر عالم برزخ میں جل رہی تھی کیونکہ جہنم میں دخول قیامت کے بعد ہوگا۔

۴- حضور اکرم نور مجسم کی نگاہ سے عالم برزخ کے احوال اوجھل نہ تھے اور آپ نہ صرف اس کو آگ میں جلتا ہوا دیکھ رہے تھے بلکہ اس کے عذاب کا سبب بھی جانتے تھے اور جس طرح اس وقت آپ عالم دنیا میں رہ کر اہل برزخ کے احوال سے ناواقف نہ تھے اسی طرح اب عالم برزخ میں جا کر اہل دنیا کے احوال سے ناواقف نہیں ہیں۔

۵- ان تینوں حدیثوں سے ثابت ہوا جسے مال غنیمت میں سے ایک چادر یا ایک جوتی کا تسمہ بھی ناجائز طور پر حاصل کیا وہ جہنم کی سزا کا مستحق ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ قوم کی اجتماعی ملکیت سے کوئی چیز ناجائز طور پر لینا جہنم کی سزا کا موجب ہے۔

جیسا کہ نقل کیا صاحب ہدیۃ الحرمین فاضل دیوبند دہلوی نے صفحہ ۱۸ پر

۱- بزار نے اور طبرانی نے اوسط میں اور محدث ابونعیم نے ساتھ سند صحیح ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشفع لامتی حتی ینادی ربی تبارک و تعالیٰ رضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت قال

Marfat.com

رایت ما تعمل امتی بعدی فاخترت لهم الشفاعة ذکرہ الطبراً

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کروں گا میں اپنی امت کی اتنے تک کہ پکارے گا رب میرا راضی ہوا تو یا محمد پس میں کہوں گا اے رب میرے راضی ہوا میں۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے جو کچھ کہ عمل کرے گی امت میری بعد میرے پس اختیار کی میں نے ان کے لئے شفاعت ذکر کیا اس کو امام طبرانی نے المتوفی ۳۸۵ھ صفحہ ۳۸ پر

ثابت ہوا ہمارے اعمال حضور خود جانتے ہیں تا قیامت۔

۲- ہدیۃ الحرمین صفحہ ۱۲ پر

واخرج البیھقی فی حیات الانبیاء والاصبھانی فی الترغیب عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صل علی مائة فی یوم الجمعة ولیلة الجمعة قضی اللہ له مائة حاجة سبعین من حوائج الاخرة وثلثین من حوائج الدنیا ثم وکل اللہ بذالک ملکا یدخل علی فی قبری کماید خل علیکم لھدایا ان علمی بعد موتی کعلمی فی حیاتی

ترجمہ: روایت کیا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات الانبیاء میں اور امام اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ترغیب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا صلوٰۃ مجھ پر دن جمعہ کے روز رات جمعہ کو سو بار روا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں سوستر حاجتیں آخرت سے اور تیس حاجتیں دنیا سے پھر مقرر کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس درود شریف کے ایک فرشتہ کہ داخل ہوتا ہے میرے پر قبر میں جیسا کہ داخل ہوتے تمہارے پر ہدیئے اور تحفے بیشک علم میرا بعد وفات میری کے ایسا ہے جیسا کہ علم میرا زندگی میں ہے۔ لہٰذا زندگی کا علم صفحہ ۸۷ پر پڑھیں۔

کہ سفر معراج میں

۳- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسے مشرف ومکرم جگہ پر لے جایا گیا میں نے وہاں قلم قدرت کے چلنے کی آواز سنی بحوالہ بخاری جلد ا ص ۵۱ صحیح مسلم

Marfat.com

جلد ا ص ۹۳ اسمع فیہ حریف اقلام اس کتاب وتحیر میں محو اثبات کی گنجائش رکھی گئی ہے جیسے کہ فرمان خداوندی ہے۔

یمحوا اللہ بماشاء ویثبت وعندہ ام الکتب پ ۱۳ رکوع ۱۱

اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے سب کچھ لکھا ہوا اس اصل کتاب میں ہے یعنی لوح محفوظ میں۔

(خصائص کبریٰ جلد ا ص ۵۳ اور نزہت المجالس جلد ۲ ص ۱۰۸)

امام الانبیاء حبیب خدا سید الامرسلین شفیع الامزنبین رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ والذی نفسی بیدہٖ لقد کنت اسمع صریر القلم علی اللوح المحفوظ وانا فی الظلمت الاحشآء

فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ تحقیق جب میں شکم مادر میں تھا تو میں نے لوح محفوظ پر چلنے والی قلم قدرت کی آواز سنتا کرتا تھا۔

خلاصہ: اس سے ثابت ہوا کہ جس محبوب خدا کی نظروں کے سامنے لوح محفوظ پر چلنے والی قلم قدرت کی تحرید ہو بھلا اس سے کوئی اوجھل رہ سکتی ہے۔

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مشکوٰۃ ص ۵۱۳ ترمذی جلد ۲ ص ۲۰۱

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فسخرا وبیدی لواء الحمد ولا فخرا وانا حبیب اللہ ولا فخرا

حضور نے فرمایا میں دن قیامت میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور یہ فخر سے نہیں کہتا اور اس دن میرے ہی ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا یہ بات فخر یہ نہیں کہتا۔

وانا اول شافع مشفع یوم القیامۃ ولا فخرا وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخرا اور میں سفارش کرنے والا ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی یہ بات فخر سے نہیں کہتا اور میں اگلوں اور پچھلوں میں سے اللہ کے نزدیک معزز ترین مکرم مشرف ہوں اور نہ میں فخر سے کہتا ہوں یہ حقیقت ہے۔

Marfat.com

غیر مقلدوں اور دیوبندیوں کی منافقت یہودیوں کی طرح

پ ا: قل من کان عدوا لبجریل فانه نزل له علی قلبک باذن الله

آپ ان سے یہ کہیے جو شخص جبرائیل کا دشمن ہے پس تحقیق اس نے اتارا ہے قرآن کو تیرے قلب پر اللہ کے حکم سے۔

شانِ نزول

بحوالہ، تفسیر کبیر، عزیزی اور روح البیان در تفسیر نعیمی جلد ا ص ۵۴۳ امام طبرانی التوفی ۳۸۵ھ اور امام بیہقی م ۴۵۸ھ اور مسند امام احمد م ۱۷۹ھ وغیرہ سے روایت ہے۔ کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو فدک کے چند یہود کی جماعت نے اپنے سردار عبداللہ بن صوریا کو لے کر امتحان کی غرض سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ابن صوریا بولا کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزمان کی چند علامتیاں لکھی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ وہ علامات کی تحقیقات کرلیں اور دیکھیں آپ نے فرمایا تحقیق کرلو۔ وہ بولا بتائیے کہ آپ کے سونے کا کیا حال ہے حضور نے فرمایا ہماری آنکھیں سوتی ہیں دل بیدار رہتا ہے وہ بولا آپ نے ٹھیک کہا فرمایا کیونکہ نبی آخر الزمان کی یہی علامت ہے پھر بولا اچھا چند باتیں دریافت کرتا ہوں جن کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا آپ نے فرمایا پوچھو وہ بولا کیا وجہ ہے کہ بچہ کبھی ماں کے ہم شکل ہوتا ہے اور کبھی باپ کے آپ نے جواب فرمایا بچہ ماں باپ دونوں کی منی سے بنتا ہے مگر ان میں سے جس کی منی اوپر رہے یا جس کی منی روحم میں پہلے داخل ہو یا جس کی منی زیادہ اور غالب ہو بچہ اس کی شکل پر تیار ہوتا ہے وہ بولا ٹھیک ہے سچ فرمایا آپ نے اچھا فرمایئے بچے کا کون سا عضو ماں کی منی سے بنتا ہے اور کون سا عضو باپ کی منی سے آپ نے فرمایا ہڈی اور پٹھے باپ کی منی سے اور گوشت اور خون اور بال ناخن ماں کی منی سے وہ بولا سچ فرمایا آپ نے اچھ بتایئے جنتیوں کو جنت میں کون سی غذا دی جائے گی آپ نے فرمایا مچھلی اور گائے کا گوشت کہا سچ فرمایا آپ نے پھر بولا بتایئے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے پر کون سی غذا حرام کی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا ان کو عرق النساء کی بیماری تھی آپ نے نذر مانی تھی اگر خداوند کریم مجھے اس بیماری سے نجات دے تو میں اپنی مرغوب غذا یعنی اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ اپنے پر حرام کرلوں گا۔ وہ بولا آپ کی تمام باتیں بالکل سچی ہیں۔

بس ایک بات اور بتا دیجئے تو میں اپنی جماعت کے ساتھ آپ پر ایمان لے آؤں گا بتایئے آپ پر وحی کون لاتا ہے اور آپ کا رفیق و غمسار کون سا فرشتہ ہے آپ نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام اور یہی سارے پیغمبروں پر وحی لاتے ہیں اور یہی میرا بھی رفیق ہے بولا پس ہم آپ پر ایمان نہ لائیں گے کیوں کہ یہی تو ہمارا بہت بڑا دشمن ہے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرائیل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبان حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے ابن صوریا یہودی نے تمام علامات کی تحقیقات کر کے تصدیق بھی آپ کی کر دی مگر بغض عناد حسد کی بنا پر آپ کی رسالت پر ایمان لانے کا انکار کر دیا یہی سب سے بڑی منافقیت ہے۔ ایسے ہی دور حاضر کے وہابی دیوبندی کا طرز عمل ہے تمام قرآنی آیات و روایات حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال صحابہ اقوال محدثین کرام کے پڑھ سن کر دیکھ کر بھی حضور کے علم امور غیبیہ کی صفت کے انکاری ہے اور برملا اپنے منبر و پر انکار کرتے ہیں یہودیوں کی طرح اور مخالفت کرتے ہیں اہل سنت والجماعت کے سچے پکے عقیدہ کی اور کفر کے مرتکب ہوئے ہیں جیسے کہ اہل کتاب نے حضور کی مخالفت عداوت میں مشرکین مکہ کے بتوں کو سجدہ کیا اللہ ہمیں ان دونوں فرقوں سے بچائے۔ آمین

دلیل قرآنی

پ۵-ع۴: الم ترا الی الذین اوتوا نصیباً من الکتب یومنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ہولآءِ اھدیٰ من الذین اٰمنوا سبیلاًo

کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہ دیکھا جن کو کتاب دی گئی ہے یعنی تورات پھر

Marfat.com

باوجود اس کے وہ بتوں کو اور شیطانوں کو مانتے ہیں اور وہ لوگ کفار کی بابت کہتے ہیں کہ یہ لوگ بہ نسبت مسلمانوں کے زیادہ راہ راست پر ہیں۔

اولئک الذین لعنھم اللہ ومن یلعن اللہ فلن تجدلہ نصیراًo

یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ملعون بنا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ جس پر لعنت کرے اس کا کوئی حامی مددگار نہیں۔

شانِ نزول

کعب بن اشرف وغیرہ اور علماء یہود کے حق نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جمعیت لے کر قریش مکہ کے پاس پہنچے سید عالم نور مجسم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں جنگ کرنے پر حلف لینے اور یہ سبب غزوہ احزاب کا ہے یہ غزوہ شوال ۵۰۴ ہجری پیش آیا جب یہود بنی نضیرہ کو جلا وطن کیا گیا تو ان کے اکابر کعب بن اشرف وغیرہ مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچے اور انہیں سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ترغیب دلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے یہاں تک کہ مسلمان نیست و نابود ہو جائیں قریش مکہ ابوسفیان نے اس تحریک کی بہت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت مخالفت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش مکہ کے سرداروں نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو اور وہ بھی اہل کتاب ہیں چونکہ تم بھی کتابی ہو اس لئے تم سید عالم نبی آخر الزمان کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان و اعتبار کریں کہ تم ہم سے فریب کے ساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دلانا ہے تو تم سب ہمارے بتوں کو سجدہ کرو تو انہوں نے شیطان کی اطاعت کر کے حضور کی مخالفت عداولت پر بتوں کو سجدہ کیا پھر ابوسفیان وغیرہ نے کہا ان پوپ پادریوں علماء یہود کو ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا کہ محمد یعنی ہمارا مذہب سچا ہے یا کہ محمد کا کعب بن اشرف جو کہ یہود کے اکابر علماء تھے کہا کہ تم ٹھیک راہ پر ہو تمہارا عقیدہ حق ہے اس پر قریش مکہ بہت خوش ہوئے اور ان کی بہت قدر کی اور ان کے ساتھ مل کر بہت بھاری جمعیت کے ساتھ مدینہ منورہ پر حملہ کیا اور منہ کی کھا کر ظلت کے ساتھ واپس لوٹے اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح نصرت عطا فرمائی اس کو غزوہ خندق یا حزاب کہتے ہیں۔

Marfat.com

خلاصہ:

یہودیوں کی طرح دور حاضرہ کے دیوبند اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کی مخالفت عداوت پر وہابیوں کے عقیدہ کی پرستش کر کے وہابیوں کی مدد لے کر ہم پر حملے کرتے ہیں اور اپنے پرانے اکابرین علماء دیوبند کے عقیدہ کو اور تحریر کو چھوڑ کر سنی عقیدہ کو مٹانا چاہتے ہیں چنانچہ یہودیوں نے سچی کتاب تورات شریف اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ اسلام کے حق دین کو پس پشت ڈال کر کفر کو ترجیحی دی اور حق کو چھوڑ کر کفر کی تصدیق کی صرف اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر ایسے ہی موجودہ دیوبندیوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ فضائل جلیلہ مراتبہ رفیعہ امور غیبیہ وصف علم اولین و آخرین آپ کی صفت نور اور وصف حاضر ناظر میلاد مصطفیٰ اور امور خیر فاتحہ قل ساتحہ چالیسواں بزرگان دین اولیاء کرام کے عرس وغیرہ کو چھوڑ کر وہابیوں کے پیروکار ہو کر کفر کے مرتکب ہوئے صرف ہماری مخالفت کرنے کیلئے لعنت ہے یہودی کی طرح اللہ کی جو حضور کی عیب جوئی اور آپ پر اعتراض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں گروہوں سے بچائے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اکرام کے صدقہ سے آمین۔

معترض پر قرآنی فیصلہ

پ ۱۰ع ۱۳: ومنهم يلمذك فى الصدقت فان اعطوا منها رضوا وان لم يعطوا منها اذاهم يسخطون ولوانهم رضوا مآ اتهم الله ورسوله وقالوا حسبنا الله سيئوتينا الله من فضله ورسوله انا اِلَى الله راغبون۔

اور ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جب خیرات تقسیم کرتے ہیں آپ تو وہ طعن کرتے ہیں یعنی اعتراض کرتے ہیں اگر اس سے ان کی مرضی کے موافق ملے تو خوش ہوتے ہیں اگر ان کی خواہش کے مطابق نہ ملے وہ ناراض ہو جاتے ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو کچھ ان کو اللہ اور اس کے رسول نے دیا تھا۔ اور آئندہ اللہ اور رسول دے

Marfat.com

گا اپنے فضل سے بیشک ہماری اللہ کی طرف رغبت ہے۔

ولید بن مغیرہ کی عیب جوئی

پ۲۹ سورۂ نون: ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم٥

اے میرے محبوب: اور ایسے شخص کا کہنا نہ مان جو بہت چھوٹی قسمیں کھانے والا ہو طعنے دینے والا ہو نیک کام سے روکنے والا ہو۔ حد سے نکلنے والا ہو بہت گنہگار اور گناہوں کا کرنے والا درشت خو عتل بعد ذالک زنیم اس کی اصل میں خطا ہے یعنی حرام کے نطفہ کا ہے۔

جو حلال کا نطفہ ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عشق رسول کا منبع ہوگا۔ اس کا شان نزول یہ ہے کہ جھوٹی اور باطل باتوں پر قسمیں کھانے میں دلیر ہے۔ اس مراد سے ولید بن مغیرہ ہے۔ تا کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے والا بخیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسروں کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے معنی میں یہ فرمایا ہے کہ بھلائی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا حد سے بڑھنے والے سے مراد فاجر بدکار ہے۔ درشت خو سے مراد بد مزاج بدزبان ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) نے میرے متعلق میں دس باتیں کہی ہیں۔ نو ۹ کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات جو اصل میں خطا ہونے کی ہے اس کا حال مجھے معلوم نہیں تو مجھے سچ سچ بتا دے ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا کیونکہ محمد کے منہ کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی اس پر اس کی ماں نے کہا تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائے گا تو اس کا مال دولت اس کے شریک لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلا لیا اس سے صحبت کی توں اس کے نطفہ سے ہے بات نبی کے دعویٰ کرنے والے کی سچی ہے۔

Marfat.com

علم پڑھیاں اشراف نہ ہون جو ہون اصل کمینے
پتلو سونا مول نہ تھیندا بھاویں لاکھ جڑیئے نگینے
شوم کولوں کدی داد نہ ملسی بھاویں ہون لاکھ خزینے
بنا حب رسول نہ جنت ملسی بھاویں مریئے وچ مدینے

مذکورہ آیت کا شان نزول صفحہ ۱۴۵تا۱۴۶ پر پڑھیئے۔

منافق کی عبادت

آیات قرآنی وحدیث نبوی اور روایات علماؤں کی اسباب میں بہت ہیں مگر بسبب طوالت کتاب کے اتنے ہی پر اکتفا کیا میں نے۔

دعا: **اللھم انی اسئلک بجاہ محمد عبدک و کرامتہ علیک ان تغفرلی خطیئتی**

یا رب میں تم سے تیرے بندہ خاص حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ مرتبہ مقام اعلیٰ وارفع کے طفیل اور اس کرامت قرب خاص کے صدقہ میں جو آپ کو تیرے دربار میں حاصل ہے اپنے ماں باپ اور اپنی مغفرت چاہتا ہوں آمین ثم آمین۔

قارئین کرام مری نصیحت ہے۔

درسِ عمل

کہ ان خوارج گستاخ رسول اولیاء کرام کے بے ادبوں سے بچیں کیونکہ ان کا مشن مقصد یہی ہے کہ بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے والوں کو نماز جماعت کے بعد بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ذکر کرنے والوں کو نبیوں کے معجزات بار بار پڑھنے سننے والوں کو ولیوں کی کرامات پر عقیدہ رکھنے والوں کو اللہ کے برگزیدہ بندوں کے درباروں پر حاضری دینے والوں کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کو خوشی سے منانے والوں کو فاتحہ خوانی ایصال ثواب کرنے والوں کو اللہ کے محبوب کی نعت منقبت پڑھنے سننے والوں کو اپنی میٹھی میٹھی باتوں میں بھسا کر صحیح عقیدہ سے ہٹائیں یہ ہے ان کا مین مقصد اور رات دن بھاگ دوڑ ہے ایسے بہروپیے سے بچیں اپنا عقیدہ سچا

Marfat.com

پکا حق شیر ربانی والا نہ چھوڑیں یہی عقیدہ انبیاء اصحابہ کرام اولین آخرین کا ہے عقیدہ ہی تمام عبادات کی بنیاد ہے۔

عقیدہ بنیاد ہے: شریعت محمدی کے مکان کی' عبادات چار دیواری ہے۔

اور اچھے عمل چھت ہے: جب عقیدہ گندہ خراب ہے تو تمام عبادات اعمال ناقص جب بنیاد خراب تو سب کچھ برباد ہے۔

خلاصہ:

ولید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایک جھوٹا گستاخانہ کہا کرتا تھا مجنون اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اسکے دس واقعی عیوب ظاہر فرما دیئے اس سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور شان محبوبیت معلوم ہوئی جیسے کہ سورۃ تبت یدا ابی لھب کا نزول ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو حضور کا گستاخ ہے اس کے عیب اس کے نقص ظاہر کرنے جائز ہیں۔

قدرت خداوندی کے کرشمے ولید بن مغیرہ کا بیٹا صحابی رسول تھا خالد بن ولید اسلام کی ترقی اشاعت پر مجاہدانہ جنگیں لڑیں سپہ سالار کا عہدہ پر فائز رہے آپ سے سیف اللہ کا لقب عطا ہوا۔ خلافت فاروقی میں واصل باللہ ہوئے۔

Marfat.com

غیر مقلدوں کا فتنہ ءفساد

دراہلسنّت والجماعت میں

دیکھئے مترجم شاہ رفیع الدین مفسر مولوی عبدالستار وقہار صفحہ 292 پر بڑی شدومد سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کو مشرک جہنمی لکھا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

آٹھویں صدی ہجری میں ابن تیمیہ اطرانی متوفی 737 ہجری نے اس فتنہ کو زندہ کیا اور اپنی متعدد تصانیف میں شفاعت کا انکار کیا لیکن ابن تیمیہ کے پاس صرف قلم کی قوت تھی۔ اس کو اقتدار حاصل نہ تھا۔ صوبہ نجد کے ایک شہر عینیہ میں (یہ وہی شہر ہے جس میں مسلیمہ کذاب پیدا ہوا تھا) وہابی فرقہ کے بانی محمد بن عبدالوہاب نامی ایک شخص پیدا ہوا۔ اس شخص نے ابن تیمیہ اطرانی کی کتابوں سے استفادہ کیا اور شفاعت کا پوری شدت سے انکار کیا اور امور خیر یعنی فاتحہ وایصال ثواب گیارہویں حضرت محبوب حقانی شیخ عبدالقادر جیلانی زیارات مقدسہ و حاضری روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میلاد مصطفیٰ وسیلہ اور غیر اللہ سے مدد حاصل کرنی۔ فاتحہ قل ساتحہ دسواں چالیسواں اور شفاعت کبرٰی وغیرہ کا شدت کے ساتھ انکار کیا اور 1206 ھ کو مرا چونکہ اس شخص کو تلوار کی قوت تھی اس لیے یہ تمام مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارتا چلا گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت طلب کرنے کا اور امور خیر وغیرہ پر عقیدہ رکھتے تھے۔

تفسیر عبدالستار ترجمہ شاہ رفیع الدین ص 215

محمد بن عبدالوہاب نجدی شفاعت کے بارے میں لکھتا ہے کہ کشف الشبہات مطوبہ

Marfat.com

نجد ص 21 پر و عرفت ان اقدارهم بتو حید الربوبیته لم یدخلهم فی لاسلام وان قطرهم الملائکته و النبیاء یریدون شفاعتهم الی الله بذالک هو الذی اجل وماء هم و اموالهم

تم جان چکے ہو کہ ان لوگوں کا صرف اللہ تعالیٰ کو واحد مان لینا ان کو مسلمان نہیں کرتا اور فرشتوں کو اور نبیوں کو اور ولیوں سے شفاعت طلب کرنا اور ان کے وسیلہ سے اللہ کا قرب چاہنا یہی وہ چیز ہے جس نے ان کے قتل کرنے اور مال لوٹنے کو جائز کر دیا ہے۔

ابن عبدالوہاب نجدلی کے بعد انکار شفاعت اور امور خیر وغیرہ کی بدعقیدگی کو برصغیر میں غیر مقلدین کے امام اسماعیل دہلوی متوفی 1247ھ نے فتنہ پھیلایا۔ وہ لکھتا ہے کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کی مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننا اور نذر و نیاز کرنی ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے سو وہ ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ اسی طرح اس غیر مقلد متبع ابن عبدالوہاب نجدی نے فتنہ وفساد خوب پھیلایا۔

صاحب ھدیۃ الحرمین نے اس فتنہ کو جڑ سے اکھاڑا۔ صفحہ 67 پر 66 پر۔

وفی النزهته المجالس من مطبع المصر و فی صفحه 16 میں عن النبی مارمن قوم اجتمعون و یذکرون الله لا یریدون بذلک الا وجهه الا تادهم مناد من السمآء ان یقومو مغفورا لکم فقد بدلت سیئاتکم حسنات و ایضاً وعن اب الدرد آنه عن النبی یبعثن الله اقواما یوم القیمته فی وجوههم النور علی سابد النو توء یفبطهم لیسو بانبیاء ولا شهداء و فحشی اعربی علی رکبتیته وقال جلهم یا نبی الله ای صفهم لنا قال هم المتحابون فی الله من قبائل شتی و بلاد شتی و مدآئن یجتمعون علی ذکر الله تعالیٰ و یذکرونه و ایضاً غیر قال علی ان الله تعالیٰ یتجلی لذاکرین عندالذکر و قراة القرآن و قال عطاه رحمد الله من جلس مجلساً یذکر الله فیه کفر الله عنه عشر مجالس

Marfat.com

من مجالس ایسوء و جاء فی الخیر ان العبل یاء تی الی مجلس الذکر بذنوب کا الجبال قیوقوم من المجلس و لیس علیقه شیئی فلذالک سماہ النبی صلی اللہ علیه وسلم روضته من ریاض الجنته

ترجمہ: درنزہت المجالس کے ہے مطبع مصر سے صفحہ 16 کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ہے کسی قوم کہ جمع ہوتی ہے اور ذکر کرتی ہے۔ خدا کا اور نہیں ارادہ کرتی۔ ساتھ ذکر کے مگر خاص توجہ اللہ تعالیٰ مگر ندا کرتا ہے قوم ذاکرین کو ندا کرنے والے کھڑے ہو جاؤ در الحالیکہ بخشے گئے تمہارے سب گناہ پس بدلی گئیں بدیاں تمہاری ساتھ نیکیوں کے۔ روایت کیا ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھادے گا اللہ تعالیٰ ایک قوم کو قیامت کے روز کہ منہ پر ان کے نور ہوگا اوپر اوپر منبر مروارید کے ہوگئے اور ورہ نور ڈھانپے ہوگا ان کو اور ہوں گے انبیاء اور شہید۔ پس یہ سن کر کھڑا ہوا ایک اعرابی گھٹنوں کے بل اور عرض کی آپ بیان کریں کہ وہ لوگ کون ہوں گے۔ فرمایا حضور نے وہ لوگ آپس میں محبت رکھتے۔ واسطے اللہ کے اور جمع ہوتے ہیں جدا جدا قبیلوں اور بستیوں اور شہروں میں سے اوپر ذکر اللہ کے مجلس میں ایضاً۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تجلی نور کی کرتا ہے۔ اللہ واسطے ذاکرین کے وقت ذکر تلاوت قرآن۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا جو بیٹھا مجلس ذکر میں مٹاتا ہے اللہ اس کے گناہ اور کفارہ دس مجلسوں بد کا اور حدیث میں ہے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ تحقیق بندہ آتا ہے۔ طرف مجلس ذکر کے ساتھ گناہ کے مانند پہاڑ کے اور جبکہ کھڑا ہوتا ہے مجلس ذکر سے گویا نہیں اس پر کوئی گناہ پس اسی واسطے نام رکھا۔ اس مجلس کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روضۃ من ریاض الجنتہ یعنی جو کہ جس میں ہو ذکر خدا مثل وعظ اور نصیحت یا درس تدریس یا ذکر یا مجلس گیارویں شریف حضرت محبوب حقانی اور مولود شریف سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا فاتحہ کسی بزرگ کی۔ یہ مجلسیں ذکر خدا میں داخل ہیں۔ اس واسطے کہ ان میں سوا پڑھنے کلمہ طیبہ وغیرہ یا تلاوت قرآن شریف یا درود سلام یا قل شریف یا ذکر احوال صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ موجب ارشاد حضرت کے ایک باغیچہ ہے۔ باغیچوں جنت سے۔ اور شرح عقائد نسفی او شرح فقہ اکبر میں ہے کہ تحقیق بیچ دعاء کرنے انزوں کے واسطے مردوں کے اور خیرات کرنی ان ذو

Marfat.com

کی مردوں کی طرف سے نفع ہے۔ واسطے مردوں کے خلاف ہے۔ واسطے معتزلہ خوارج بدعتی کے اور انکار کرتے ہیں اس امور خیر سے اصحاب ضلالت اور گمراہی اور ان ہی میں سے ابن عبدالوہاب الخیری اور متبع اس غیر مقلد کے جیسا کہ ذکر کیا صاحب ردالمختار باب ابغات میں ساتھ تشریح کے اور مولانا فضل رسول بدایونی نے دربوراق محمدیہ میں کہ یہ سب مذاہب باطل ہیں اس باب میں بہت رسائل اور فتوٰی مواہیر علماء نے مکتہ المکرمہ و مدینتہ المنورہ اور ہند اور سندھ اور کلکتہ مدارس وغیرہ موجود ہیں۔ حالانکہ اس سے ثابت ہوا کہ 1280 ہجری سے قبل اہلسنت کا صحیح عقیدہ دیار عرب عجم ہند اور سندھ کلکتہ وغیرہ میں فاتحہ ایصال کا رواج ہے۔

تعارف

مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت اور مسلم قومیت کے پرزور مبلغ حضرت الحاج مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو شہر بریلوی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ دادا نے آپ کا نام احمد رضا رکھا۔ ان کے آباؤ اجداد کا تعلق افغانستان کے مشہور شہر قندھار سے تھا اور ان کے خاندان کے ایک بزرگ سعید اللہ خاں مغل دورِ حکومت میں کابل سے لاہور آئے اور شش ہزاری کا منصب پایا۔ ان کے والد نقی علی خاں اپنے وقت کے بلند پایہ علماء میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی بلند پایہ تصانیف میں سرور القلوب، جواہر الایقان اور تفسیر سورۃ الم نشرح یادگار ہیں۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ دیگر بہت سے بلند مرتبہ علماء سے بھی تحصیل علم کا شرف حاصل ہوا آپ نے چودہ برس کی عمر میں تمام مروجہ علوم میں کمال حاصل کیا تھا اور والد کے کہنے پر فتویٰ نویسی کی ابتداء کردی تھی۔ انہوں نے چودہ برس کی عمر میں پہلا فتویٰ لکھا۔ اس سے آپ کے علم و فضل کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی قوتِ حافظہ کو جانچنے کے لئے یہی بتا دینا کافی ہے کہ آپ نے صرف ایک ماہ کے مختصر عرصے میں قرآن پاک مکمل حفظ کرلیا تھا۔ بائیس سال کی عمر میں آپ

Marfat.com

سید آل رسول مارہروی کے حلقہء ارادت میں شامل ہوگئے اب آپ کی شہرت پورے برصغیر میں پھیل چکی تھی۔

اعلیٰ حضرت نے درس و تدریس کا آغاز شہر بریلی کی عظیم درس گاہ مصباح التھذیب سے کیا۔ آپ کے حلقہء درس میں اندرون و بیرون ملک سے ہزاروں افراد شریک ہوتے رہے۔ ۱۳۲۳ھ میں انہوں نے بریلی میں مدرسہ مظہر الاسلام قائم کیا جو آج بھی اپنی روایتی شان و شوکت سے علم دین کی روشنی بکھیر رہا ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور بڑی بڑی ضخیم کتابیں اُن دنوں میں تصنیف کر ڈالیں۔ قرآن' حدیث' فقہ' منطق اور فلسفہ وغیرہ کے موضوع پر ان کی تصانیف کو سند کا درجہ حاصل ہے۔ انہوں نے کنز الایمان کے نام سے قرآن پاک با محاورہ اُردو ترجمہ کرکے ایک عظیم الشان دینی خدمت سرانجام دی۔ فقہ کے موقع پر آپ کے فتاویٰ رضویہ کو ابدی اہمیت کی حامل ہے۔ انہوں نے عشق رسول میں ڈوب کر ایمان افروز اشعار اور نعتیں کہیں۔ آپ ۱۹۲۱ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ۶۵ سال کی عمر پائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون.

سیاسی خدمات

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے سیاسی اعتبار سے اسلامیانِ ہند کی گرانقدر خدمت سرانجام دی ہیں اور تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ اعلیٰ حضرت مسلم قومیت کے پرزور حامی اور مبلغ تھے۔ آپ مسلمان قوم کو خوابِ غفلت سے جگانے کے لئے انہیں خبردار کرتے رہے کہ ہندو کبھی بھی مسلمانوں کا دوست نہیں ہوسکتا۔ ہندوؤں کے خلاف تحریکیں چلائیں اور بڑے بڑے جلسوں میں ان کے خلاف قراردادیں منظور کرائیں۔

Marfat.com

تعارف

مولانا سید نعیم الدین مرادی آبادی رحمۃ اللہ علیہ

الحاج مفسر قرآں مولانا سید نعیم الدین ۱۸۸۳ء میں مراد آباد (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اور دادا باکمال شاعر تھے۔ مولانا نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا۔ عربی' فارسی کا مروجہ نصاب مکمل کرنے کے بعد طلب علم میں کمال پیدا کیا آپ نے قادریہ سلسلہ میں مولانا گل محمد صاحب مراد آبادی سے بیعت کی۔

جن دنوں بریلی اور دیوبند کے درمیان چپقلش چل رہی تھی۔ انہی دنوں میں مولانا نعیم الدین نے ایک پرزور مضمون میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے عشق محبت کے خیالات کی حمایت کی۔ اسی طرح دونوں ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔

حضرت مولانا نے ۱۹۰۸ء میں مراد آباد میں مدرسہ جامعہ نعیمیہ قائم کیا۔ یہاں سے بہت سے علماء نے علم و فضل کی پیاس بجھائی۔ آپ نے مراد آباد میں انجمن اہل سنت والجماعت بھی قائم کی۔ جس کی شاخیں ملک کے کونے کونے میں قائم ہوئیں۔ آپ بہت بڑے مناظر اور مبلغ دین تھے۔ زیادہ تر اکان اسلام اور ان کے متعلقہ مسائل کی تبلیغ کرتے تھے۔ مبلغین کی ایک بڑی جماعت بھی آپ کی نگرانی میں کام کرتی تھی۔ آپ آریہ سماج کے فتنہ کا سد باب کرنے کے لئے بھی کوشاں رہے۔

۱۹۲۰ء میں تحریک خلافت اور کانگریس کے اتحاد کے نتیجہ میں ترک موالات کی تحریک کا آغاز کیا۔ کچھ مسلمانوں نے اس تحریک کی قیادت گاندھی جی کو سونپ دی۔ بڑے بڑے علماء دیوبند غیر مقلد اور سیاسی رہنماؤں پر گاندھی جی کا جادو چل گیا۔ ہندو مسلم میل جول شروع ہوا۔ دوقومی نظریہ پر کاری ضرب لگی۔ شردھانند جیسے اسلام دشمن عناصر کو مسجدوں کے منبروں پر بٹھایا جانے لگا اور مشترکہ رسومات میں شرکت کی جانے لگی۔ ان حالات میں مجاہد ملت مناظر اسلام مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی نے دوقومی

Marfat.com

نظریہ پر پر زور مضامین لکھ کر مسلمانوں کو ہندوؤں کے دامِ فریب میں گرفتار ہونے سے بچایا۔ آپ دوقومی نظریہ کے پر زور حامی اور مبلغ تھے۔ آپ کا قول ہے کہ دوقومی نظریہ کے خالق رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس وقت آپ نے توحید و رسالت کا اعلان فرمایا۔ دوقومی نظریہ اسی دن قائم ہو گیا تھا۔ حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی نے ۱۹۲۴ء میں جمعیت رضائے مصطفیٰ قائم کر کے آگرہ میں تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور شدھی اور سنگھٹن جیسی اسلام دشمن تحریکوں کی پر زور مخالفت کی آپ کی قائم کردہ آل انڈیا سنی کانفرنس نے سیاسی معاملات میں آل انڈیا مسلم لیگ کی پرزور حمایت کی۔ آپ نے جمعیت علماء ہند کے علماء سے اپیل بھی کی کہ وہ کانگریس کی مسلم دشمن امور پر حمایت نہ کریں مگر غیر مقلد علماء اور دیوبند علماء نے گاندھی جی کی حمایت کی۔

تحریک پاکستان میں کردار

۱- مولانا سید نعیم الدین کی قائم کردہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی مجلس عاملہ نے قرارداد پاکستان ۱۹۴۰ء کی پرزور تائید کی۔

۲- آپ نے پورے برصغیر کا دورہ کیا۔ مسلمانوں کو مسلم لیگ کا ساتھ دینے پر آمادہ کیا۔

۳- آپ نے اپریل ۱۹۴۶ء میں بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک تاریخی اجلاس منعقد کروایا جس میں حصولِ پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا گیا اور لوگوں کو مسلم لیگ کا ساتھ دینے پر تیار کیا گیا۔ اس اجلاس میں دو لاکھ سے زائد مسلمانوں نے شرکت کی۔

۴- آپ نے دوقومی نظریہ بڑے زور شور سے پیش کیا کہ مسلمان کا نظریہ الگ ہے اور غیر مسلم کا نظریہ الگ ہے۔

شیخ القرآن مفسر قرآں شیخ الحدیث الحاج مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی مجاہدانہ خدمت دین و اسلام کرتے ہوئے اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں عمر ۶۵ سال پائی۔ انا للہ وانا علیہ راجعون۔

ان کی تصانیف شدہ کتابیں بے شمار ہیں۔ آپ کی مشہور کتاب تفسیر نعیمی اور مرآت

Marfat.com

شرح مشکوۃ شریف ہے۔ جو آٹھ جلدوں میں مکمل ہے۔ اگر آپ نے محبت الٰہی عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنا ہے تو تفسیر نعیمی اور ان کی شرح مشکوۃ یعنی مراۃ کا مطالعہ کریں اور جب مترجم قرآن پاک پڑھیں تو اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا پڑھیں کیونکہ بامحاورہ حاشیہ تفسیر مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی کی ہے جو کہ عشق رسول پیدا کرنے میں روشن قندیل کی طرح ہے۔ دور حاضرہ کے غیر مقلد دیوبند کا مترجم قرآن کا مطالعہ نہ کریں ورنہ تم گستاخِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام بن جاؤ گے۔ چنانچہ ہندوستان میں اسلام اہل تصوف اولیاء کرام کے ذریعہ آیا ہے جب بھی دین محمدی کو قربانی کی ضرورت پیش آئی۔ اہل تصوف علماء حق اہل سنت والجماعت نے ہی جہاد کیا ہر قسم کی قربانی دی۔

انگریز کی سازش

انگریز نے ہندوؤں سے مل کر اسلام کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں میں منافقت پیدا کرنے کے لئے ڈالر کی رقم دے کر کئی علماء دیوبند مفتیان اور غیر مقلد ملاؤں کو خریدا ان کے مدرسوں کے لئے چندے مقرر کئے مگر اہل تصوف یعنی اولیاء کرام علماء حق اہلسنت والجماعت نے ہر قسم کے لالچ کو پس پشت ڈال دیا اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقدم رکھا جیسے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں نے اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا۔

یارسول اللہ

کروں تیرے نام پہ جاں فدا بس اک جاں کیا دونوں جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کیا کروں کیا کروروں جہاں نہیں
کروں مدح اہل دول رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ نان نہیں

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہل سنت وجماعت اور سید مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم نے انگریزوں کی سازشوں اور دیوبند علماء اور غیر مقلد وہابیوں کی گستاخیوں بے باقیوں کو جڑھ سے اکھاڑنے کے لئے مناظروں، تقریروں اور کئی مضامین کی تحریروں سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ انگریزوں نے کانگریس سے مل کر مسلمانوں

Marfat.com

میں دو گروہ تیار کیئے۔

۱- ایک کو جذبہء جہاد ختم کرانے کے لئے اور دوسرے کو اہل تصوف یعنی اولیاء انبیاء کرام سے لوگوں کو متنفر کرنے کے لئے کہ لوگوں کے پاس جائیں جماعت کی شکل میں ہاتھ میں تسبیح ہو' شلوار چھوٹی ہو' کندھوں پر بستر ہو' لبوں پر اُسترا ہو۔ ہر شہر ہر گاؤں میں مساجد میں تین تین روز قیام کریں۔ لوگوں کو کہیں ہم دین کی فکر لے کر تمہیں تبلیغ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ تم لوگ نمازیں پڑھیں اپنے لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ یہی سب سے بڑا جہاد ہے۔ اصل جہاد کا جذبہ مسلمانوں کے ذہنوں سے ختم کرانا ہے جو قرآن کا سبق دیا ہوا ہے کہ تم غیر مسلم سے جہاد کرو۔ یہی ان لوگوں کا طریقہ اور اہم مقصد ہے۔ غیر مسلم سے دوستی اور مسلمان اہل سنت والجماعت کے ساتھ دلی لڑائی۔

۲- دوسرے گروہ کو سبق یہ دیا کہ تم لوگ اہل تصوف حضرات یعنی اولیاء کرام و انبیاء عظام سے لوگوں کو متنفر کرائیں تاکہ ان کے پاس نہ بیٹھیں۔ ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈالیں کہ ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں سب آدم کی اولاد ہیں اور ہماری طرح بشر ہیں۔ ان حضرات کے چاہنے میں کچھ نہیں ہوتا نہ فائدہ نہ نقصان تاکہ اہل تصوف حضرات اور انبیاء کرام کی تعظیم و تکریم ان کے ذہنوں سے نکل جائے اور ان کی صحبت معیت و رفاقت اختیار نہ کریں۔ جب اس پر یہ لوگ لگ جائیں گے تو خود بخود اسلام کی اہمیت حقیقت اور جذبہء جہاد غیر مسلم کے ساتھ مٹ جائے گا۔ برائے نام مسلمان رہ جائیں گے اور ہم لوگ ان پر مسلط ہو جائیں گے۔ یہی ان کا مقصد ہے اور یہی طریقہ ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں اسلام اہل تصوف حضرات کے ذریعہ آیا لہٰذا اولیاء کرام بزرگان دین اور علماء حق ہے۔ اہل سنت والجماعت کے ساتھ ہو جاؤ اور ان کی معیت و رفاقت اور صحبت اختیار کرو تاکہ تمہارا عقیدہ تمہارا دین اسلام ایمان ثابت رہے۔ تاکہ عشق رسول کے ساتھ نورِ ایمان ترقی پذیر ہو اور خاتمہ ایمان پر ہو اور عقیدہ اہل سنت والجماعت کا قائم دائم رہے اور ان دو گروہوں سے بچیں جن کے دلوں میں منافقت اور زبان

Marfat.com

پر گستاخیاں بے باقیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اور بے ادبیاں گستاخیاں اولیاء کرام کی بابت ہیں۔

اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں انبیاء وسلام اولیاء کرام کی تعظیم و تکریم تعریف و توصیف کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

قبر کا حساب و عذاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عذاب قبر کا منکر گمراہ ہے۔ قبر میں صرف ایمان کا حساب ہے۔ حشر میں ایمان و اعمال دونوں کا ہے۔ حساب قبر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے شروع ہوا۔ پچھلی امتوں میں نہ تھا اور نہ ان سے اپنے نبی کی پہچان کرائی جاتی تھی۔ عذاب قبر کے متعلق چند مسائل یاد رکھنے چاہئیں اور یہاں قبر سے مراد عالم برزخ ہے جس کی ابتداء ہر شخص کی موت ہے۔ انتہا قیامت پر لہٰذا جو مردہ دفن نہ ہوا بلکہ جلا دیا گیا ہو یا ڈبو دیا گیا ہو یا اسے شیر وغیرہ کھا گیا ہو۔ اسے بھی قبر کا حساب عذاب ضروری ہے۔ اس کا منکر کفر کا مرتکب ہے۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اس کے تمام اجزاء جمع فرما دیتا ہے۔

حدیث: و عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال اذا ادخل المیت القبر مثلت لہ الشمس عند غدوبھا فیجلس یمسح عینیتہ و یقول دعونی اصلی (رواہ ابن ماجہ مرات جلد پہلی)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میت قبر میں داخل کی جاتی ہے تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ یہ احساس منکر نکیر کے جگانے پر ہوتا ہے۔ خواہ دفن کسی وقت ہو تو وہ آنکھیں ملتا ہوا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔ اے فرشتو سوالات بعد میں کرنا عصر کا وقت جا رہا ہے۔ مجھے نماز پڑھ لینے دو یہ وہی کہے گا جو دنیا میں نماز عصر کا پابند ہوگا۔ ایسا مومن کا حال ہوگا نہ گھبراہٹ نہ پریشان

ثم یقال فیھم کنت فیقول کنت فی الاسلام فیقولان من ربک فیقول ربی اللہ

پھر کہا جاتا ہے کہ تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے اسلام پر پھر اسے کہتے ہیں تیرا رب

Marfat.com

کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ **پھر فیقولان ماھذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ھو رسول اللہ** ۔

پھر وہ پوچھتے ہیں کہ یہ کون صاحب ہیں جو تیرے سامنے تشریف فرما ہیں۔ پس وہ کہتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تجھے یہ کیسے معلوم ہوا وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اس پر عمل کیا۔ اس پر ایمان لایا اسے سچا جانا قبر میں حضور کی پہچان ایمانی رشتہ سے ہوگی۔ جتنا ایمان پختہ ہوگا اتنی ہی پہچان جلدی ہوگی۔ تب وہ کہتے ہیں ہم تو جانتے تھے کہ تو یہ کہے گا۔ یہ سوال جواب قانونی طور پر ہے۔ ہم تیرے ایمان سے بے خبر نہ تھے۔ معلوم ہوا کہ فرشتے ہر شخص کی سعادت اور شقاوت کفر و ایمان سے خبردار ہیں۔ ہمارے حضور جو افضل الخلق ہیں ان کے علم کا کیا پوچھنا (مرقات)

پھر اس کی قبر فراخی دی جاتی ہے۔ ستر گز تک کھولی گئی۔ ثم ینور رلہ فیہ پھر اس کے لیے روشنی کر دی جاتی ہے۔ اس کے ایمان سے قبر روشن ہو جاتی ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ اب تو سو جا دلہن کی طرح پھر اسے دوزخ دکھائی جاتی ہے۔ لوگ چیخ و پکار کرتے ہیں فرشتے کہتے ہیں اس سے تجھے اللہ نے بچا لیا۔ پھر جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ یہ ہے تیرا جنت کا گھر۔ مسئلہ حساب قبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں لیا گیا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان کا تو حساب ہے۔

نمبر 2 یہ کہ قبر میں ہر مردے کو قریب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرائی جاتی ہے جیسا کہ ھذا سے معلوم ہوا۔ ھذا وہاں بولتے ہیں جہاں چیز نظر بھی آ رہی ہو اور قریب بھی ہو۔

نمبر 3 یہ کہ حضور بیک وقت سب کی قبور میں پہنچ سکتے ہیں جیسے کہ سورج کی شعاعیں بیک وقت لاکھوں جگہ موجود اور بیک وقت خود ہر جگہ نظر آتا ہے۔ اس سے حاضر ناظر کا مسئلہ حل ہوا۔

نمبر 4 یہ کہ فرشتے خود حضور ہی کی زیارت کرواتے ہیں نہ آپ کے فوٹو کی کیونکہ فوٹو نہ رجل ہے نہ اس فوٹو کا نام محمد ہے نہ وہ فوٹو نبی ہے۔ جیسے کہ پتھر کو خدا کہنا شرک ہے ایسے ہی کسی فوٹو کو نبی بتانا بھی کفر ہے۔

Marfat.com

نمبر 5 میت اپنی قبر میں دوزخ اور جنت کو آنکھوں سے دیکھتا ہے حالانکہ یہ دونوں اس کی قبر سے کروڑوں میل دور ہیں۔ جب مرد کی دور بینی کا یہ عالم ہے تو اگر وہ ساری زمین والوں کو دیکھے تو کیا بعید ہے آج حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہر امتی کے حال کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی ہر بات سن رہے ہیں اس لیے ہر نمازی ہر جگہ سے انہیں نماز میں سلام کرتا ہے۔ السلام علیک ایھا النبی

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ یسمع قد ع نکالھتم اتاہ ملکان فیقعدافعہ فیقولان ماکنت نقول فی ھذا الرجل لحمد

ترجمہ: اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب بندے کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے کہ ایک یہ کہ مردے سنتے ہیں۔

قرآنی آیات وحدیث بے شمار سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے آقا ومولا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر میں مقتولین کفار کی لاشوں پر کھڑے ہو کر ان سے کلام کیا۔ مردے کا سننا ہمیشہ رہتا ہے۔ اس لیے حکم ہے کہ قبرستان میں جا کر مردوں کو السلام علیکم کرو حالانکہ نہ سننے والوں کو سلام کیسا جن آیتوں میں سماع موتٰی کی نفی ہے وہاں مردوں سے مراد دل کے مردے ہیں۔ یعنی کافر۔

انک لاتسمع الموتی ساتھ میں یہ بھی فرما دیا ان تسمع الا من یصر من بایتنا یعنی تم صرف مومنو کو ہی سنا سکتے ہو مسئلہ میت اپنے دینے والوں نماز پڑھنے والوں' جنازہ اٹھانے والوں اور دفن کرنے والوں کو جانتا ہے۔ بعد موت قوت سمع و بصارت بڑھ جاتی ہے کہ ہزارہا من مٹی میں دفن ہونے کے باوجود میت لوگوں کے جوتوں کی آہٹ سن لیتی ہے تو جو انبیاء و اولیاء زندگی میں مشرق ومغرب دیکھتے ہوں وہ بعد وفات فرش عرش کی یقیناً خبر رکھتے ہیں۔ حدیث شریف میں کہ ہر جمعرات کو میت کی روح اپنے عزیزوں کے گھران سے ایصال ثواب کی درخواست کرتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات باب زیارۃ القبور)

مسئلہ دفن کے بعد جو دعاء الوداع ستر قدم پر قبرستان کی جانب مانگی جاتی ہے یہ

Marfat.com

حدیث اس کی اصل ہے۔

واما المنافق و الکافر له ما کنت تقول فی هذا الرجل فیقول لا ادری

ترجمہ: اور منافق اور کافر کا ایک ہی جواب ہو گا کہ ہم نہیں جانتے اور نہ پہچانتے ہیں یہ صاحب کون ہیں۔تو فرشتے کہیں گے

قد کنا نعلم انک تقول ذالک

ترجمہ: تحقیق ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو یہی کہے گا

پھر زمین کو کہا جاتا ہے۔ اس پر تنگ ہو جا اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ مردے کی پسلیاں ادھر ادھر ہو جاتی ہیں اور اس پر 99 سانپ مسلط ہو جاتے ہیں اور قیامت تک ایسے عذاب میں مبتلا رہے گا۔ مسئلہ حساب قبر صرف انسانوں سے ہے۔ جنات یا جانوروں سے نہیں کیونکہ ان کے لیے نہ جنت ہے نہ وہاں کی نعمتیں کفار جنات جن کے لیے صرف سزاء جہنم ہے جانوروں جنات کے لیے کچھ نہیں بلکہ مظالم کا بدلہ کرا کر انہیں مٹی کر دیا جائے گا۔ (مراٰت مشکوٰۃ)

منافق کافر کا جواب **فیقول هاه هاه لا ادری**

ان دونوں کا جواب یہ ہو گا کہ ہائے ہائے میں نہیں جنتا

چنانچہ جن لوگوں نے دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ غلامی نہ جوڑا اگرچہ وہ توحید کے قائل رہے مگر قبر میں توحید پرستی کام نہ آوے گی سب بھول جائیں گے کیونکہ یہ جواب ہر منافق و کافر یا دہریہ مشرک ہو یا شیطانی توحید والا موحد ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ کافر میت کو بھی حضور کا دیدار کرایا جاتا ہے مگر وہ پہچان نہیں سکتا کیونکہ ان کی پہچان بصارت سے نہیں ہوتی بلکہ دل کی بصیرت سے ہوتی ہے۔ نابینا صحابہ نے حضور کو دیکھ لیا۔ آنکھ والے کافر حضور کو نہ دیکھ سکے۔ بصارت سرمہ سے تیز ہوتی ہے۔ بصیرت مقبولین کے آستانوں کی خاک سے اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر اور بڑا بھائی کہنے کو ایمان سمجھتے ہیں۔ اگر اس سے ایمان مل جاتا تو یہ کافر کہہ سکتا تھا کہ یہ بشر ہیں یا میرے بھائی ہیں۔ بشریت مصطفوی پہچاننے پر نجات نہیں نبوت کے پہچاننے پر نجات ہے۔ شریعت تو ابوجہل بھی مانتا تھا یہ اس نے بھی کہہ دیا ہائے ہائے میں نہیں جانتا اسے۔ حالانکہ زندگی میں آپ کو

Marfat.com

جادوگر کہا۔ شاعر اپنے جیسا بشر کہا اور آپ کی شان اقدس میں گستاخیاں بدکلام کرتا رہا مگر یہ سب کچھ بھول جائے گا۔ مگر یہاں کملی والے سید عالم نور مجسم فخر نبی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت عشق سچی سونچی عقیدت کام آوے گی۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین۔ اے میرے حبیب اپنی رحمت کے بازو میں لطف وکرم فرما کر چھپا لو اپنے عاشقوں کو۔

تشریح: جس پر نام غیر خدا کا لیا گیا ہو

عن سعد ابن عبادة انه قال یا رسول اللہ ان ام سعد ما تت فای صدقته افضل قال الماء فحفر بسراء و قال هذه لام سعد

ترجمہ: اور شرح صدور میں ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں مرگئی ہے پس کون سا صدقہ یعنی خیرات افضل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی حضرت سعد نے کنواں کھودا اور کنویں کے کنارہ پر لکھا هذه لام سعد یعنی یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے۔ چنانچہ بیر ام سعد مشہور ہے۔ مراد اس سے ثواب ہے کہ کنویں کا واسطے ام سعد کے جیسے عرف میں مشہور ہے کہ دعوت ولیمہ فلاں کی شادی کا کھانا گیارہویں کی شرینی یا سہ منی حضرت بو علی قلندر رحمتہ اللہ علیہ یا توشہ اصحاب کہف یا کھانا فاتحہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یا قربانی کا بکرا یا عقیقہ کا بکرا وغیرہ ان تمام سے مراد طعام للہ اور ثواب اس کا بروح بزرگان ہے۔ نہ کہ یہ جسے بدعتی کہتے ہیں کہ مطلقاً جس پر نام غیر خدا کا لیا گیا۔ وہ حرام ہے۔ لہٰذا اس صورت میں تمام اشیاء ماکولات اور مشروبات اور مرکوبات اور ملبوسات وغیرہ وغیرہ سب حرام ہو جائے گی۔ اس واسطے کہ کوئی نہیں کہتا کہ یہ چیز اللہ کی ہے۔ مگر یہ کہتے ہیں کہ یہ مکان یہ کوٹھی یہ بنگلہ یہ مسجد اور یہ مدرسہ یہ زمین کا پلاٹ یہ کتاب اور یہ گھوڑا اور یہ بھینس یہ بکری یہ گائے گاڑی وغیرہ وغیرہ فلاں کی فلاں نے کی ہے اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ملک اوسی کی کیا ورنہ سزاء اور جزا اس پر کیوں مرتب ہو جس کا دل چاہے ہر کسی کی جو چیز چاہے لے لیوے خدا کا مال سمجھ کر اور تمام احکامات شرعی حد سزا قضاء سب معطل ہو جاویں گی۔

جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔

Marfat.com

اولم یرو انا خلقنا لھم مما عملت ایدینا انعاما فھم لھا مالکون ولھم فیھا منافع و مشارب افلایشکرون ۝

ترجمہ: کیا یہ دیکھتے نہیں ہم نے ان کے لیے اپنی قدرت کے ہاتھ سے چار پائے پیدا کیے تو یہ ان کے مالک ہیں۔ اور ان کے لیے انہیں کئی طرح کے فائدہ ہیں۔ پینے وغیرہ کے تو کیا شکر نہ کریں گے۔

ھدیۃ الحرمین صفحہ ۶۲ باب تیرھواں ۱۳

فی اتعرف الذی شاع فی دیار العرب والعجم بان اتقوم یجتمعون ویقرئون القرآن ویذکرون اللہ بانواع الذکر یتصدقون بانواع الماکولات والمشروبات ویتھدون ثوابھم لموتی ھم

ترجمہ: بیچ پھیل نے داورج دیار عرب اور عجم میں ساتھ اس کے کہ قوم جمع ہوتی ہے اور پڑھتی ہے قرآن اور ذکر کرتی ہے اللہ تعالیٰ کا ساتھ طرح طرح کے ذکر کے اور صدقہ خیرات کرتے ہیں قسم قسم کھانے پھل وغیرہ کا بخشتے ہیں ثوابِ ان کا مردوں اپنوں کو اور رشتہ داروں کو۔

فی شرح الصدور ان المسلمین ماذا لوا فی کل عصر بمعقرا یتجتمعون ویقرؤن القرآن لموتھم ان غیر نکیر فکان اجماعاً

ترجمہ: بیچ شرح صدور میں ہے کہ مسلمان ہمیشہ ہر زمانے میں جمع ہوتے ہیں اور پڑھتے ہیں قرآن شریف واسطے بخشنے متوفی اپنوں کے سوا انکار کرنے کسی منکر کے یعنی کسی نے اس کا انکار نہیں کیا مگر بدعتی کے وہ فرقہ اہل ضلالت اور رافض و خوارج ہیں اور انہی میں سے عبدالوہاب نجدی المتوفی ۱۲۰۶ ھجری اور تبع اس کے ہیں وہابی وغیرہ۔

گیارویں کی مجلس میلاد مصطفیٰ اور امور خیر وغیرہ کا رواج تھا اور صاحب ھدیۃ الحرمین اور ان کے استاد مرشد اور نانا مولانا قاسم نانوتی دھلوی صاحب کا بھی یہی عقیدہ تھا اب موجودہ دیوبندیوں کا عقیدہ بھی وہابیوں والا ہے۔

باب برائے ایصال ثواب

میت کے لئے دعا استغفار یعنی بخشش و مغفرت طلب کرنا اور ایصال ثواب کرنا

Marfat.com

قرآنی وحدیث سے ہے جس کی دلیل قرآن کی یہ آیات مقدسہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی وسلم علیٰ رسولہ الکریم الامین اما بعد فقد قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید والذین جآؤ من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا والا خوا ننا الذین سبقونا بالایمان ولاتجعل فی قلوبنا غلاً للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم○

وہ جو ان کے بعد آئے۔ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

مسئلہ: جس کے دل میں کسی نبی یا صحابی یا ولی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو ان کے لئے دعائے رحمت واستغفار نہ کریں وہ مومنین کی اقسام سے خارج ہے۔ وہ گستاخ ہے۔

وقال ربکم ادعونی استجب لکم

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے۔

حدیث ۱: درمشکوٰۃ جلد پہلی صف ۵۱۵ مرات جلد تیسری باب توبہ استغفار وعن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماالمیت فی القبر الا کاالفریق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب اوام اواخ او صدیق فاذا لحقتہ کان احب الیہ من الدنیا وما فیھا وان اللہ تعالیٰ لیدخل علٰی اھل القبور من دعآء اھل الارض امثال الجبال وان ھدیۃ الاحیاء الیٰ الا موات الا استغفار لھم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر میں متوفی ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کی مثل ہوتا ہے وہ دعا کا منتظر ہوتا ہے جب دعائے ایصالِ ثواب ماں باپ کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا کسی دوست کی طرف بے بذریعہ دعائے ایصال ثواب پہنچتی ہے تو یہ دعا اس کو دنیا مافیہا سے بہتر پیاری ہوتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ صاحب قبور کو پہنچاتا ہے

Marfat.com

جو زمین پر حیات ہیں ان کی طرف سے بیشک دعائے ایصال ثواب تحفہ ہے زندوں کا جو اس دنیاں سے رخصت ہوگئے ہیں بخشش مانگنا ہے واسطے ان کے۔

حدیث۲: علامہ امام محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے

''جواہر البحار فضائل النبی المختار صفحہ ۶۵۳ بحوالہ امام بصری قدوس سرہ در اوسط'' میں نقل کیا ہے وعن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتہ مرحومہ تدخل قبور ھا بذنبھا وتخرج من قبور ھا لا ذنوب علیھا تمخص عنھا با استغفار المؤمنین لھا

وحدت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت مغفور ہے یہ تو اپنی قبروں میں گنہگار داخل ہوتی ہے اور جب اپنی قبر سے باہر آئے گی تو ان پر کوئی گناہ نہ ہوگا اس لئے کہ ان کے لئے ایمان والوں کا دعائے مغفرت بخشش کرتے رہنے سے ان کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

جیسا کہ فرمان خداوندی ہے:

ان الحسنات یذھب نسیات

بیشک اللہ وزنی نیکیاں سے گناہ معاف فرماتا ہے۔

حدیث: اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء۔ مشکوۃ

جب تم جنازہ پڑھ لو اپنے بھائی متوفی کے لئے خالص دعا کرو۔

دعا کو لازم کرو

حدیث: ومن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدعا ینفع مما نزل وممالم ینذل علیکھم عباد اللہ = ترمذی

''بیشک دعا نفع والی چیز ہے۔ اے اللہ کے بندو اپنے اوپر دعا کو لازم کرو۔

ومن ابی ھدیدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس شئی اکرم علی اللہ من الدعاء

اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں۔

Marfat.com

وعن انس الدعآء مخ العبادة ''دعا بھی ایک عبادت ہے۔''

وعن سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایردالقضاء الا الدعا ولا یذید فی العمر الابر (ترمذی)

نہیں قضا ٹلتی مگر دعا سے اور نہیں عمر بڑھتی مگر نیکی سے۔

حدیث پاک: صحیح بخاری کتاب البیوع امام محمد بن اسماعیل بخاری م ۲۵۶

وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خراج ثلثة یمشون فاصابھم المطر فدخلو فی غار جبل فانحطت علیھم صخرة.

حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص نکلے اپنے گھر سے دوران سفر کے جنگل پہاڑ میں سخت بارش نے گھیر لیا پس داخل ہوئے وہ تینوں پہاڑ کی ایک غار میں تو اوپر سے ایک پتھر کا بھاری ٹکڑا گرا جس سے غار کا منہ بند ہوگیا وہ تینوں اپنی زندگی حیاتی سے ناامید ہوئے ایک نے کہا اللہ تعالیٰ نیک اچھے عملوں کے وسیلہ سے نجات دیتا ہے اگر تم نے کوئی اچھا نیک عمل کیا ہے تو اس کا واسطہ دے کر دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں نجات دے گا جو اس کی رضا کے لئے کیا ہے۔ ایک نے کہا

اللھم ان کنت تعلم وانی استأ جرت اجیراً بفرق من ذرة فاعطیتة وابی ذالک اتا خذا

اے ہمارے پروردگار یہ کہ جانتا ہے تو بیشک میں نے ایک مزدور کو کام کے لئے مزدوری پر لگایا جب شام ہوئی میں اس کو اور سب کو مزدوری دینے لگا تو ایک نے مزدوری کا اناج مقرر شدہ لینے سے انکار کیا اور غائب ہوگیا تلاش کرنے سے نہ ملا۔ میں نے مزدوری کے اناج کو کھیت میں بودیا اور اس کی آمدن سے ایک بکری خریدی اسے اللہ تعالیٰ نے برکت کی اور میں نے ایک چرواہا مزدوری پر رکھ لیا وقت گزرتا رہا یہاں تک باڑہ بکریوں کا بھر گیا اور وہ مزدور آ گیا اس نے اپنی مزدوری کا اناج مانگا اور وقت دن مہینہ سال بھی یاد کروایا میں نے کہا یہ تمام بکریاں اور نوکر سب تیرے ہیں اس نے تعجب سے پوچھا کیسے تم مجھے مذاق کرتا ہے میں نے اللہ کی قسم سے سب واقع بیان کیا وہ تمام

Marfat.com

بکریاں خوش ہوکر دعائیں دیتا لے گیا۔عرض کیا:

اللھم ان کنت تعلم انی فصلت ذالک ا بتغاء جھک فاخرج عنا

اے اللہ یہ کہ تو جانتا ہے بیشک میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا ہے اس عمل کے صدقے نجات دے۔

دوسرے نے عرض کیا:

اللھم ان کنت تعلم انی کنت احب امراۃ من ابنات عمی

اے ہمارے پالنے والے یہ کہ تو جانتا ہے کہ بیشک میں ایک عورت کے ساتھ محبت کرتا تھا جو میری چچا کی لڑکی تھی۔ عشق میں بیقرار ہوکر اس سے نفساتی خواہش پورا کرنے کا سوال کیا اس نے ایک سو دینار کی شرط رکھی میں نے محنت مزدوری کر کرا کر اس کی شرط پوری کی جب میں اس کے پاؤں میں بیٹھا اس نے کہا خدا کا خوف دل میں رکھ۔ اللہ تعالیٰ یہ تیرا فعل برا دیکھے گا اور تیرے دل کی خواہش کو اور میری نیت کو دیکھ رہا ہے اے اللہ تیری رضا کی خاطر فوراً سب کچھ چھوڑ کر وہاں سے بھاگا۔اے اللہ تو جانتا ہے یہ کام برا تیری رضا کے لئے میں نے توبہ کی ہے ہمیں اس غار سے نجات دے وہ پتھر تہائی حصہ سرک گیا ہے مگر پورا راستہ نہ بنا۔

تیسرا بولا اور بارگاہ ایزدی میں دعا کی:

اللھم انی کان لی ابوان شیخان کبیران فکنت اخرج فارعی

اے اللہ بیشک میرے ماں باپ بہت بڑھی عمر کے بہت کمزور تھے چل پھر نہیں سکتے تھے میرے پاس بکریاں تھیں میں تمام دن بکریوں کو چراتا شام کو آتا پہلے بکریوں کا دودھ نکال کر ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بال بچوں کو ایک دن ایسا ہوا دیر سے گھر آیا بکریوں کا دودھ نکالا اور ماں باپ کی خدمت میں آیا تو دیکھا وہ سوئے ہوئے ہیں میں نے ان کو جگانا نامناسب سمجھا دودھ کا برتن لے کر سرہانے کھڑا ہوگیا کہ خود جاگیں ان کو دودھ پلاؤں یہاں تک رات کا کافی حصہ گزر گیا اور بال بچے میرے پاؤں میں رو رہے تھے میں نے ان کو کافی بہلایا سمجھایا پہلے میں اپنے ماں باپ کو پلاؤں گا پھر تم کو اسی کشمکش میں میرے بال بچے بھی رو دھو کر سو گئے پھر جب آدھی رات کے بعد جاگے میں نے اپنے ماں باپ کو پہلے دودھ پلایا پھر اپنے بچوں کو۔

Marfat.com

اللهم ان کنت تعلم انی فعلت ذالک ابتغاء وجهک فافرج عنا فکشف عنهم

اے میرے رب یہ کہ تو جانتا ہے بیشک یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا ہے اس عمل کے صدقہ اس غار سے ہمیں نجات دے پس اللہ تعالیٰ نے دعاء سب کی قبول کی وہ پتھر غار کے منہ سے ہٹ گیا وہ نکل کر اپنے اپنے مقام پر چلے گئے۔ خلاصہ: اللہ تعالیٰ نیک اچھے عمل کے وسیلہ سے مشکل کے وقت نجات دیتا ہے۔

ماں باپ کے حقوق

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک ثم اُدناک واُدناک

ترجمہ: - سب سے زیادہ حق ماں کا ہے اسی طرح تین دفعہ فرمایا پھر چوتھی دفعہ فرمایا باپ کا حق ہے پھر اور قرابت والوں کا۔

٢ - وعن ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رغم انفہ رغم انفہ رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک والدین عند الکبر احدھما او کلاھما ثم لم یدخل الجنۃ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک میں مل جائے تاکہ اس کی تین دفعہ فرمایا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس کی، فرمایا: جس کے ماں باپ بوڑھے زندہ موجود ہوں یا ایک ان دونوں میں سے پھر وہ شخص ان کی خدمت ضعیفی میں جنت حاصل نہ کر سکے۔

علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ٨۵۵ درعمدۃ القاری

ماں کے قدم چومنا

انی نذرت ان فتح اللہ عزوجل علیک بمکتہ ان ایتنی فا قبل اشغل الا تکعبۃ فقال قبل قدمے امک وقدوجبت نذرتک

Marfat.com

فتح مکہ کے سال جب لشکر اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سربراہی میں واپس مدینہ میں آیا ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ جب مکہ فتح ہوگا تو جا کر کعبہ کے دروازے کی دہلیز کو چوموں گا میں کمزور بیمار ہوں میں وہاں جا نہیں سکتا میں نذر کیسے پوری کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ماں کے قدموں کو چوم لے تیری نذر پوری ہو جائے گی۔

حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو اکل حلال صدق کمال، سائلین کی حاجت روائی، امانت کی حفاظت، شرم و حیاء مہمانوں کی تواضع، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر کرم، پڑوسیوں سے اچھا سلوک ماں باپ کی خدمت نصیب فرماتا ہے۔

حدیث ۱:

ومن سعد ابن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنه انس قابل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ام سعد ماتت فای در صدقة افضل الماء قال فحفر برا وقال معذه لام سعد (در مشکوٰۃ الصدقۃ، ابوداؤد شریف المتوفی ۲۷۵)

ترجمہ: حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میری ماں فوت ہوگئی ہے کون سا افضل صدقہ ہے جو میں اپنی ماں کے لئے کروں تو فرمایا کہ پانی تو میں نے اپنی والدہ کے ایصال ثواب کے لئے مدینۃ الرسول میں کنواں لگوا دیا اور اس کے کنارے پر لکھ دیا **هذه لام سعد** یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے۔

حدیث ۲:

وعن ابن عبا س رضی اللہ عنه ان سعد بن عبادة اخابنی ساعدة توفیت امه وهو وغائب فانی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ ان امی توفیت وانا غائب عنها فهل ینفعها شیئی ان صدقت به عنها قال نعم قال اشهدک ان حاطی المخراف صدقة علیها.

Marfat.com

(بخاری شریف کتاب الوصایا' حضرت امام محمد بن اسماعیل)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بیشک سعد بن عبادہ جو نبی ساعد کے بھائی تھے ان کی ماں فوت ہوگئی وہ ان کے پاس نہ تھے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک میری والدہ فوت ہوگئی میں اس وقت ان کے پاس نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے کچھ چیز صدقہ خیرات کروں تو کیا میری والدہ کو فائدہ ہوگا اس سے تو آپ نے فرمایا ہاں ضرور نفع ہوگا۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ میرا باغ مخراف ان کے لئے صدقہ ہے۔

حدیث ۳:

وعن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلاً قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسها واراها تو تکلمت تصدقت افا تصدق عنها قال نعم تصدق عنها

(رواہ بخاری المتوفی ۲۵۶ھ' مسلم المتوفی ۲۶۱ھ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ سلم کے پاس آیا اس نے عرض کی کہ میری ماں اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے اگر وہ ہوش میں ہوتی تو خیرات کرتی کیا میں ان کی طرف سے خیرات کروں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکی طرف سے خیرات کرو ضرور اس کو نفع ہوگا۔

روایت بحوالہ ھدیۃ الحرمین مصنف الحاج الحافظ ابوالرشید محمد عبدالحکیم نواسہ مولانا محمد قاسم دھلوی مرتب و تکمیل ۱۲۸۰ھ = صفحہ ۱۰۔۱۱

اے پر مقرر کرنا دونوں عرسوں کا بسبب اس کے ہے کہ آیا ہے مجموع الروایات اور سراج الھدایۃ مولانا سید جلال الدین بخاری کے میں اور حاشیہ تفسیر مظہری میں کہ اور احتیاط کرے اوس ساعت کی کہ ہمیں نقل کیا روح اوسکی نے پس مقرر ارواحیں مردوں کی آتی ہیں بیچ دنوں عرسوں کے ہر برس میں اس جگہ اور اسی ساعت میں اور لائق ہے کہ کھلاوے کھانا اور پلاوے پانی اسی ساعت میں پس مقرر دن یہ خوش کرتا ہے ارواح کو

Marfat.com

ان کی اور مقرر درمیان اسکے تاثر بہت ہے یعنی نفع اور بلکہ جامع الفقیہ ملا صدیق زبیری کے میں ہے منقول فتاویٰ نوادر اور مجمع الروایات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ اور کھانا بروح حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے روز سوئم اور دہم اور چہلم اور ششماہی اور برسی کو بخشا اور کھلایا ہے اور اصحابہ بھی اسی طرح کرتے تھے جو کوئی اس کا منکر ہوا پس وہ منکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا ہوا۔

روایت دوسری

وضی فتاویٰ الاوزجندی لملاعلی القاری الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۱۰۱۴ھ

وکان یوم الثالث من وفات ابراهیم ابن محمد صلی الله علیه وسلم جاء ابوذر رضی الله تعالیٰ عنه عند النبی بتمرة یا بسة ولبن فیه خبذ من شعید فوفعها عند النبی فقراء رسول الله صلی الله علیه وسلم الفاتحة وسورة الاخلاص ثلث مرت الیٰ ان قال رفع یدیه للدعاء ومسح بوجهه فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم اباذرِ ان یقسمها بین الناس وایضا فیه قال النبی صلی الله علیه وسلم وهبت ثواب هذه الابنی ابراهیمo

اور تھا دن تیسرا وفات ابراہیم فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آیا ابوذر رضی اللہ عنہ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجور خشک اور دودھ کے کہ اس میں تھی روٹی جو سے پس رکھا اس کو نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پڑھی حضرت نے سورۃ فاتحہ اور سورہ اخلاص تین تین بار یہاں تک کہ کہا کہ اٹھائے حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ واسطے دعاء کے اور پھر پھیرے دنوں ہاتھ اپنے چہرے پر پس فرمایا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر کہ تقسیم کردے اس کو درمیان لوگوں کے اور بھی اس میں ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشا میں نے ثواب اس کا واسطے اپنے بیٹے ابراہیم کے۔

روایت تیسری

وعن انس ابن مالک رضی الله عنه قال رسول الله صلی الله علیه

Marfat.com

وسلم الليتة الاولى عبيدة على الميت فتصدقواله وينبغى ان يواظب على الصدقة للميت سبتعة ايام وقيل اربعين فان الميت يشوق الحدبتيته

اور حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رات سخت ہے میت پر پس خیرات کرو واسطے اس کے اور لائق ہے کہ ہمیشگی کریں اوپر صدقہ میت کے سات دن اور بعض نے کہا کہ چالیس دن تک پس مقرر میت شایق ہوتی ہے۔

حضرت عبدالحق محدث دہلوی پیدائش ۹۵۸ھ وصال ۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ

دراشعة اللمعات باب زیارت القبور

تصدیق کردشد از میت بعد رفتن او از عالم تاہفت روز بعض روایات آمدہ است کہ روح میت

متوفی کے وصال کے بعد سات روز صدقہ کرو بعض روایات میں آیا ہے کہ روح میت کی جمعہ کی رات کو اپنے گھر آتی ہے دیکھتی ہے کہ گھر والوں نے میر یلئے ایصال ثواب صدقہ کیا ہے یا کہ نہیں۔

ے آید خانہ خود دا شب جمعہ پس نظری کند کہ تصدیق کند از وے یا نہ

شاہ ولی اللہ رحمتہ علیہ دہلوی کا بھی تیجہ ہوا (المتوفی ۱۲۳۹ھ)

شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنے ملفوظات صفہ ۸۰ میں اس طرح نقل فرمایا ہے کہ روز سوم کثرت ہجوم مردم آں قدر بود کہ بروں است بشتا دو یک کلام اللہ بہ شمار آمدہ وزیادہ ہم شد باخد کلمہ دا حصر نیت

وصال کے تیسرے روز لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا تھا کے شمار سے باہر تھا او اس روز ۸۱ قرآن پاک پڑھے گئے اور اس سے بھی زیادہ اور کلمہ طیبہ کا تو اندازہ نہیں یعنی لاتعداد لوگوں نے کئی ہزار مرتبہ پڑھا۔

مولانا حاجی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند در تحریر الناس صفہ ۲۴ پر فرماتے ہیں۔

Marfat.com

کہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہوگیا حضرت نے سبب پوچھا تو اس نے کہا میں اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کلمہ طیبہ پڑھا ہوا تھا اپنے جی میں ہی اس کا ثواب اس کی ماں کو بخش دیا اس کی نجات ہوگئی وہ جوان ہشاش باش ہوا تو آپ نے پوچھا اب کیا ہوا ہے وہ مرید کہنے لگا اب میں اپنی ماں کو جنت میں دیکھ رہا ہوں۔ تو اس وقت حضرت نے فرمایا سچ فرمایا حضور اکرم نور رمجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم امتی امته مرحومه تدخیل قبورها بذنبها وتخرج من قبورها لا ذنوب علیها تمخص عنها با استغفار المومنین لها

(جواہر البحار صفحہ اول زبدۃ النصاح صفحہ ۱۳۲ پر)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت مرحومہ جب داخل ہوتی قبروں میں اپنے گناہوں کے ساتھ اور جب دن قیامت میں قبروں سے باہر آئے گی تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا خاص کر مومنین کی دعا ایصال ثواب کی وجہ سے۔

ایک سوال کے جواب میں

وشیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پذندو بخواند مضائق نیست واگر فاتحہ بنا بزرگے دادشود اغنیا داہم خوردن جائز ہست

امیر اور غریب سب کھائیں جائز ہے جیسا کہ وفات حضرت ابراہیم بیٹے والی ہے۔

اچھا رواج اصحابہ کی سنت اور فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

مشکوٰۃ جلد پہلی باب العلم

وعن جدیدة رضی اللہ عنه قال کنا فی صدر النهار عنده رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فجاء ہ قوم علاة مبختابی انهار اوالعباء متقلدی اسیوف عامتهم من مضر بل کلهم من مضر فتمعّرَ وجهه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لماراى بهم من الفاقة فدخل ثم خرج ثم خرج فامربلالاً فاذن واقام فصلی ثم خطب فقال یا ایها الناس اتقواربکم الذی فلقکم من نفس واحدة الی اخرالایة ان اللہ کان علیکم رقیبا والایة التی فی الحشر اتقو اللہ والتنظر نفس ماقدمت لقد تصدق

Marfat.com

رجل من ديناره من درهمه من صاع برلا من صاع تمره حتى قال ولوبشق تمرة قال فجا رجل من الانصار بصرة مادت كفه فعجذ عنها بل قد عجزت ثم تتابع الناس حتى رايت كومين من طعام وشياب حتى رئيت وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم بنهلل كانه من عبة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سن فى الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجرمن عمل بها من بعده من غير ان ينقص من اجورهم شيئى ومن سن فى الاسلام سنة سيئة كان عَلَيه وزدها وزرمن عمل بيها من بعده من غيران ينق من اوزارهم شيئى. (رواه مسلم المتوفى ٢٦١ھ)

حضرت جدید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صبح سویرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے آپ کی خدمت میں ایک قوم آئی جوننگی اور کمبل پوش تھی تلواریں گلے میں ڈالے تھے ان میں بلکہ سارے ہی قبیلہ مضر سے تھے ان کا فاقہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا۔ پس لہٰذا حضور اپنے گھر تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے اور بلال کو حکم دیا کہ اذان وتکبیر کہی پھر نماز پڑھی پھر خطبہ دیا ارشاد فرمایا اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرما دیا۔ آخر آیت تک تلاوت فرمائی اور وہ آیت تلاوت فرمائی جو سورۃ حشر میں ہے اللہ سے ڈرو ہر شخص غور کرے اس نے کل کے لئے کیا بھیجنا ہے انسان اپنے دینار درہم اپنے کپڑے گندم جو کے صاع میں سے خیرات کرے حتیٰ کہ فرمایا کھجور کی کھانپ ہی سہی فرماتے ہیں کہ ایک انصاری تھیلی لائے جس کے وزن سے اس کا ہاتھ تھک گیا پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا حتیٰ کہ میں نے کھانے اور کپڑے کے ڈھیر دیکھے حتیٰ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور دیکھا کہ چمک رہا تھا گویا کہ سونے کی ڈلی ہے خوشی کی وجہ سے تب اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اسے اپنے عمل اور ان کے عملوں کا ثواب ہے جو اس پر کاربند ہوں۔ ان کا ثواب کم ہوئے بغیر اور جو اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اپنی بدعملی کا گناہ ہے اور ان کی بدعملیوں کا جو اس کے بعد ان پر کاربند ہوں اس کے بغیر ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ ہوگا۔

تشریح: (۱) غربت کی وجہ سے ان کے پاس سوائے ایک ایک کمبل کے تن ڈھکنے کو

Marfat.com

کوئی کپڑا نہ تھا اس کے باوجود غزوے اور جہاد کے شوقین بہادر تھے کہ تلواریں ہر ایک کے پاس تھیں۔ (۲) ان کی فقیری فاقہ کشی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ملال ہوا جس کے آثار چہرہ انور پر نمودار ہوئے کیوں نہ ہوں آپ فقیروں کے غم خوار جو ہیں ہم غریبوں پر وہ رنج نہ کریں تو کون کرے۔

من از بے نوائی نیم روئے زرد
غم بے نوایاں رخم زرد کرو

یہ اس آیت کی تفسیر ہے "عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم"

(۳) یہ وعظ لوگوں کو رغبت خیرات کی دینے کیلئے تھا یہ آیت حسب موقعہ تلاوت فرمائی یعنی سارے امیر فقیر بھائی ہیں۔ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت حوا علیہ السلام کے بیس بار میں چالیس بچے ہوئے بیس لڑکے اور بیس لڑکیاں امیر بھائی کو چاہئے فقیر بھائی کی مدد کرے۔ (۵) یعنی قیامت کے لئے نیک اعمال خصوصاً صدقہ خیرات کیا کرو۔ (۶) کیوں کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں خیرات کی مقدار نہیں دیکھی جاتی بلکہ دینے والے کا اخلاص دیکھا جاتا ہے کیونکہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور اگر غریب آدمی اپنی ضروریات میں سے کچھ خیرات کرے تو ثواب کا مستحق ہے بشرطیکہ بال بچوں اور اہل حقوق کا حق تمہارے ذمہ ہے اور بعد میں خود بھی بھیک نہ مانگے۔

(۷) اس انصاری کی تھیلی میں اتنا غلہ تھا کہ زیادتی بوجھ کے سبب تھیلی ہاتھ سے گر گئی یہ پہلا شخص تھا بعد اسکے دوسرے اصحابہ خیرات لائے اس لیے حضور دیکھ کر خوش ہوئے اور اسکی تعریف فرمائی اور بارگاہ نبوی میں اس وقت غلے اور کپڑوں کے ڈھیر لگ گئے۔

(۸) اس لیے اتنا صدقہ کیا گیا اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ بوقت ضرورت چندہ کرنا جائز ہے دوسرے یہ کہ مسجد میں دوسروں کے لیے سوال جائز ہے جن احادیث میں مسجد میں مانگنے کی ممانعت ہے وہاں آپنے لیے مانگنا مراد ہے۔ لہٰذا یہ حدیث اسکے خلاف نہیں۔ فقراء کی حاجت روائی اور صحابہ کی خیرات پر خوشی کی وجہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور جو اللہ رسول کو راضی کرنا چاہے وہ فقیروں کی حاجت پوری کرے اور صحابہ کے اس عمل کو دیکھ کر

Marfat.com

حضور کا چہرہ انور سونے کی ڈلی کی طرح چمک رہا تھا۔

(۹) اور اس وقت فرمایا جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اسے اپنے عمل اور انکے عملوں کا ثواب ہے جو اس کے طریقہ پر کار بند ہیں ان کا ثواب کم ہوئے بغیر اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اپنی بد عملیوں کا گناہ اور انکی بدمیوں کا گناہ جو اس کے بعد اس پر کاربند ہیں۔ اس کے بغیر انکے گناہ کم نہ ہوگے۔

خلاصہ: (۱۰) لہذا جن لوگوں نے علم فقہ فن حدیث میلاد شریف عرس بزرگان دین ذکر خیر کی محفل ومیلاد کی مجلسیں اسلامی مدرسے طریقت کے سلسلے وغیرہ ایصال ثواب کے طریقے ایجاد کیے ہیں انہیں قیامت تک ثواب ملتا رہیگا۔ یہاں اسلام میں اچھی بدعتیں ایجاد کرنیکا ذکر ہے نہ کر چھوڑی ہوئی سنتیں زندہ کرنے کا اس حدیث سے بدعت حسنہ کے خیر ہونے کا اعلیٰ ثبوت ہے یہ حدیث ان تمام احادیث کی شرح ہے جن میں بدعت کی برائیاں ہیں۔ صاف معلوم ہوا کہ بدعت سیئہ بری ہے یہ حدیث بدعت کی دو قسمیں فرما رہی ہے بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ اس میں کسی قسم کی تاویل نہیں ہوسکتی ان لوگوں پر افسوس ہے جو اس حدیث سے آنکھیں بند کر کے ہر بدعت کو برا کہتے ہیں حالانکہ خود ہزاروں بدعتیں کرتے ہیں اور دن رات استعمال میں لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حسد نفرت کی بیمار سے بچائے اور ہر حدیث کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرماوئے۔ (آمین ثم آمین)

باقی رہا آیت کریمہ الیوم اکملت لکم جو یہ لوگ معترض بار بار پیش کرتے ہیں یہ آیت کونویں بقرہ عید یعنی ۹ ذوالحجہ بروز جمعہ بمقام عرفات کے میدان میں بعد نماز عصر ۱۰ھ کو نازل ہوئی۔

جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ الوداع میں مقام عرفات میں اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آخیر خطبہ کے آپ نے سامعین سے فرمایا۔ انتم مسئلولون عنی فما انتم قاء لون اے میرے صحابہ تم سے خدا کے یہاں میری بابت پوچھا جائیگا۔ اس وقت تم لوگ کیا جواب دو گے۔ تمام سامعین نے کہا کہ ہم لوگ خدا سے یہ کہہ دیں گے کہ آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور رسالت کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے یہ جواب سن کر آسمان کی طرف انگلی کی اور تین بار فرمایا اللھم اشھد اے اللہ تو گواہ رہنا۔ عین اسی حالت میں جب کہ آپ خطبہ میں اپنا فرض رسالت ادا فرما رہے تھے یہ آیت

Marfat.com

نازل ہوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی زیادہ وحی بوجھ کے سبب بیٹھ گئی۔ اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ۱۱ ہجری بروز پیر ۱۲ ربیع الاول بوقت ۱۰ بجے وصال ہوا اس آیت کے نزول کے بعد آپ تقریباً تین ماہ چند دن اصحابہ کرام میں ظاہراۃ رہے۔ اس آیت کے بعد احکام اصول وقواعد ارکان فریضہ کی کوئی آیت نہ آئی۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک یا دو آیت کا نزول ہوا جوکہ فضائل اعمال کی بابت تھیں۔ تین ماہ کے عرصہ میں آپ کی کافی احادیث شریف اقوالِ زریں ہیں جوکہ امت کیلئے راہ نجات ہیں اور فضائل اعمال بروئے ثواب اور سنت نبوی اور سنت صحابہ کرام ہے۔ ان تمام احادیث میں سے حضرت جدیرہ رضی اللہ تعالیٰ کی روایت بھی قابل عمل ہے جس میں یہ لوگ آنکھیں بند کر لیتے ہیں کیا اس وقت جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من سنۃ فی الاا اسلام حسنۃ جب کہ اس سے قبل آیت الیوم اکملت لکم نازل ہو چکی تھی تقریباً تین ماہ یا چھ ماہ۔ کیا یہ لوگ حضور سے زیادہ علم حکمت واسرا اصول وقواعد کو سمجھتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کا نزول بھول گئے تھے اللہ تعالیٰ آپ کی اطاعت کرنیکی توفیق اور قرآن حدیث کو سمجھنے کی عقل شعور عطاء فرماوے۔ جوانکے دل میں حسد بغض نفرت فتنہ انگیزی کی بیماری ہے اس سے صحیح اہل سنت والجماعت کے عقیدہ رکھنے والے مومن کو بچائے۔

اب سنیئے آیت کا ترجمہ تفسیر:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فمن اضطر فی غمصیۃ غیر متجانف لاثم فان اللہ غفور رحیم۔

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور پسند کیا تمہارے لیے اسلام کو دین پس جو شخص بھوک پیاس کی شدت میں بیقرار ہو گناہ کی طرف نہ جھکے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شانِ نزول:

اس آیت میں نزول کے دن دنیا میں پانچ عیدیں تھیں۔ دو عیدیں مسلمانوں کی جح

Marfat.com

اکبر اور جمعہ۔ ایک عید عیسائیوں کی بڑا دن۔ اور ایک عید مجوسیوں کی اور ایک یہودیوں کی اتنی عیدیں نہ اس سے پہلے کبھی جمع ہوئی تھیں اور نہ اسکے بعد جمع ہوئی۔ (خازن)

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت روئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کا سبب پوچھا تو عرض کی یا رسول اللہ اب تک ہم ترقی میں تھے اب کمال کو پہنچ چکے اور ہر چیز کمال کے بعد مائل بہ زوال ہو جاتی ہے حضور نے فرمایا سچ کہتے ہو (فازن' کبیر وغیرہ)

تشریح:

اے مسلمانوں آج کی تاریخ کفار عرب تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے اب تک انہیں آس لگی تھی کہ اسلام ایک عارضی دین ہے کچھ دن بعد ختم ہو جائیگا اور مسلمان ہمارے دین میں آ جاویں گے۔ مگر فتح مکہ حجتہ الوداع اسلام کی شان شوکت ہر طرف سے لوگوں کا آنا مسلمان ہونا دیکھ کر اب تمام کفار مایوس ہو گئے ہیں کفار کو حج سے روک دیا گیا اس لیے کفار کو یقین ہو گیا کہ اس دین کی بنیادیں بہت پختہ ہیں انکی اس امید پر پانی پھر گیا ہے۔ لہٰذا اے مسلمانوں تم کفار سے نہ ڈرو بے دھڑک ہو کر اپنے دین پر علانیہ عمل کرو ہاں مجھ سے ڈرتے رہو مجھ سے ڈرنا تقویٰ پرہیزگاری کی اصل ہے۔ آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا کہ جو اصول وقواعد و ارکان دین احکام آنے تھے سب آ چکے اب کوئی حکم منسوخ نہ ہو گا۔ احکام شرعیہ میں کوئی ترمیم و تنسیخ نہ ہو گی۔ دین کے ارکان بھی آج مکمل ہو گئے نمازیں نہ چھ ہو گی نہ چار روزے نہ ڈیڑھ ماہ کے فرض ہو گے نہ پون مہینہ کے اور قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہ ہو گا۔ قیامت تک یہ دین رہیگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جب دین کامل ہو چکا تو اب کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی اور تم پر اپنی نعمت میں نے پوری فرما دی کہ نعمت سے مراد آیات قرآنیہ ہیں حجتہ الوداع کے بعد کچھ آیات اتریں جن سے جزئیات احکام مراد ہیں۔ جو کہ قیامت تک جزئیات شرعیہ بڑھتے رہیں گے۔ جیسے کہ روایت ص۱۰۷ پر حضرت جریرہ رضی اللہ تعالیٰ والی جو مذکورہ ہے۔ تمہارے لیے دین اسلام کو پسند فرما لیا

Marfat.com

اس دین سے میں راضی ہوں اسلام کے سوا کسی دین میں اب میری رضا نہیں اسلام کے سوا ہر دین میں میرا غضب ہی ہے چونکہ یہ دین مکمل ہی ہے اور بعض لوگ مجبور بھی ہوں گے تو ان کے متعلق سن لو کہ اگر کوئی مسلمان ہلاکت کرنے والی بھوک پیاس میں پھنس کر حرام غذا کھانے پر مجبور ہو جائے گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو۔ مزے کیلئے یا ضرورت سے زیادہ نہ کھائے تو اس مجبوری میں بقدر ضرورت یہ مذکورہ جانور مردار سور وغیرہ جانور کا گوشت کھانے یا خون کو اور طرح جسم میں داخل کرے تو ہم اسکی پکڑ نہ فرمائیں گے۔ کیونکہ ہم غفور بھی ہیں رحیم بھی ہم ایسے مجبوروں کی پکڑ نہیں فرماتے ہماری عادت تو گنہگاروں کو چھوڑنا ہے نہ کہ مجبوروں کو پکڑنا۔

خلاصہ: (ف) دین عقائد اور ارکان اسلام اصول وقواعد کو کہا جاتا ہے۔

مذہب فروعی مسائل کو بولا جاتا ہے جیسا کہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی

مذہب مختلف ہیں دین مختلف نہیں تمام نبیوں کے دین ایک تھے۔

اعتراض:

جب دین اسلام کامل ہو چکا تو اماموں کی تقلید اور چاروں مذاہب کی کیا ضرورت ہے اور بعد میں علم فقہ کیوں بنایا گیا اسلام میں کونسی کمی تھی جو ان اماموں نے پوری کی اور قرآن وحدیث میں کیا نقصان تھا یعنی کمی تھی جو فقہ سے دور کی گئی۔ (غیر مقلد)

جواب:

دین عقیدوں اور کلی قانون اور اصول وقواعد ارکان اسلام کا نام ہے یہ مکمل ہو چکے ہیں رہی بات جزوی فروعی مسائل اور ضروریات زمانہ کے لحاظ سے فروعی احکام وہ ہمیشہ نکالے جاتے رہیں گے۔ مگر انہی قواعد و اصول پر جو حضور کے زمانہ میں مکمل ہو چکے تھے۔

مثلاً آج سائنسی دور ہے ریڈیو، لاوڈ سپیکر، ٹی وی، فوٹو گراف وغیرہ سے دوران تلاوت سجدہ کی آیت سنی جاوے تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے یا نہیں۔ ہوائی جہاز چلتی گاڑی ریل میں نماز کا حکم، مساجدوں میں محرابیں بنانا۔ ٹیلیفون پر نکاح کرنا وغیرہ وغیرہ

Marfat.com

جائز ہے یا نہیں یہ وہ مسئلہ ہے جو کہ زمانہ نبوی اور زمانہ صحابہ میں پیش نہ آیا تھا۔ مگر شرعی قاعدے سے ایسے احکام نکالے جاتے ہیں۔ جنکی اجازت حضور نے دی ہے حدیث حضرت جریدۃ والی جو مذکورہ بالا ہے جو قیامت تک محدث و فقہاء کرام صالحین اعظام سے اخذ ہوتے رہیں گے۔ جیسے ص ۱۰۲ پر محدث علامہ ملا علی قاری الحنفی رحمتہ اللہ علیہ نے روایت نقل کی آپ نے فتویٰ میں کان یوم الثالث من وفات ابراهیم ابن محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاء ابوزر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عندالنبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم کو جو پہلے تحریر ہو چکی ہے برائے ایصال ثواب صحابہ بھی اسی طرح کرتے تھے جو کوئی منکر ہوا پس وہ منکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا ہوا۔

(بحوالہ ہدیۃ الحرامین صفہ ۴۹ تالیف ۱۲۸۰)

فان امنو بمثل ما امنتهم به فقد هتدو.

اے اصحابہ جو تم جیسا ایمان لاویگا وہ ہدایت پائیگا۔

اصحابی کا النجوم بایهم اقتد يتم اهد يتهم.

میرے اصحابہ ستاروں کی مند ہیں جس نے جس کی راہ پائی وہ ہدایت پا گیا۔

چالیسواں کا عدد رب کو بہت پسند ہے

واذ وٰعدنا موسیٰ اربعین لیلةً

جب وعدہ فرمایا ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا یہاں چالیس دن نہ فرمانا بلکہ ۴۰ راتیں فرمایا کیونکہ عربی تاریخیں چاند سے شروع ہوتی ہیں۔ جس سے رات پہلے ہوتی ہے اور دن بعد میں نیز اس لیے کہ رات میں تاریکی اور دن میں روشنی ہے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے اعتکاف کرانا مقصود تھا اور اپنا وصال عطا فرمانا مقصود تھا یعنی رات وصال کا وقت ہے اور دن فراق کا اس لیے اہلُ اللہ رات کا آخری حصہ جاگ کر گزرتے ہیں تہجد وغیرہ پڑھتے ہیں اور روزانہ رات ہی میں رحمت الٰہی خلق کی طرف متوجہ ہوتی ہے نہ کہ دن میں۔

حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے دس ذیقعد سے اعتکاف کی نیت سے عبادت شروع کی دس ذوالحجہ دوپہر کیوقت مکمل توراۃ شریف عطاء ہوئی۔ چالیس کا عدد رب کو بہت پیارا

Marfat.com

ہے۔ حضرت آدم علیہ اسلام کا خمیرہ بھی چالیس دن میں مکمل ہوا۔ چالیس سال کی عمر میں اکثر پیغمبروں کو نبوت کا اعلان کرنیکا اذن ملتا ہے ۴۰ دن میں ماں کے پیٹ میں نطفہ اپنی حالت بدلتا ہے پارہ گوشت بنتا ہے پھر ۴۰ دن یہ پارہ گوشت رہتا ہے۔ ۴۰ یوم میں بدن کی شکل میں ہو جاتا ہے۔ پھر ۴۰ دن کے بعد فرشتہ بچے کے ماتھے پر تحریر لکھنا ہے باربع کلمات فیکتب عمله واجله ورزقه و شقیی" او سعید تم ینفخ فیه الروح۔
۴۰ روز تک ماں کو نماز روزہ کی معافی۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص چالیس روز خلوص دل سے عبادت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل اور زبان پر حکمت کے چشمے ظاہر فرماتا ہے اس واسطے بزرگان دین اعتکاف کی نیت سے تارک الدنیاں ہو کر مجاہدہ کرتے چلہ کرتے ہیں تاکہ ایمانی ترقی کا باعث ہو دربار رسالت میں حضوری منظوری ہو۔

نور کا طباق میں ہدیہ تحفہ

امام طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی شخص متوفی کو ایصال ثواب کرتا ہے۔ تو حضرت جبرائیل علیہ اسلام اسے نور کے طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے صاحب قبر یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر لے۔ یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔

نافرمانوں کی موت:

الذین تَتَوَفّٰهم الملٰئکة ظالمی انفسهم فالقوا اسلم ما کنّا نَعمل من سوءٍ. بلٰی ان اللہ علیم بما کنتم تعملون. فادخلوا ابواب جهنم خلدین فیها فلبئس مثوی المتکبرین. (پ۱۴ نمبر۱)

وہ لوگ جن کی فرشتے جان قبض کرتے ہیں اس حالت میں کہ وہ اپنی جان پر ظلم یعنی اپنا برا کر رہے تھے۔ کفر نافرمانی میں مبتلا تھے وہ موت کے وقت مکر جائیں گے کہ ہم

Marfat.com

تو کچھ برائی نہ کرتے تھے فرشتے جواب دیں گے ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے کرتوتوں کو پس اب جہنم کے دروازوں میں جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے تو کیا ہی برا ٹھکانا ہے مغرور متکبروں کا لہٰذا یہ انکار تمہیں مفید نہیں۔

ولو ترى اذ يتوفى الذين كفروا الملئكة يضربون وجوههم وادبارهم وذوقوا عذاب الحريق. ذالک بما قدمت ایدیکم وان الله لیس بظلام للعبید. نمبر۲(پ۱۰)

اور کبھی تم تو دیکھئے اے میرے نبی جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں مارتے ہیں ان کے منہ پر اور انکی پیٹھ پر اور چکھو آگ کا عذاب یہ ہے بدلہ اسکا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور بیشک نہیں ظلم کرتا اللہ اپنے بندوں پر۔

نیک فرمابردار لوگوں کی موت کی حالت

الذين تتو فهم الملئكة طيبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون. (القرآن) (پ۱۴ رکوع ۱۰)

وہ لوگ جن کی روح فرشتے قبض کرتے ہیں ستھرے پن کی حالت میں کفر شرک سے پاک ہوتے ہیں محبت الٰہی عشق مصطفےٰ ان کے دل میں جاگزیں ہوتا ہے وہ فرشتے کہتے جاتے ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تم جنت میں چلے جاؤ اچھے اعمال کے سبب۔

تشریح:

وہ شرک کفر نا فرمانی سے پاک ہوتے ہیں اور انکے اقوال افعال اخلاق واخصائل پاکیزہ ہوتے ہیں اطاعتیں ساتھ ہوتی ہیں محرمات وممنوعات کے داغوں سے ان کا دامن عمل میلا نہیں ہوتا۔

۲۔ قبض روح کے وقت ان کو جنت رضوان رحمت کرامت کی بشارت بھی دی جاتی ہیں اس حالت میں موت انہیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت کیف سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے ساتھ اسکی جان قبض کرتے ہیں اور بعض روایات میں آیا ہے کہ قریب موت مومن کے پاس فرشتہ آ کر کہتا ہے اے اللہ کے

Marfat.com

درست تجھ پر اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے۔ موت کا پیغام مومن کے لیے خوشی ہے اور کافر کے لیے ندامت ہے۔

میت کے حقوق

حالت نزع:

حضرت ام المومنین سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اگر مریض یا قریب المرگ آدمی کے پاس جاؤ تو وہاں نیک اور اچھی باتیں کہو کیونکہ تمہاری باتوں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

اور یہ بھی فرمایا کہ سورۃ یٰسین پڑھو اور یہ بھی فرمایا کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو (ابن ماجہ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس کے سامنے بلند آواز سے کلمہ توحید پڑھو تا کہ وہ سن کر خود بھی پڑھنے لگے نزع کی حالت میں مرنے والے کو بہت تکلیف ہوتی ہے اس کلمہ سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

موت کے فوراً بعد:

جب موت آ جائے تو میت کی آنکھیں بند کر دی جائیں ہاتھ پاؤں سیدھے کر کے اس پر کپڑا ڈال دیا جائے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کے مطابق ان کے پہلے خاوند ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر حضور تشریف لائے تو دیکھا کہ انکی آنکھیں اوپر چڑھی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا جب روح بدن سے نکل جاتی ہے تو نظریں اس کا تعاقب کرتی ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کی آنکھیں بند کر دیں (ابن ماجہ)

موت کے بعد میت کی پیشانی کو بوسہ بھی دیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال

Marfat.com

شریف کے بعد آپ کے چہرانور کو بوسہ دیا تھا۔(ابن ماجہ) المتوفی ۲۷۳ھ

تعزیت تسلی وگریہ زاری:

موت کے بعد رونا پیٹنا بال نوچنا سینہ کوبی کرنا وین کرنا حرام ہے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ کہ ایسا کرنے سے میت کو عذاب ہوتا ہے دکھ اور غم انسانی فطرت ہے مگر صبر کرنا موجب اجر ثواب ہوتا ہے۔ زیادہ ضبط نہ ہو سکے تو آواز کے بغیر رونا جائز ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاجبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموشی کے ساتھ روئے اور غم کا اظہار فرمایا (بخاری ومسلم)

کسی کا بچہ فوت ہو جائے تو والدین اس پر صبر کریں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ایسے والدین کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر فرماتا ہے جس کا نام بیت الحمد ہوگا۔(مسلم المتوفی ۲۶۱ھ)

میت کے آخری حقوق:

موت کے بعد جب تک میت کو غسل نہ دیا جائے قرآن کریم کی تلاوت اس کے قریب نہ کی جائے۔

حیض ونفاس والی عورت یا ایسا آدمی جس پر غسل واجب ہو اس میت کے قریب نہ بیٹھے موت کے واقع ہونے کے بعد فوراً غسل دیا جائے دیر نہ کی جائے۔ غسل کا پانی نیم گرم ہو بیری کے پتے اس میں ڈال دیئے جائیں میت کو غسل دینا بہت بڑا ثواب ہے جس نے میت کو غسل دیا اور میت کی پردہ پوشی اور عیب پوشی کی اس کے چالیس گناہ کبیرہ خدا معاف فرما دیتے ہیں (طبرانی) م ۳۶۰ھ

جنازہ لے جانے میں جلدی کی جائے جنازہ لے جانے کی رفتار دوڑنے سے کم اور آہستہ روی سے زیادہ ہو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مرنے والا صاحب خیر ہے یعنی نیک مومنین ہے تو جلد اچھے انجام وانعامات تک اس کی رسائی ہو سکے گی اور اگر صاحب شر ہے یعنی نافرمان برا ہے تو شر جلد دور ہو جائے گا (ابوداؤد) م ۲۷۵ھ

Marfat.com

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم اذ صلیتم علی المیّت فاخلصوله الدعاء (ابن ماجہ، مشکوٰۃ مرات جلد۲ ص ۴۷۹)

جب تم نماز جنازہ سے فارغ ہو اپنے بھائی کیلئے خاص دعاء کرو جنازہ کے ساتھ جانے والے سواری پر نہ جائیں جنازہ گزر رہا ہو تو بیٹھے ہوئے لوگ کھڑے ہو جائیں جب تک چارپائی رکھی نہ جائے نہ بیٹھا جائے جنازہ میں شرکت کا ثواب ایک قیراط پہاڑ کے برابر ہے۔ دفنانے والے کا ثواب دو قیراط ہے جو آدمی مزدوری کے بغیر قبر کھودے اسے اللہ تعالیٰ جنت میں تیار محل دیگا۔ (طبرانی شریف)

قبر میں اتارتے وقت قبلے کی طرف سے اتارا جائے اور منہ کا رخ قبلہ ہو قبر پر مٹی دونوں ہاتھوں سے ڈالی جائے پہلی بار پڑھے منہا خلقنکم دوسری بار پڑھے وفیھا نعیدکم تیسری بار تارۃ اخریٰ پڑھے دفنانے کے بعد دیر تک بیٹھ کر دعائے مغفرت پڑھی جائے قرآن شریف پڑھ کر ثواب بخشا جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے تمہارے مرنے والے بھائی کے حساب کا وقت ہے دعا کرو کہ ثابت قدم رہے۔

میت کے گھر والوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کے طور پر ان کے ساتھ بیٹھا جائے انہیں صبر کرنے اور تسلی دینے کی باتیں کی جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت میں شریک ہو کر تسلی دیتا ہے تعزیت و غمگساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عزت کا لباس پہنائے گا۔ اور رشتہ دار یا محلے دار انکی روٹی پانی کا انتظام کریں حضور کا خود عمل تھا۔ (ابن ماجہ) م ۱۱۵۲ھ

حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے موقعہ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر سے کھانا پکوا کر بھیجا تھا کہ وہ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے صدمہ سے گرفتار ہیں انہیں پکانے کی فرصت نہیں اس طرح کی ہمدردی سنت ہے۔

میت کو ایصال ثواب کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ کار خیر کیا جائے صدقہ و خیرات کیا جائے جس میں نمود نمائش نہ ہو کنواں یا صدقہ جاریہ وغیرہ تیسرے روز اجتماعی ایصال ثواب کے لیے محفل کی جائے یہ بھی سنت ہے ساتواں، دسواں چہلم ششماہی برسی یہ سب سنت رسول اور سنت صحابہ کرام اولیاء اعظام فقہائے اسلام ہے مذکورہ باالا حدیث و قرآنی آیات دلیل میں ثابت ہے۔

Marfat.com

آپ سے سوال کیا گیا دعاء ایصال ثواب کا

فتح القدیر شرح ھدایہ میں جلد ثانی ص ۳۰۹ پر ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یارسول اللہ ہم لوگ اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ اور حج کرتے ہیں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں کیا انہیں پہنچتی ہے ارشاد فرمایا بیشک وہ ان کو پہنچتا ہے اور وہ بیشک اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کسی کو طباق ھدیہ کیا جائے تو وہ خوش ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبرستان میں جائے وہ سورۃ یٰسین شریف پڑھے تو اس دن اس قبرستان والوں کو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

موطا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے:

سعید بن صالح سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ حافظہ فقیہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا ایصال ثواب کے لیے بہت سارے غلام آزاد کیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا تو آپ ہر سال بکری ذبح کر کے اس کا گوشت فقراء میں تقسیم فرماتے رہے اور ہمیشہ ان کے لیے دعاء مغفرت فرماتے رہے حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۳۴ فرماتے ہیں کہ یہ ایصال ثواب کی بین دلیل ہے۔

سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاک کے محبوب چچا تھے جنگ احد میں ان کی المناک شہادت سے آپ کی طبیعت نہایت مفہوم ہوئی ماشیہ خزانۃ الروایات میں مذکور ہے اور ہدیۃ الحرمین تصنیف ۱۲۸۰ مکہ میں بھی مذکور ہے کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی شہادت کے تیسرے روز ساتویں روز چھٹے ماہ اور سال کے بعد ایصال ثواب کے لیے صدقہ دیا۔

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیسرے روز میت کو ثواب پہنچانے کا طریقہ خود حضور اکرم علیہ اسلام کے عمل مبارک سے ثابت ہے مذکورہ بالا حوالہ جات سے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوب بات میں ۳۶ دفتر دوم صف ۵۹-۶۰ مطبوعہ نول کشور میں فرماتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رفیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ پاک ہیں اور حضور کی منظور نظر شریک حیات ہیں۔ آج سے چند سال قبل فاتحہ دلانے میں فقیر کا طریقہ یہ تھا کہ ایصال ثواب کیلئے اگر کوئی کھنا پکتا تو اس کا ثواب صرف آل عبا کی روحوں کو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کو اور پنجتن پاک کو بھی شامل کرتا تھا۔

ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں فقیر نے سلام عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک دوسری طرف کر لیا فرمایا میں کھانا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر کھاتا ہوں مجھے جو بھی کھانا بھیجے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر بھیجے فقیر اسی وقت جان گیا مجھ سے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیرنے کا سبب یہی ہے۔ فقیر ایصال ثواب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلکہ تمام ازواج مطہرات کو بھی آپ کو اور آپ کی اہل بیت کو شامل کرتا اور سب کا وسیلہ پکڑتا ہے۔

حج

امام بیہقی رحمتہ اللہ المتوفی ۴۵۸ھ نے شعب الایمان میں اور صبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے ترغیب میں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے آزاد فرمائے گا اور جسکی طرف سے حج کیا گیا ہے اس کو پورا اجر ملے گا۔ (طبرانی) م ۳۶۰ھ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص صدقہ کرلے تو اسکا ثواب اپنے والدین کو پہنچائے چونکہ اس طرح اس

Marfat.com

کے ثواب میں کچھ کم نہ ہوگا۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا کیونکہ والدین کی رضاء میں اللہ تعالیٰ کی رضاء ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

ان شکرلی والوالدیک ۔ (سورۃ لقمان ۲ پ۲۱'۱۲)

ووصینا الانسان بوالدین حسنا . وان جاھدک علی ان تشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعھما۔

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کر اگر وہ مجبور کریں کہ تو دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دے تو انکا کہنا نہ مان۔

شانِ نزول:

یہ آیت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور حضرت سعد بن مالک زہری کے حق میں نازل ہوئی اور انکی والدہ حمینہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبدشمس تھی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابقین اولین میں سے تھے اور آپ کی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ نے اسلام قبول کرلیا تو آپ کی ماں نے کہا کہ یہ نیا کام کیا ہے خدا کی قسم اگرتوں اس سے باز نہ آیا یعنی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑا تو میں نہ کھاؤں گی' نہ پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں گی۔ اور تیری ہمیشہ بدنامی ہوگی لوگ کہے گے کہ یہ ماں کا قاتل ہے چنانچہ اس بڑھیاں نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور دھوپ میں بیٹھ گئی ایک شب روز گزر گیا طبیعت کمزور ہوگی تب ماں کی اس ضد کو دیکھ کر ماں کے پاس آ کر کہا اے میری ماں اگر تیری سو جانیں بھی ہو تو ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تو میں اپنا عقیدہ نہیں چھوڑوں گا تب ماں مایوس ہوگئی اور اپنی ضد کو چھوڑا تب یہ آیات نازل ہوئی۔ مسئلہ وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی بے ادبی گستاخی ہو والدین کی ہرگز اطاعت نہ کر۔

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنیکی قرآن میں بہت تاکید آئی ہے۔

وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما . واخفض لھما جناح الزل من الرحمة وقل

Marfat.com

رب ارحمهما کما ربینی صغیرا. (پ ۱۵ ع ۲)

فیصلہ فرما دیا تمہارے رب نے میرے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے تیری زندگی میں ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے کسی کو بھی اف نہ کہنا یعنی اہو نہ کہنا اور ان دونوں سے تعظیم کی بات کہنا اور انکے لیے عاجزی کا بازو بچھا۔ نرم دلی سے عرض کر اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا اور رحم کیا یہ دعا ہمیشہ ہر نماز کے بعد اپنے ماں باپ کے لیے مانگنی چاہیے۔

خلاصہ یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوسکتا اس لیے بندہ کو چاہیے بارگاہ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعاء کرے اور عرض کرے یا رب میری خدمتیں ان کے احسان کو جزا نہیں ہوسکتیں تو ان پر کرم ایسا کر ان کے احسان کا بدلہ ہو۔ لہٰذا ایصال ثواب کرنا جائز ہے یہ آیت اسکی اصل ہے۔

مسئلہ والدین کافر ہوں تو انکے لیے ہدایت و ایمان کی دعا کریں یہی ان کے لیے رحمت ہے۔ حدیث میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اور انکی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے ماں باپ کا نافرمان کچھ بھی عمل کر لے گرفتار عذاب جہنم ضرور ہوگا اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی نافرمانی سے بچو اسی لیے جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک دور رہے گا۔

جنکے والدین ناراضگی کی حالت میں فوت ہو گئے ہوں وہ شخص بارگاہ ایزدی میں کثرت کے ساتھ صدقہ خیرات نوافل تلاوت قرآن مجید کا ثواب ان کو بخشتا رہے یہیں سب سے زیادہ ہمدردی ہے ان کے لیے اور خوشی کا سبب ہے۔ بحوالہ مذکور بالا روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی۔ ص ۱۷۸

دعاء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ووصینا الانسان بوالدیه احسنا. حملته امهٔ کرهاً و وضعته کرها وحمله وفصله ثلثون شهدا. حتی اذا بلغ اشده وبلغ اربعین.

Marfat.com

سنة قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت عَلَیَّ وعلیٰ والدیَّ وان اعمل صالحا ترضه واصلح لی فی ذریتی. انی تبت الیک وانی من المسلمین۔

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اسکی ماں نے اس کو بڑی مشقت سے پیٹ میں رکھا اور بڑی تکلیف کے ساتھ اس کو جنا اور گود میں اٹھایا اور دودھ پلایا تیس ماہ جب کہ جوان ہوا اور پہنچا چالیس برس تک تو عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ہر نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو جو نعمت عطا فرمائی ہے اور میں نیک کام کروں جس پر تو خوش ہو اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں آپ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں بیشک فرمابردار رہو۔

شانِ نزول:

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ کی عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال کم تھی جب سیدنا امیر المومنین کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے سید عالم فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف بیس برس کی تھی۔

تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمراہی میں بغرض تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک منزل میں ٹھہرے وہاں ایک بیری کا درخت تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے سایہ میں تشریف فرما ہوئے قریب ہی اک رہب رہتا تھا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اس کے پاس چلے گئے راہب نے آپ سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں جو اس بیری کے سایہ میں جلوہ فرما ہیں حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبداللہ بن عبدالمطلب کے پوتے ہیں اور راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں۔ اس بیری کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی نبی آخر الزمان ہیں۔ راہب کی یہ بات حضرت صدیق اکبر کے دل میں اثر کر گئی اور نبوت کا یقین دل میں جم گیا اور آپ نے صحبت شریف ملازمت اختیار کر لی سفر وحضر

Marfat.com

میں آپ سے جدا نہیں ہوتے تھے جب سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس برس کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعلان نبوت کرنیکا حکم دیا تو اس وقت حضرت ابوبکر صدیق کی عمر ۳۸ سال کی تھی سب سے پہلے آپ پر ایمان لائے کلمہ شہادت بلند کیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس سال کی ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت شریف آپ کی معیت آپ کی رفاقت کا فیضان دس برس تک حاصل کیا تو اس وقت یہ دعا کی رب او زعنی الخ اللہ تعالیٰ نے سب گھر والوں کو ہدایت فرمائی آپ کے والد کا نام ابو قحافہ اور والدہ صاحبہ کا نام اُم الخیر ہے یہ دعا بھی آپ کی مستجاب ہوئی۔ وان اعمل صالحاً ترضہ۔ اے اللہ میں وہ عمل کروں جس میں تیری رضا ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن وعمل کی وہ دولت عطاء کی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے آپ کی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نو مسلم جو ایمان لانے کی وجہ سے سخت ایذاؤں میں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے انکو آزاد کروایا۔

واصلح لی فی ذریتی یہ دعا بھی آپ کی مستجاب ہوئی

اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد میں صلاح رکھی آپ کی تمام اولاد مومنین اصحابی ہے۔

تمام اولاد میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رافیقاء فقہا رضی اللہ تعالیٰ کا درجہ مرتبہ کس قدر بلند ہے کہ تمام عورتوں پر فضیلت دی ہے آپ کے والدین بھی مسلمان صحابی اور آپ کے صاحبزادگان محمد اور عبداللہ' عبدالرحمن اور آپکی صاحبزادیاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسماء اور آپکے پوتے محمد بن عبدالرحمن یہ سب مومنین ہیں اور سب شرف صحابیت سے مشرف صحابہ ہیں آپ کیسوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہو کہ اس کے والدین بھی صحابی ہوں خود بھی صحابی اولاد بھی صحابی ہوں اور پوتے بھی صحابی ہوں چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف ہوں الخ

شعر: ابوبکر صدیق عمر فاروق تو لکھ واری جند میں واراں۔ عرش کولوں ودھ میرے مدنی دا روضہ چھتے مانن موج بہاراں بیچھتے پل پل فرشتے پڑھدے نے درود ہزاراں اے دشمن صحابہ دے ذرہ سن انصاف دی گل اے۔ جہنانوں توں دشمن جانے اہ تا سوتے حضور دنال نے۔

دعا نمبرا

رب ارحمهما كما ربيني صغيرا

اے میرے مولا میرے پرورش کرنیوالے تو میرے دونوں ماں باپ پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا اور کرتے رہے۔

دعا نمبر۲

رب اوزعنی ان اشكر نعمتك التي انعمت على وعلى والدی وان اعمل صالحاً ترضه واصلح لی فی ذریتی .انی تبت الیک وانی من المسلمین.

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ہر نعمت کا شکر ادا کروں جو مجھ کو اور میرے ماں باپ پر انعام کیا ہے تو نے اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس میں تیری رضا ہو۔ اور میری اولاد میں صلح رکھو جسے سے میری آنکھ ٹھنڈی رہے۔ بیشک میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور بیشک میں تیرے فرمانبرداروں میں ہوں۔

یہ دونوں دعائیں اول آخر صلوٰۃ سلام پڑھ کر یہ دعائیں ہر نماز کے بعد پڑھیں انشاء اللہ آپ کے ماں باپ خوش ہونگے اور خوشی کے ساتھ دن قیامت میں ملاقات ہو گی اور دنیا میں بھی بشارت خواب ہو گی۔

حدیث : اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو اکل حلال صدق کمال۔ سائلین کی حاجت روائی 'امانت کی حفاظت' شرم و حیاء' مہمانوں کی تواضع' بڑھوں کا ادب' چھوٹوں پر رحم وکرم' پڑوسیوں سے اچھا سلوک' ماں باپ کی خدمت تواضع نصیب فرماتا ہے۔(راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

گیارہویں کی شیرینی

سوال: آج کل لوگ فاتحہ خیرات اور صدقہ وغیرہ کو یہ کہہ کر منع کر دیتے ہیں کہ یہ ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل ہے اور قرآن شریف میں اس کو حرام کیا گیا ہے اس لیے

Marfat.com

ما اهل به لغیر اللہ کی تشریح کر دیجئے تا کہ یہ مسئلہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔

الجواب: بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم آمین۔ ما اھل بہ لیغر اللہ کی حرمت قرآن کریم میں چند جگہ وارد ہوئی ہے۔

۱۔ پ۱۴ ع۱۴ سورۃ نمل: آیت نمبر۴ وما اھل لغیر اللہ بہ

۲۔ پ۸ ع۱ سورۃ انعام: او فستقا اھل لغیر اللہ بہ

۳۔ پ۶ ع۵ سورۃ مائدہ: حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ۔

۴۔ پ۲ ع۵ سورۃ بقرہ: انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ۔

سوائے اس کے حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور رگ کا خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ مذبح وہ جانور ذبحہ کے وقت غیر کا نام لیا جائے جس پر۔

تحقیق طلب بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں ماا ھل بہ لغیر اللہ سے مراد کیا ہے اس لیے ذیل کے حوالے ملاحظہ کیجئے۔

(۱) مفرادات راغب اصفہانی صفحہ ۵۶۶ مطبع ممینیہ مصر:

قولہ وما اھل بہ لغیر اللہ ای ماذکر علبہ غیر اسم اللہ وھو ما کان یذبح لا جل الاصنام: کا اھل بہ بغیر اللہ یعنی وہ جس پر غیر نام خدا ذکر کیا گیا یہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لیے ذبح کیا جاتا ہے۔ (تفسیر جلالین پ۲ ع۱۰)

(۲) وما اھل بہ لغیر اللہ ای ذبح علی اسم غیرہ والا ھلا ل رفع القوت وکانوا یرفعو نہ عند الذبع لا لھتھم۔

یعنی ما اھل بہ لغیر اللہ وہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا اور اھلال کے معنی آواز بلند کرنا ہیں اور مشرکین اپنے معبودوں کیلئے ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کرتے تھے۔ (تفسیر مدراک آیت مذکورہ بالا)

(۳) وما اھل بہ لغیر اللہ ای دبع للا صنام فذکو علیہ غیر اسم اللہ واصل الاھلال رفع الصوت ای رفع بہ الصوت للصنم وذالک

Marfat.com

وما اهل به لغیر اللہ یعنی جو بتوں کے لیے ذبح کیا گیا اس پر غیر نام خدا کا ذکر کیا گیا اور اصل میں اہلال آواز بلند کرنا ہے اس کے ساتھ بت کے لیے آواز بلند کی گئی اور اہل جاہلیت کا بنام لات وعزی کہنا تھا لات عزی مشرکین کے بتوں کے نام ہیں ان کے لیے جو جانور قربانی کرتے تھے اسکو بنام لات وعزی کہہ کر پکارتے تھے۔ (تفسیر لباب التاویل جلد نمبر ۱ ص ۱۱۵)

(۴) وما اهل به لغير الله به يعنى وما ذبح للاصنام والطو اغيت واصل الاهلال رفع الصوت وذالک انهم كانوا يرفعون الصوا تهم بذكر التهتهم اذا ذبحوا لها.

یعنی جو بتوں اور باطل معبودوں کے لیے ذبح کیا گیا اہلال اصل میں آواز بلند کرنا ہے اور یہ بات یوں ہے کہ مشرکین اپنے معبودوں کے ذکر کے ساتھ آوازیں بلند کرتے تھے جس وقت کہ ان کے لیے ذبح کرتے تھے۔

(تفسیر علامہ ابی السعود جلد ۲ ص ۱۲۱)

وما اهل به لغير الله رفع به الصوت عند ذبعه للصنم

یعنی وہ چیز جس کو بت کے لیے ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کی گئی ہو۔

(تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۱۲۰)

فمعنى قوله وما اهل به لغير الله يعنى ماذبع للا صنام وهو قول مجاهد والضحاک وقتادة وقال ربيع ابن انس وابن زيد يعنى ما ذكر عليه غير اسم الله وهذا القول اولى لاله اشد مطابقة للفظ.

ترجمہ: ما اھل به لغیر اللہ کے معنے یہ ہیں کہ جو بتوں کے لیے ذبح کیا گیا ہو یہ قول مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ ربیع ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن زید نے کہا یعنی وہ جس پر غیر نام خدا ذکر کیا گیا ہو۔ اور یہ قول اولیٰ ہے کیونکہ اس میں مطابقت لفظی زیادہ ہے۔

خلاصہ:

ان تمام تفاسیر معتبرہ سے ثابت ہوا کہ وقت ذبح جس جانور پر غیر خدا کا نام ذکر کیا

Marfat.com

جائے اس کا کھانا حرام ہے جیسا کہ مشرکین عرب بتوں کی قربانی کے جانوروں کو انکے ناموں پر ذبح کرتے تھے۔ جس جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو وہ حلال کھانا جائز ہے۔ اگرچہ عمر پھر اس کو غیر کے نام سے پکارا ہو مثلاً یہ کہا زید کی گائے بکر کا دنبہ۔ عقیقہ کا بکرا ولیمہ کی بھیڑ بکری مگر وقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہا گیا ہو اللہ کے سوا کسی اور کا نام نہ لیا گیا ہوتو وہ حلال طیب ہے ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل نہیں اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

۱ - ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہٗ لفسق (القرآن' پ ۷ ع ۱)

ترجمہ: اسے نہ کھاء جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ بیشک حکم عدولی ہے۔ اور تو جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اور وہ نام خدا پر ذبح کیا گیا ہو اس کو کون حرام کریگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۲ - فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہِ ان کنتم بایتہٖ مؤمنین. (القرآن) پ۸-۱

ترجمہ: پس کھاؤ وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اگر تم مانتے ہو میری آیات کو یعنی اگر تم ایمان قرآن مجید پر ہے:

۳ - وما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ (القرآن)

اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔

۴ - قل ارئیتم ما انزل اللہ لکم من رزق فجعلتم منہ حرا ما وحلالا

اے میرے حبیب آپ ان کو فرماؤ کیا اللہ نے تمہارے لیے جو رزق اتارا ہے تم اس میں اپنی طرف سے کچھ حصہ حرام اور حلال کیا ہے تم نے۔

۵ - جواب :قل آللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون o (القرآن)

آپ فرما دیجئے اے مرے محبوب ان کو کیا اللہ نے تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔

۶ - قل ان الذین فترون علی اللہ الکذب لا یفلحون o (القرآن)

آپ فرما دیجئے اے میرے محوب وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہو گا۔ ہم قیامت میں سخت عذاب

۷ - یایھا الذین امنوا لا تحرموا طیبت مآ احل اللہ لکم ولا تعتدوا، ان

Marfat.com

الله لا یحب (القرآن)

اے ایمان والو میرے حبیب کے عاشقوں حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں ہیں اور بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

۸ - وکلوا مما رزقکم الله حللا طیبا واتقوا الله الذی انتم به مؤمنون

۹ - ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب هذا حلل وهذا حرم لتفتروا (القرآن)

اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے۔ اور نہ کہو واسطے ان چیزوں کے بارے میں اپنی زبانی من گھڑت جھوٹ کہ فلاں چیز یہ حلال ہے اور فلاں چیز یہ حرام ہے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ پر جھوٹی تہمت لگاؤ گے۔

۱۰ - فمن الظلم ممن افتریٰ علی الله کذبا لیضل اللناس بغیر علم ط ان الله لا یهدی القوم الظلمین٥ (پ ۸ ع ۴)

پس اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے بیشک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔

شانِ نزول

جیسے کہ زمانہ جاہلیت میں مشرکین مکہ نے اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرا لیا تھا۔ بتوں کے نام جانوروں کو چھوڑ دیتے تھے ان کو نہ پکڑتے نہ کھاتے جیسا کہ بحیرہ سائبہ وغیرہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ ان کو پکڑ کر مل کر ذبحہ کر کے کھاؤ صحابہ نے بسم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ کے ذبحہ کر کے کھانے شروع کر دیا۔ مشرکین مکہ کا خطیب مالک بن عوف حشمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے سنا ہے آپ ان چیزوں کو حلال کرتے ہیں جن کو ہمارے باپ دادا حرام کرتے چلے آئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بغیر کسی اصل کے چند قسمیں چوپاؤں کی حرام کرلیں اللہ تعالیٰ نے آٹھ نر اور مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور ان کے نفع حاصل کرنے کے لئے پیدا کئے تم نے کہاں سے

Marfat.com

انہیں حرام کیا۔ ان میں حرمت نر کی طرف سے آئی ہے یا کہ مادہ کی طرف سے مالک بن غوف یہ جواب سن کر ساکت خموش ہو گیا اور متحیر رہ گیا۔ لاجواب ہو گیا آپ نے فرمایا حلال چیز کو حرام کرنا اللہ اور رسول کا کام ہے وہ کچھ جواب نہ دے سکا۔ عرض کیا آپ فرمایئے میں سنوں گا۔ سبحان اللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی قوت زور نے اہل جاہلیت کے خطیب کو ساکت وحیران کر دیا تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة اودما مسفوحا او لحم خنزیر فانه رجس او فسقا اهل لغیر الله به ○ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فان ربک غفور رحیم ○ (پ۸ – ۴)

اے میرے حبیب! آپ کہہ دیجئے میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگ کا بہتا خون یا گوشت خنزیر کا بیشک یہ نجاست ہے بغیر تکبیر یعنی بسم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر کے ذبحہ کیا ہوا جانور یہ چار چیزاں نجس حرام ہیں مگر جو شخص مجبور ہو اپنی خواہش کی ضرورت سے آگے نہ بڑھے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز وحرام کہنا باطل ثبوت اور اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کے چیز کو اپنی طرف سے حرام کرنا ممنوع ہے اور خدا پر افترا ہے اللہ کی پناہ آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ مباحات کو حرام کہتے ہیں اور مصر ہیں جیسے کہ محفل میلاد کو فاتحہ کو گیارہویں کی شرینی کو دیگر طریقہ ہائے ایصالِ ثواب فاتحہ وتوشہ شیرینی وتبرک کو جو سب حلال طیب طاہر پاکیزہ اور جائز اور ممنوع بتاتے ہیں۔ اس کو قرآن نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے اور جس کا انجام بہت برا ہے۔

باب الذکر بعد الصلوۃ وفی ذکر الکلمۃ الطیبۃ

وعن ابن عباس ان رفع الصوت باالذکر حین ینصرف الناس من الکتوبة کان علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وانهٗ قال ابن عباس کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذا سمعته؎

(رواہ بخاری باب الصلوۃ – المتوفی ۲۵۶ھ)

Marfat.com

ترجمہ:- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ذکر کرنا رسول اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رواج تھا اور کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب میں اس ذکر کی آواز سنتا تو میں معلوم کر لیتا کہ لوگ جماعت کی نماز سے فارغ ہو گئے۔ (رواہ مسلم باب الذکر بعد الصلوٰۃ التوفی ۲۶۱)

۲ - وعن عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من الصلوٰتہٖ یقولُ بصوتہِ الاَ عْلیٰ لاَ الہ اِلا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیئ قدیر ○ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ اثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکفرون ○ (مشکوٰۃ شریف التوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے کلمہ طیبہ وتسبیح وتہلیل کے ساتھ ذکر کرتے۔

احمد ونسائی اور ابن خذیمہ کی رویت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد تین بار اور صبح وشام کی نمازوں کے بعد دس مرتبہ ان کلمات کو بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ ذکر خفی وجلی دونوں درست ہیں اپنے اپنے مقام پر۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے۔

جہاں ذکر بلند آواز سے آیا ہے وہاں بلند آواز سے ہونا چاہئے جہاں آہستہ آیا ہے وہاں آہستہ ہونا چاہئے یہ اعتراض بالکل فضول ہے کہ خدا معاذ اللہ بہرہ ہے۔ تبلیغ نصاب مصنفوہ مولانا زکریا صاحب دیوبندی۔

ہدیۃ الحرمین باب ۹ صفحہ ۴۵ مصنفہ مولانا الحاج الحافظ عبدالرشید ومحمد عبدالحکیم دہلوی اور مولوی حاجی محمد قاسم دیوبند مرتب مکمل ۱۲۸۰ھ التوفی ۱۳۲۳ھ سوال کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس شخص سے جو کہ پڑھتا ہے بعد نماز کے متصل کلمہ طیبہ کو بلند آواز سے فرمایا جبکہ کہتا ہے بعد نماز کے متصل ایک بار بخشتا ہے اللہ تعالیٰ گناہ اس کے اور دو بار کے دیتا اور اس کو اللہ تعالیٰ ثواب انبیاء کا اور تیسری بار کے دیتا ہے ثواب اس کو ملائکہ کا اور

Marfat.com

شرح شمائل بیہقی میں امام بیہقی المتوفی ۴۵۸

وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال بعد اداء الصلوٰۃ متصلاً کان لہ افضل من عبادۃ الف سنۃ وفیہ ھذا الباب افضل الذکر وھو کلمۃ اشھادۃ ویمد بھا صوتہ حتیٰ یاخذ کل عضو منہ حظا ھکذا فی کنز العباد نقلا عن شیخ الاسلام

ترجمہ: - اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جس نے کہا بعد نماز کے متصل کلمہ طیبہ کو حاصل ہوئی اس کو عبادت ہزار برس کی۔ اور اسی بباب میں ہے کہ افضل الذکر کلمہ شہادت ہے اور کھینچے ساتھ پڑھنے کلمہ طیبہ کے آواز اپنی کو اتنی کہ حاصل کرلے اس سے ہر اعضاء حلاوت اور منزہ اس طرح۔ کنز الاعباد میں نقل کیا شیخ الاسلام صدر الحق والدین سے اور خوب تحقیق سے لکھا اس کو شیخ محمد تھانوی نے دلائل الذکار میں۔ المتوفی ۱۳۶۲ھ'

در ہیچ مکان نیم زفکرت خالی　در ہیچ زماں نیم زذکرت غافل

سابقین، محدثین وشیخ الحدیث والقرآن حنفیہ و دیوبند حاضرات سے ثابت ہوا کہ تمام کا متفقہ فیصلہ اور سب کا عقیدہ طریقہ ہر فرض نماز کے بعد ذکر کلمہ طیبہ کا کرنا تھا اور ہے اور جو آج فی دور کے معتراض حاضرات ہیں وہ ان حدیثوں اور روایتوں سے آنکھیں بند کرلیتے ہیں۔ منکر سنت رسول اور منکر صحابہ کرام وقول محدثِ کرام ہیں۔

Marfat.com

شعر موت کو یاد کرنے والے

ایہہ دنیا دن چار دیہاڑے جوگی والا پھیرا
سفنے وانگوں یاد کرے گا کدھر گیا گھر میرا
جنہاں لئی توں پاپ کماویں کتھے نے تیرے گھر دے
جاندی وار ڈراؤنا بنیوں ہاتھ نہیں لاندے ڈر دے
جس گھر ساری عمر گزاری رات نہ ملیا رہنا
دو دن تینوں روون پٹن پھر کسے پتہ نہ لائنا
چن چن لکڑاں محل اوسارے بندہ کہہ ایہہ گھر میرا
نہ تیرا نہ میرا ایتھے چڑھ بیارہ بسیرا
کدھر گیا تیرا مائی باوا جنہاں تینوں جنیاں
جدوں عزرائیل آن پکڑسی نہ کوئی تیرا بنیا
رہیا نہیں سلطان سکندر سلیمان تے دارا
یوسف جیہاں سوہنیاں شکلاں ٹر گئے مار چمکارا
تاج تخت تے مال حکومت ہتھیں کسے نہ لے جانا
آخر لیٹیں خاک اکیلا ہوسی گور ٹھکانہ
ذرا دھیان نہ غافل تینوں کتھوں تیکر جینا
آخر اک دن اس دنیا توں موت پیالہ پینا
اُچے اُچے محل مکان بناویں دم دا کی بھروسا
ایہہ دنیاں نہیں باپ تیرے دی آخر قبریں واساہ
گرد پوے تے ململ نہاویں بن کے چتر سیانا
ایہہ سریر مکھن دا پلیا آخر کرماں کھانا

Marfat.com

کتھوں آیوں کتھے جانا ایہہ وی دل وچہ سوچیں
کریں پسند غریبی ناہیں بادشاہی نولبیں
ایہہ مڑ ویلا ہتھ نہ آونا پھر پیا پچھتاویں
لیکھا جد سرکار ہوے پھر کیویں شان وکھاویں
سن توں بندے غافل گندھے تینوں عقل نہ کائی
ساری عمر حیاتی اپنی بدیاں وچہ لگھائی
پنجے وقت مسیت نہ آویں بے نماز سداویں
حق حلال حرام نہ جاتا غفلت پردہ پاویں
جس دن نہ کوئی حامی بھرسی بیٹا باپ تے مائی
پاک محمد سرور عالم آن بنے ہمراہی

Marfat.com

فصل اول

درود سلام کے فضائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علٰی رسولہٖ الکریم الامین

اما بعد! فقد قال اللہ تعالیٰ: ان اللہ وملٰئکتہٗ یصلون علی النبی یاآیھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماًO (پ۲۲)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں اوپر غیب کی خبریں دینے والے اے ایمان والوتم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام خوب بھیجا کرو۔

سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے سید الانبیاء مالک دوسرا شافعی روز جزا سیدنا ومولانا و ملجانا وماویٰ نا محبوب مکرم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے وجود مسعود سے اس امت ضعیفہ کوقوت ایمان اورنور ہدایت سے سرفراز فرمایا اور نیز حضورکو تمام انبیاء و مرسلین میں خلعت انتخاب پہنا کرمحبوب و مطلوب بنا اور جمیع کائنات کیلئے رسول رحمت اور طبیب قلوب بنا کر امتیاز بخشا۔

ہزاروں درود پاک کی لڑیاں اور لاکھوں صلوٰۃ سلام کے تحفے اس مرقد منور روضہ اطہر پر میں پیش ہو جس میں حضرت رسل ھادی سبل گوہر معدن جلالت قیصر روم رسالت۔ بلبل گلشن عشق محبت گلبن چمن صدق و معرفت۔ صدر کائنات بدر موجوداد۔ بلندر قبہ سلطان آقا صاحب برہان خواجہ کونین اول الثقلین ثمرۃ الفواہ قرۃ العین۔ ماہ آسمان دلبری آفتاب فلک پیغمبری آپ تخت سروری کے سلطان ہیں بلکہ بخت پیغمبری کے

Marfat.com

برہان ہیں۔ شریعت کی صبح کا نور ہیں۔ طریقت کی بہار کی خوشبو ہیں۔ دریائے حقیقت کے غواص ہیں۔ بوستان نبوت کے گل سرسبزہ ہیں آسمان مروت کے سنبلہ ہیں۔ نافہ فتوحت کی مشک ہیں آیت رحمت کے میط ہیں۔ بہترین امت کے مقتداء ہیں۔ چشم ہدایت کے منبع ہیں۔ محبت کے درخت کا ثمرہ ہیں۔ الفت کے باغ کی جان ہیں۔ روز قیامت کی صبح کے نور ہیں۔ شفاعت کی بلندیوں کے ہماء ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی آنکھ کی ٹھنڈک ہیں جن کے چہرے کے حسن جمال کے سامنے خورشید جہاں تاب کی روشنیاں مانند ہیں جن کے رخ انور کے سامنے حسن و جمال کے سارے کرشمے غلام ہیں۔ آپ انبیاء کی مجلس کے نور ہیں آپ گلبن طریقت کے نقشبند ہیں۔ درود پاک کے جھونکے اور صلوٰۃ کی خوشبوئیں جن سے روح اور دماغ معطر ہو جاتا ہے اور جان و دل کو جنت کی بہاروں کی خوشبو ملتی ہے۔

جس جگہ احمد مختار کا نام آتا ہے وہی جبرائیل آمین لے کے سلام آتا ہے۔

روضہ پاک پہ پڑھتے ہیں ملائک بھی درود

اور عرش اعظم سے بھی دن رات سلام آتا ہے۔

آقا جی تے در تے اونڈیاں نے فوجاں دیاں ٹولیاں

سننے والا اک ہے ہزاراں دیاں بولیاں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

حاضرین کرام و سامعین عظام!

اللہ پاک نے قرآن مجید میں بہت سے احکام ارشاد فرمائے۔ یعنی کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، جہاد، حج وغیرہ بہت سے انبیاء کرام کی تعریفیں بھی بیان فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز و کرام بھی بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا ان کو سجدہ کرو تو تمام ملائکہ نے سجدہ کیا لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و کرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی یہ کرو یہ اعزاز یہ شرف یہ سعادت صرف سید الکونین رسول الثقلین محبوب مکرم نور مجسم صدر کائنات بدر موجوداد سید الانبیاء شافع روز جزاء رازدار کبریا، سیاح لامکاں رحمت وانسان جاں۔ آمنہ کا لال رب کا دلدار امت کا

Marfat.com

غمخوار بے چین دلوں کا قرار، رحمت پروردگار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیلئے ہے اسے بڑھ کر اور کیا خصوصیت و فضیلت بزرگی ہو گی۔

فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ۔ مراتب رفیعہ و اشرف افضل اجمل اکمل فضائل کمالات اور روشن ترین معجزات و کرامات اور شان محبوبیت سے یہ امر وضع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو فضیلت بزرگی مقام ارفع اعلیٰ اسرار و معراج و ارفعنا ک ذکرک کا تاج آپ کے جبینِ اقدس پر سجایا گیا۔ والضحیٰ آپ کی نورانی پیشانی پر اور واللیلّ اِذا سجٰی آپ کی زلف عنبرین کے لئے فرمایا گیا۔ وعلمک مالم تعلم عطائے علوم کا اعلان بھی آپ ہی کے لئے فرمایا گیا اور مشرف مکرم محتشم سے نوازا اور کسی نبی رسول کو خصوصیت وشرافت عطا نہیں فرمائی۔

(جواہر البحار حصہ دوم ص ۹۸-۹۷ التوفی ۶۹۴ھ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے حبیب کو کہہ دو۔ ورفعنا لک ذکرک ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔ اتدری کیف رفعت ذکرک کیا آپ کو معلوم ہے میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا۔ سرکار مدینہ سرور سینہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا قاصد بہتر جانتے ہیں۔ قولہ اللہ تعالیٰ۔ نے فرمایا اذ ذکرت ذکرت اے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم جب میری یاد ہو گی تو میرے ساتھ آپ کی بھی یاد ہو گی۔ جعلنک تمام الایمان بذکرک معٰی میں نے اپنے ذکر کے ساتھ تمہارے ذکر کو تکمیل ایمان کا سبب بنایا ہے۔ جعلنک ذکراً من ذکری فمن ذکرک ذکرنی ومن اثبتک اثبتنی میں نے اپنے جملہ اذکار میں سے آپ کا اپنا ایک ذکر بنا دیا ہے تو جس شخص نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا اور جس نے آپ کی محبت پیدا کی اس نے میری محبت اپنے دل میں پیدا کی۔ ومن انکرک فما عرفتی جس نے آپ کو نہ پہچانا اس نے مجھے بھی نہ پہچانا لایذکرک احد باالرسالۃ الا ذکرنی باربوبیۃ جس نے آپ کی رسالت کا ذکر کیا تو اس نے گویا میری ربوبیت کا ذکر کیا۔

حضرت علامہ امام شرف الدین بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے قصیدہ بردہ شریف میں حضور کی تعریف میں لکھا ہے۔

فَاِنَّ فضل رسول اللہ لیس لہ حَدُّ افیعرب عنہ ناطق بغم

Marfat.com

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتبہ رفیعہ کی کوئی حد نہیں جو باالفاظ فصیح بولنے والا اپنے منہ سے بول سکے۔ علیٰ حضرت عظیم البرکت علامہ شیخ القرآن والحدیث عاشق رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ بولے تیرے رعب سے شاہ زروں کے دم ٹوٹ گئے کہ تیری آمد تھی کہ اصنام حرم ٹوٹ گئے۔ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا ہوگئی زبانیں خشک قلم ٹوٹ گئے۔ ہوگئی زندگیاں ختم قلم ٹوٹ گئے۔

یہ ہے شان محبوبیت جیسا کہ فرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ فمن احب شیاءً اکثر من ذکرہ جس کو جس کسی سے محبت ہوتی ہے وہ اسی کا ہی ذکر کرتا ہے۔

نبی کی یاد ہے سرمایہ غم کے ماروں کا   یہی تو اک سہارا ہے بے سہاروں کا
میرے حاضر تے ناظر دولار نبی   سارے نبیاں رسولاں دی جان آ گیا
سوہنا ختم رسل بن کے مختار کل   کیاں عاصیاں لچاراندی جان آ گیا

(۱) حدیث پاک

وعن انس انَّ النَبِیَّ صلی اللہ علیہ وَسلَّمُ قال من ذکرت عِندَہٗ فلیصل علی ومن صل عَلَیَّ مَرَۃٍ صلی اللہ علیہ عشراً

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہیے کہ مجھ پر ایک دفعہ صلوٰۃ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔

وفی روایۃ من صَلَّ عَلَیَّ صلوٰۃً واحدۃ صل اللہ علیہ عشرا صلوت وحط عنہ عشر

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ صلوٰۃ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور دس گناہ معاف فرماتا ہے اور دس درجے بلند فرماتا ہے۔ یہ ہے شان محبوبیت ہے۔ (رواہ احمد ونسائی وابن حبان) م - ۲۷۱ھ

Marfat.com

(۲) آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں

حدیث پاک:

وعن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من عبد صل علی صلوٰۃ عرح بها ملک حتیٰ یحیی بها وجه الرحمن عزوجل فقول ربنا تبارک وتعالیٰ اذهبوا بها الیٰ قبری عبدی تستغفر لقآء ها وثقربها عینه

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ آپ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود شریف کو لے جا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ پیش کرتا ہے پس ارشاد فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس فرشتے کو اس صلوٰۃ کو میرے بندہ کی قبر کے پاس یعنی میرے محبوب کے روضہ اطہر میں لے جاؤ میرا محبوب خوش ہو کر اس کیلئے استغفار کرے گا اور اس خوشی کی وجہ سے یعنی صلوٰۃ سلام کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو گی۔ (نسائی وغیرہ وکذافی القول البدیع، تبلیغی نصاب درفضائل درود شریف صفحہ ۱۹)

(۳) روضہ کے قریب

حدیث پاک:

وعن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من صَلَّ عَلَیَّ عند قبری سمعته ومن صَلَّ عَلَیَّ نائیاً ابلغته

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میری قبر یعنی میرے روضہ کے قریب صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو شخص کہیں دور سے درود و سلام پڑھتا ہے وہ مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

(رواہ البیہقی و فی شعب الایمان ومشکوٰۃ شریف)

م-۲-۹ ۷ ھ   م-۵-۱ ۷ ھ

Marfat.com

(۴) اہل محبت عشق والوں کا

حدیث پاک: (درمرات جلد۲ وفی الدلائل الخرات ص۶۳)

وعن ابی هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمع صلوٰة اهل محبتی وعمر فهم حيث كان

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں خود سنتا ہوں عشق و محبت رکھنے والوں کی صلوٰۃ سلام کی آواز کو اور اس کو پہچانتا بھی ہوں جس جگہ مقام میں ہو۔

(۵) آپ وفی شان کریمی سے جواب دیتے ہیں

حدیث پاک:

وعن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن احد يُسَلِّمْ عَلَيَّ حتّٰی ارد عليه السلام

(رواہ ابوداؤد وامام علامہ بیہقی فی الدعوات الکبیر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی شخص مجھ پر صلوٰۃ سلام پیش کرتا ہے میں اس کا جواب لوٹاتا ہوں اس پر۔ سبحان اللہ

آقا جی تے در تے اوندیاں نے فوجاں دیاں ٹولیاں
سننے والا اک ہے ہزاراں دیاں بولیاں

یہ ہے شان محبوبیت اور یہ ہے مقام ارفع وعلی۔

رتبہ کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے لال دا

(۶) آپ خود آواز سنتے ہیں

حدیث پاک: (درتفسیر نعیمی جلد۵ ص۳۱۷ میں بھی ہے)

حضور یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم سب کی آواز سنتے ہیں اور مشکوٰۃ میں بھی ہے وہابیوں کے پیشوا علامہ ابن قیم نے بغیر تردید اور بغیر کسی جرح کے اپنی کتاب جلاء الافہام

Marfat.com

میں نقل کی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیر مصری ص۳۷ پر بحوالہ علامہ طبرانی یہ حدیث قال الطبرانی حدثنا یحی ابن ایوب العلاف حدثنا سعید ابن ابی مریم عن خالد ابن زید عن سعید بن ابی ھلال عن ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم اکثر الصلوٰۃ عَلَیَّ یوم الجمعۃ فانہ مشھود تشھدہ الملٰئکۃ لیس من عبد یصلی علی الا بلغنی صوتہٗ حیث کان قلنا بعد وفاتک قال وبعد وفاتی ان اللہ حرم علی الارض من تأکل اجساد الانبیاءِ فَنَبِیَّ اللہ حَیِّی"

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز مجھ پر صلوٰۃ کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ دن حاضرات کا ہے یعنی اس روز بہت کثرت سے ملائکہ زمین پر اتر کر گھومتے پھرتے ہیں محفل صلوٰۃ سلام میں شامل ہوتے ہیں کوئی ایسا بندہ عشق محبت والا جو مجھ پر درود سلام پڑھے مگر اس کی آواز مجھ کو پہنچ جاتی ہے، وہ جہاں بھی ہو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ نے فرمایا میری وفات کے بعد بھی بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں۔

(۷) اہل محبت کا درود خود سنتے ہیں

حدیث پاک: (فضائل درود شریف میں بھی یہ نقل کی ہے)

حضرت علامہ شیخ سید محمد ابو عبداللہ بن محمد سلیمان جزولی قدس سرۃ العزیز رحمتہ اللہ علیہ آپ کا حسب نسب ۲۳ پشت سے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ ۸۷۰ھ میں وفات پائی ماہ ربیع الاول میں شہر سوس کے مقام پر آپ کو دفن کیا گیا۔ ۷۷ سال بعد مراکس کے بادشاہ نے ازروئے عقیدت آپ کو شہر مراکس کے مشہور قبرستان ریاض الفردوس میں دفن کر کے روضہ مبارک بنایا گیا آپ کے والد ماجد قبیلہ جزولہ کے امراء میں سے شمار ہوتے ہیں۔ آپ کا آبائی وطن بربر افریقہ میں ضلع سوس تھا آپ نے یہ حدیث کئی حدیثوں میں تحریر کی ہے۔

قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت صلوٰۃ المُصلِّیْنَ علیک مِمَّنْ غاب عِنکَ

Marfat.com

حضور کی بارگاہ میں عرض کیا گیا۔ کیا آپ ان درود پڑھنے والوں کا درود شریف ملاحظہ فرماتے ہیں جو آپ سے غیب ہیں یعنی دور دراز علاقہ میں ہیں۔

ومن یأتی بعدک مَا حَالُھُمَا عِنْدَکَ

اور جو آپ کے بعد ہوں گے یعنی وصال شریف کے بعد ان کا حال آپ کے نزدیک کیا ہے۔

فقال اَسْمَعُ صلوٰۃً اھل محبتی واعرافھم وتعرض عَلَیَّ صلوٰۃً غیرھم عرضاً

پس ارشاد فرمایا سرکار مدینہ سرور سینہ الم نشرح کے سینہ والے نے ورفعنا لک ذکرک کے تاج والے نے ہم اہل محبت و عشق کا درود سلام خود سنتے ہیں اور دوسرے لوگوں کا درود سلام ہماری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

رتبہ بیان کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے لال دا

(۸) یہ آپ کا معجزہ دائمہ ہے

رواہ مسلم و بخاری۔ حاضر ناظر

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اری مالا تری انی اسمع مالا تسمعون

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے یہ شان اللہ کے نبی کی ہے یہ ہے مقام ارفع علیٰ حضرت شیخ القرآن و حدیث اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا احمد شاہ رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کا عشق بولا۔

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا تجھے حمد ہے خدایا

یہ ہے عظمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مراتبہ رفیعہ

اور پیر مہر علی رحمتہ اللہ علیہ کی روح تڑپی کہا:

Marfat.com

کوئی مثل نہ جانی دی رب خود قسماں چکے جھدی چڑھدی جوانی دی
کوئی مثل نہ ڈھلن دی چپ کر مہر علیؒ ایہہ جا نیہوں بولن دی

(۹) فرشتے کا تصرف طاقت

حدیث پاک: در تبلیغ نصاب فضائل درود شریف ص ۱۸-۱۷ مطبوعہ انڈیا یہ کتاب دیوبندیوں کی ہے) مصنفہ مولانا زکریا صاحب

وعن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وُکِّلَ بقبری ملکاً اعطاہ اسمع الخلائق فلا یُصَلّی عَلیَّ احد الیٰ یوم القیمۃ اِلّاَ ابلغنی باسمہ واسمِ ابیہِ ھذا فلاں بن فلاں قد صلّے علیکَ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جس کو ساری دنیا کی باتیں سننے کی طاقتیں عطا فرما رکھی ہے دن قیامت تک پس جو شخص بھی تم میں سے مجھ پر صلوٰۃ سلام پڑھتا ہے تا قیامت مگر وہ فرشتہ اس کا درود سلام مجھ تک پہنچاتا ہے اس کا نام اور اس کے باپ کا نام لے کر یا رسول اللہ یہ صلوٰۃ وسلام ہے فلاں بن فلاں کی طرف سے یہ اللہ کی مرضی ہے جسے چاہے کوئی طاقت اعزاز کرام سے نواز دے۔ جس جس کو بھی کوئی مقام ارفع علیٰ ملا حضور کے صدقہ سے ملا بلکہ یوں کہیے **فلا وربک العرش** جس ک ملا ان سے ملا آپ کا مقام شان بلند و بالا ہے۔

مکہ مکرمہ میں آپ کی پہلی تقریر اہل مکہ سے

آپ نے جب مکہ مکرمہ میں پہلی تقریر سنانے کیلئے لوگوں کو جمع کیا آپ نے پوچھا مکہ والوں کو کیف انا فیکم میرے شب و روز دیکھے تم نے زندگی کا ہر شعبہ دیکھا بتاؤں ہم کو کیسا پایا تو سب نے یک زبان ہو کر یہ کہا کہ جیسا تمہیں پایا ایسا کسی کو نہ پایا کفار تو کیا پاتے آپ جیسا تو جبرائیل علیہ السلام نے بھی نہ پایا۔

Marfat.com

معراج میں جبرائیل سے کہنے لگے شاہ امم
تم نے تو دیکھے ہیں بہت بتاؤ تو کیسے ہیں ہم
روح الامین کہنے لگے اے ماہ مہ جبین تیری قسم
آفاق ہا گردیدہ ام مہرتباں و رزیدہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام لیکن توں یا رسول اللہ یا حبیب اللہ توں چیز دیگری۔

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو روضہ اطہر پر متعین ہے جو ساری دنیا کے درود و سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تا رہتا ہے اور جو فرشتے سیاح چن ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں صلوٰۃ سلام ملتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت اگر کوئی پیغام بھیجتا ہے اور مجمعہ میں اس کا ذکر کیا جائے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب و اعزاز سمجھتا ہے کہ یہ پیغام میں پہنچاؤں اپنے اکابر اور بزرگ کے ہاں یہ منظر بارہا دیکھنے میں آیا ہے۔ پھر سید الکونین محبوب رب العالمین ختم النبیین رحمت اللعالمین شفیع المذنبین فخر الرسل مولائے کل مختار کل صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بارگاہ کا پہنچنا ہی کیا۔ اس لئے جتنے بھی فرشتے ہیں گھومنے والے سب کا یہیں منشاء ہے کہ بارگاہ محبوب رب العالمین میں منظور نظر ہو جائیں حضور کی رضامندی سب سے زیادہ مجھے نصیب ہو جائے۔

حدیث قدسی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا لولاک لما اظہرت الربوبیۃ ترجمہ: اگر آپ کو پیدا نہ فرماتا تو میں اپنی ربوبیت ظاہر نہ کرتا۔

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اہل دنیا کو اس واسطے پیدا کیا ہے۔ جو عزت عظمت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں اگر تم نہ ہوتے تو دنیا کو پیدا نہ کرتا اور نہ اپنی ربوبیت کو ظاہر کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو درجات عالیہ اور مراتب رفیعہ پر فائز فرمایا ہے۔ حضرت علامہ امام یوسف نبھانی رحمتہ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ علی العالمین میں نقل کیا ہے یہ روایت۔

الا إنه كان كلما نشر التورة وينظر الى اسم محمد قبله وضعه

Marfat.com

عُلٰی عُیْنِیْ صَلّٰی اللہ علیہ وسلم فشکرت لہ ذالک وغفرت ذنوبہٗ

وہ بے شک بنی اسرائیل کا ایک شخص تورات شریف کی تلاوت کر رہا تھا جب نام نامی اسم گرامی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا اس پر نظر پڑھی تو محبت سے تورات کو اٹھا کر آپ کے اسم مبارک کو چوم کر آنکھوں پر لگا لیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل پسند آ گیا آپ کے نام مبارک کی عظمت کی اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام گناہ کبیرا صغیرہ سب معاف کر دیئے یہ ہے شان محبوبیت اور مقام ارفع علی وعظمت تعظیم وتوقیر کی اور یہ ہے عشق کی بات۔

مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

اگر نام محمد رانیا درد شفیع آدم نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

نہ ایوب از بلارحمت نہ یوسف حشمت و جاہت
نہ عیسیٰ آں مسیحا دم نہ موسیٰ آں ید بیضاء
تیرا ناں لیندیاں دور ہوندیاں بلاواں نے
تیرے ناں وچ مولا رکھیاں شفانواں نے
شاناں میرے مولا نے ودھیاں تیرے ناں دیاں
عزتاں نہیں سمجھیاں سودایاں تیرے ناں دیاں
کیڈا سوہنا ناں تیرا مدنی من موہنیاں
ایہہ جگ سوہنا تیرے نال نال سوہنیاں
کیکراں وی دتیاں گواہیاں تیرے ناں دیاں
جگ وچ پیاں نے دوہائیاں تیرے ناں دیاں
ہر شے نے خوشیاں منایاں تیرے ناں دیاں

(پ ۲۸ ۱۴ المنفقون)

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنفقین لایعلمون

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں ہی کیلئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں یعنی عقل نہیں۔

Marfat.com

شعراء دربار نبوی

(۱) حضرت کعب بن مالکؓ (۲) حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری

(۳) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے احسان نعت سنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ محفل میں کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا حسان منبر پر کھڑا ہو عرض کی یا رسول اللہ کہا منبر شریف آپ کا اور کہا یہ ناچیز مگر آپ کے حکم کے تحت منبر پر کھڑے ہو گئے اور نعت شریف پڑھنا شروع کی۔

واجمل منک لم تری قط عینی واکمل منک لم تلد النساء،

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ حسین جمیل کسی کو نہیں دیکھا

قد خلقتُ مبراً من کل عیب کانک قد خلقتُ کماتشاء،

اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے زیادہ کامل حسین جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں (۲) آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے گویا کہ جیسے آپ نے خود چاہا ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نعت کلام سن کر حضرت احسان بن ثابت کو دعا دی خوش ہو کر اَللّٰھم اَیِّدہُ بِروح القدوس اے اللہ روح القدوس کے ذریعہ اس کی مدد فرما:

ے ویکھن نوں اوہ ساڈے ورگا اسیں کدو اس گل دے
پتھر لعلاں دے بھانہیں وکدے، پھل کنڈیاں نال نہ تل دے
جو اسرار حضور تے کھلے اوہ ہر اک تے نہیں کھلدے
اعظم اوہ عرشاں دا والی 'اسیں گلیاں دے وچ رلدے

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تعظیم و توقیر دل سے کرتے ہیں وہ ہی اہل محبت و عشق والے ہیں حضرت مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

ے آنکہ عشق مصطفیٰ سامان اوست، بحر و بر در گوشہ دامان اوست

عشق مصطفیٰ اور نعت گوئی سرکار دو عالم فخر آدم فخر نبی آدم جناب رسالت مآب حضرت محمد

Marfat.com

مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اظہار محبت و عقیدت مسلمانوں کا جزو ایمان ہے۔ صحابہ کرام اور صالحین امت اسی جذبہ محبت سے سرشار ہیں اور یہی چیز ان کے لئے مایہ صد افتخار رہی ہے امت مسلمہ کے شاہ گدا کے درجات و مراتب کا معیار بھی محبت رسول ہی رہا عمل بالقرآن' اتباع سنت رسول صلوٰۃ و سلام' نعت منقبت اظہار محبت کے مختلف انداز ہیں اور عاشقان رسول اسی متاع عزیز کے سہارے کائنات ارضی پر چھائے رہے۔ محبت رسول ہی وہ جذبہ ہے جس کی بدولت شرقی غربی عربی عجمی رومی شامی گورے کالے شاہ گدا مدحت سراء رسول ہوئے سرکار دو عالم کی بارگاہ میں بیٹھنے والوں میں سے نعت خوان سول کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے عالم اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں میں مدحت سراء رسول بڑے بلند و ارفع مقام پر منظور نظر ہو کر فائز رہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر علامہ شرف الدین بوصیری رحمتہ اللہ علیہ اور آج تک ہزاروں قصائد نعت منقبت لکھے سنے گئے جو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن سے پر ہیں۔

عشق کی تاثیر بڑی حیرت انگیز ہے۔ عشق نے بڑی بڑی مشکلات میں عقل انسانی کی رہنمائی کی ہے عشق و محبت نے بہت سی لا علاج بیماریوں کا کامیاب علاج کیا ہے۔ عشق رسول محبت نبی اگر پورے طور پر دل میں جاں گزیں ہو تو اتباع رسول کا ظہور ناگزیر بن جاتا ہے۔ احکام الٰہی کی تعمیل اور سیرت نبوی کی پیروی عاشق کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے دل و دماغ اور جسم روح پر کتاب سنت کی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ مسلمان کی دنیا سنور جاتی ہے اور آخرت نکھر جاتی ہے۔ اسی عشق کامل کے طفیل صحابہ کرام کو دنیا میں اختیار اقتدار اور آخرت میں عزت و وقار ملا

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز کیا لوح قلم تیرے ہیں
حضور کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

سرکار مدینہ کی محبت و عشق ہی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے۔

Marfat.com

انسانیت کا درس دیا تیری ذات نے
بے نور تھا خرد کا ستارہ تیرے بغیر

ایک کے بدلے دس رحمتیں دس گنا معاف دس درجے بلند ۱-۲

حدیث نمبر ۱۰ (مشکوٰۃ شریف، رواہ احمد)

وعن عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنه قال خراج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حتی داخل نخلاً فسجد فاطال السجود حتیٰ خشیتُ ان یکون اللہ تعالیٰ قد توفاہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک روز نکلے اپنے شہر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کھجوروں کے باغ میں بہت لمبا سجدہ کیا آپ نے یہاں تک کہ مجھے خطرہ ہوا کہ شاید آپ انتقال فرما گئے ہیں۔ **قال فجئت انظر فرفع رسہٗ فقال مالک فذکرت له ذالک** پس میں آپ کو دیکھنے کیلئے آیا تو آپ نے سر مبارک اٹھایا پس فرمایا کیا بات ہے میں نے اپنے خیال کے اندیشے کا ذکر کیا۔ **قال ان جبرائیل علیه السلام قال لی الا ابشروک ان اللہ عزوجل** آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص تم پر صلوٰۃ پڑھے تو اس پر میں برکت و رحمت نازل کروں گا۔ **یقول لک من صل علیک صلوٰۃ صلیت علیه ومن سلم علیک سلمت علیه**

اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے تو میں اس پر سلامتی بھیجوں گا۔ جو شخص آپ پر صلوٰۃ سلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ خوش ہو کر اس پر اپنی رحمت و برکت و سلامتی نازل کرتا ہے یہ ہے شانِ محبوبیت۔ (بحوالہ تبلیغی نصاب حصہ فضائل درود شریف ص ۱۵-۱۶)

حدیث ۱۱:

وعن ابی طلحة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جآء ذُلتُ یوم والبشر فی وجهه

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور خوشی آپ کے چہرۂ انور پر چمک رہی تھی

Marfat.com

فقال انه جاء نی جبرایل فقال ان ربک یقول اما یرضیک یا محمد ان لایصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیه عشراً ویسلم علیک احد من امنک الا سلمت

پس فرمایا بے شک میرے پاس جبرائیل آیا کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کیا تم اس پر راضی نہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ کوئی ایک شخص امتی آپ کا تم پر ایک دفعہ صلوٰۃ پڑھتا ہے تو میں اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ پڑھوں اور آپ کا کوئی ایک امتی تم پر ایک دفعہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس دفعہ سلامتی بھیجوں۔

(تبلیغی نصاب صفحہ ۱۶ پر، بحوالہ الدارمی، نسائی، مشکوٰۃ شریف)

یہ خوشخبری اس لئے دی گئی کہ آپ کو اپنی امت کی رحمت برکت سلامتی کے نزول سے خوشی ہوتی ہے ایسے ہی اپنی امت کی ہر تکلیف سے غم ہوتا ہے اسی طرح جو شخص آپ کی شان میں ایک گستاخی کرتا ہے اس پر دس لعنتیں منجانب اللہ نازل ہوتیں ہیں۔

(بحوالہ القرآن سورۃ نون پ۲۹)

اس لئے تو فرمان خداوندی ہے۔ وتعذروہُ وتوقروہُ میرے محبوب کی عزت توقیر کرو تعظیم ایمان ہے توہین اور گستاخیاں بے باقیا اصل کفر ہے۔

الصلوٰۃ والسلام پڑھنا بہت اچھا ہے فیصلہ دیوبندیوں کا

حدیث ۱۲: (در مشکوٰۃ جلد ۳ ص ۱۸۴ فصل ۲ باب المعجزات وترمذی، الدارمی)

وعن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کے گردونواح میں نکلے آپ کے سامنے جو بھی پتھر شجر وغیرہ آتا وہ آپ کو اسلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا۔

روایت نمبر ۱۳: (در تبلیغی نصاب حصہ فضائل درود شریف، مصنفہ مولانا ذکریا صاحب دیوبندی صفحہ ۲۴)

علامہ باجی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر یعنی روضہ کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھنا صلوٰۃ پڑھنے سے زیادہ افضل ہے یعنی السلام علیک یا رسول اللہ افضل ہے۔

Marfat.com

الصلوٰۃ علیک یا رسول اللہ سے بعض کی رائے ہے درود شریف افضل ہے۔ علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ آخر کار مولانا زکریا دیوبندی فرماتے ہیں کہ اس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ صلوٰۃ و سلام کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے اسلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ پڑھے۔

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

اسی طرح آخیر تک اسلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی پڑھا جائے تو زیادہ اچھا ہے اس صورت میں علامہ باجی رحمتہ اللہ علیہ اور علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کے قولوں پر عمل ہو جائے گا۔
م-۹۰۲ھ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ

حدیث نمبر۱۴: (درامداد المشتاق ص۵۹)

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ جو کہ مولانا جناب اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ اور محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اور رشید احمد گنگوہی وغیرہ دیوبندی مولویوں کے پیرومرشد ہیں۔ جن کے متعلق جناب اشرف علی تھانوی المتوفی ۱۳۶۴ھ نے اپنی کتاب امداد المشتاق میں لکھا صفحہ ۵۹ پر ہے کہ اس زمانہ میں اللہ کی حجت ہیں۔ قاضی صاحب المتوفی ۱۳۱۷ھ حاجی صاحب اپنی کتاب ضیاء القلوب ص۸۳ پر فرماتے ہیں کہ جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک کا شوق ہو وہ بعد نماز عشاء یا طہارت کامل جامہ پہن کر خوشبو لگا کر مدینہ منورہ کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بارگاہ الٰہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال مبارک کی زیارت کی التجا کرے اور دل کو تمام خیالات و ساوس سے خالی کر کے یہ تصور کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی سفید کپڑے پہنے ہوئے سبز عمامہ سر پر باندھے ہوئے کرسی پر چودھویں کے چاند کی طرح روشن چہرہ میں جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف سینہ کے تصور کر کے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور بائیں طرف دل کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ اور دل پر

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی ضربیں لگائے جس قدر ہو سکے اس درود شریف اور سلام کو پے در پے پڑھے چند روز یہ عمل کرے انشاء اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ (امداد المشتاق ص ۵۹)

مساجد میں داخلہ خارج کے وقت

حدیث نمبر ۱۵ (در تبلیغی نصاب حصہ درود شریف ص ۴۸ مطبوعہ انڈیا پہلا)

وعن ابی حمید او ابی اسید الساعدی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم فی المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل

اور کہا ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی ایک شخص داخل ہو مسجد میں پس سلام بھیجے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے۔

اللھم افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج من المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب باہر آئے تو سلام علیک یا نبی اللہ پھر کہے۔

اللھم افتح لی ابواب فضلک

اے اللہ میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ (جلد ا ابو داؤد' نسائی شریف' ابن حبان' ابن خزیمہ' مشکوٰۃ شریف)

محدث امام نخعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا عمل یہ ہے۔ بسم اللہ وسلام علی رسول اللہ بسم اللہ وسلام علی سنۃ رسول اللہ

(روایت نمبر ۱۶ پورا درود شریف احیاء العلوم جلد ا ص ۳۱۹)

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکابرین میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضور کی حدیث کرتا تھا آپ کے نام کے ساتھ لفظ صلوٰۃ تو لکھتا مگر لفظ سلام نہ لکھتا تھا۔

Marfat.com

فرائت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی اما تسم الصلوٰۃ عَلیٰ فی کتابک فما کتبت بعد ذالک الا صلیت وسلمت علیہ

ایک روز پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا پس آپ نے مجھے فرمایا تم اپنی کتاب میں مجھ پر پورا درود شریف کیوں نہیں لکھتے پس اس کے بعد میں ہمیشہ آپ کے نام مبارک کے ساتھ صلوٰۃ و سلام دونوں لکھتا ہوں اور پڑھتا بھی ہوں یعنی اس طرح الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ.

حضور کو اپنی نماز میں حاضر جانو

روایت نمبر ۱۷:

دلیل (۱) حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ المتوفی ۵۰۵ھ کہ نمازی اپنی نماز میں التحیات میں السلام علیک ایھا النبی پڑھنے کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور دل میں جمائے۔ واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشخصہ الکریم اے نمازی تشہد میں السلام علیک ایھا النبی پڑھنے کے وقت حضور کو اپنے دل میں حاضر کر کے اور آپ کی وقل سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکتہ والیصدق املک فی انہ یبلغہ ویدد علیک ماھو ادنی منہ

صورت کا دل میں تصور جما کر السلام علیک ایھا النبی عرض کر اور یقین جان کہ یہ سلام میرا آپ کو پہنچ رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب پورا اپنی شان کریمہ کے لائق فرما رہے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد پہلی ص ۱۰۷)

آپ کے حاضر ناظر ہونے کے ثبوت

روایت نمبر ۱۸:

دلیل (۲) در فتح الباری جلد ثانی مطبوعہ مصری ص ۲۵۰

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

سمعت سیدی علی خواص رحمته الله علیه یقول انما امر اشارع المصلی بالصلوٰة والسلام علی رسول الله علیه وسلم فی اتشهد لتنبه الغافلین فی جلوسهم بین یدی الله عزوجل علی شهود تبهم فی تلک الحضرة فانه لایغارق حضرة الله ابداً فیغا طبونه بالسلام مشافهة (در کتاب المیز ان مطبوعہ مصری ص ۱۴۵)

میں نے سیدی علی خواص رحمتہ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے شارع حقیقی نے تشہد میں نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام پڑھنے کا حکم صرف اس لئے دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے والے غافلوں کو اس بات پر تنبیہ فرمائی جائے کہ جہاں وہ حاضر بیٹھے ہیں اس بارگاہ میں ان کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہیں اس لئے وہ دربار خداوندی سے کبھی بھی جدانہیں ہوتے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بالمشافہ سلام کے ساتھ خطاب کرتے ہیں۔ اس طرح علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ نے اپنی کتاب شہرآفاق فتح الباری شرح صحیح بخاری میں بھی عبارت موجود ہے۔ (مقام غور ہے) اور یہی عبارت بعینہ مواہب الدنیہ جلد ثانی ص ۳۲۰ زرقانی شرح مواہب الدنیہ جلد ۷ ص ۲۲۹، زرقانی شرح موطا امام مالک جلد ا ص ۱۷۰، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۶ ص ۱۱۱ سعایہ جلد ثانی ص ۲۲۷ فتح الملہم جلد ثانی ص ۱۴۳ اوجز المسالک جلد ا ص ۲۶۵ پر بھی بعینہا مرقوم ہے۔

دلیل نمبر ۳: مقام غور ہے تمام محدثین کرام حافظ ابن حجر عسلانی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۸۵۲ھ

اور امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ اور امام بدر الدین عینی رحمتہ اللہ متوفی ۸۵۵ھ اور شیخ محقق محدث مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی م-۱۰۵۲ھ رحمہم اللہ تعالیٰ حتی کہ سرکردہ منکرین صاحب فتح الملہم اور اوجز المسالک صاحب سب بیک زبان ہوکر کہہ رہے ہیں۔(فاذا الحبیب فی حرم الحبیبْ حاضر)

جب نمازی دربار الٰہی میں نظر اٹھاتا ہے تو حبیب کو حرم حبیب میں حاضر پاتا ہے اور فوراً عرض کرتا ہے۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمة الله وبرکته یہ الگ بات ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں مرض حسد بغض نفاق ہے انہوں نے حاضر کے معنی غائب

Marfat.com

اور اثبات کے معنی نفی سمجھ لئے ہیں یہ ان کی اپنی بد قسمتی اور کورا باطنی ہے انہیں کسی نماز میں حرم حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری اور جمال حبیب کے مشاہدہ کی سعادت ہی نصیب نہ ہوئی ہے ہائے افسوس۔

سچے مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی قرار دینے والے مولوی صاحبان ان مذکورہ بالا محدث اکابر حضرات کے بارے میں کیا کہیں گے جو یہ فرما رہے ہیں کہ سرکار مدینہ صاحب سکینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالت میں جب سلام عرض کرو تو یہ عقیدہ رکھو کہ آپ حاضر و ناظر ہیں اور ہمارا سلام آپ کے حضور پیش ہو رہا ہے۔ آپ وفی شان کریمی سے سن رہے ہیں۔

مذکورہ بالا محدثین حضرات بہت بڑے بڑے ائمہ ہیں اسلامی دنیا میں ان کا مقام اہل علم سے مخفی نہیں۔ خود غیر مقلد وہابی کے امام جناب نواب صدیق حسن خاں بھوپالی فرماتے ہیں۔ بحوالہ

دلیل نمبر۴: امسک الختام شرح بلوغ المرام ص۴۵۹ پر فرماتے ہیں کہ یہ خطاب اسلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکتہ اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودات کے ذرہ ذرہ ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہوئے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں نمازیوں کو چاہیے اس حاضری سے غافل نہ ہوں تا کہ قرب کے انوار اور معرفت کے بھیدوں سے منور اور کامیاب ہو جائے لیجئے نواب صاحب نے تو شرک کے انبار لگا دیئے۔

نتیجہ الغرض کہ ہر طرح سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا جائز ہے اور اس صلوٰۃ سلام کے پڑھنے کو کفر شرک بدعت کہنا گویا بے شمار سچے مسلمانوں کو کافر یا مشرک بنا دینے کے مترادف ہے۔

یہ لوگ جو وہابی غیر مقلد دیوبند تبلیغی حقیقتاً یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت مقام ارفع اعلیٰ درجاتِ عالیہ فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ اور مراتب رفیعہ کے منکر اس لئے ہیں کہ ان کے دل میں حسد بغض نفاق نبی معظم نور مجسم صدرہ کائنات بدر موجودات کی بابت ہے۔

بھولے بھالے سچے مسلمان اہل سنت والجماعت ان کی میٹھی میٹھی زبان لمبی لمبی

Marfat.com

نمازیں اللہ اللہ سبحان اللہ کی تسبیح کے چال میں آ کر اپنا ایمان اور عقیدہ تباہ و برباد کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان بہروپیوں سے ایمان کے شکاریوں سے بچائے۔اب اس حدیث پاک کو غور سے سنئے اور سمجھئے۔

حدیث نمبر ۱۹: درمشکوٰۃ شریف باب معجزات۔

منافق کی عبادات علامات

حضور پر اعتراض کرنے والے حسد بغض نفاق رکھنے والے کی نشانی اور ان کی عبادت کی کیفیت۔

وعن ابی سعید الخدری قال بینهما نحن عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یقسم قسماً اتاه ذوالخویصرة وهو رجل من بینی تمیم فقال یا رسول الله اعدل فقال ویلک فمن یعدل اذالم اعدل فقال عمر ائزن لی ان اضرب عنقه فقال دعه فان له اصحابا یحقر صلوٰة مع صلوتهم وصیامه مع صیامهتم یقرءون القرآن لا یجا وزتدقیهم یمدقون من الدین کما یمدق اسهم وفي روایت رجل غائد العنین ناتی الجبتهة کث اللحیة مشرف الوجنتین مخلوق الداس

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔آپ کچھ مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے آپ کے پاس چھوٹے قد والا ایک شخص آیا جو بنی تمیم میں سے تھا پس کہا یا رسول اللہ انصاف کیجئے اس منافق کی بدنیت تھی یعنی آپ ظلم کررہے ہیں حق دار کا حق مار رہے ہیں آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو تو ہلاک ہو جائے اگر میں زمین پر انصاف نہ کروں تو کون کرے گا مجھے اللہ نے عدل قائم فرمانے کے لئے رحمت عالم بنا کر بھیجا ہے۔ جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے اجازت دیجئے اس منافق کی گردن کاٹ دوں جو آپ پر اعتراض کرنے والا ہے اس کی یہی سزا ہے آپ نے فرمایا اے عمر اس کو چھوڑ دو اس کی پشت تھیں لوگ ہوں گے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی نماز میں ان کی نمازوں کے مقابلہ میں اور اپنے روزے ان کے

Marfat.com

روزوں کے مقابلہ میں حقیر جانو گے وہ لوگ قرآن پڑھیں گے۔ قرآن ان کے گلوں سے نہ اترے گا دین سے ایسے خالی ہو گے جیسے تیر کمان سے نکلنے کے بعد خالی ہو جاتا ہے۔

یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطیع اللہ اذا عصیتہ

اور دوسری روایت میں ہے کہ اس شخص کی علامت یہ ہو گی دھنسی ہوئی آنکھیں ابھری ہوئی پیشانی گھنی داڑھی اونچی شلوار سر منڈا ہوا اور اب بھی خوارج اور ان کی ذریت وہابیوں کی اور دیوبندیوں کی لمبی داڑھی ہے یعنی اس کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہو گی جن کی ظاہری نمازیں قرآن خوانی تمہاری نماز قرآن خوانی سے زیادہ ہو گی اس کے برادران وہابی دیوبندی یہاں دیکھنے میں بہت آ رہے ہیں بڑے نمازی مگر دین سے خارج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت گستاخ و بدگو۔

ع ۷ پ ۱۱-۱۳ قولہ تعالیٰ ومنهم من یلمذک فی الصدقت فان اعطوا منها رضوا وان لم یعطوا منها اذا هم یسخطون

اور ان میں سے کوئی وہ ہے کہ صدقہ بانٹنے میں طعن کرتا ہے پس اگر ان میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جبھی وہ ناراض ہو جائیں۔

اس آیت کا شان نزول اوپر کی روایت ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ یہ آیت بنی تمیمی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حرقوص بن زبیر المشہور ذوالخویصرہ ہے اور یہی خواج کی اصل بنیاد ہے بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے تو حضور نے فرمایا تجھے خرابی ہو تو ہلاک ہو جائے اگر میں عدل نہ کروں گا تو عدل کون کرے گا یہ سختی کا جواب آپ نے اس لئے دیا کہ اس خبیس کی نیت بد تھی میرے آقا و مولا نے اس کی دل کی کیفیت دیکھ لی تھی۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ اس بدنیت مردود بہروپیہ کی گردن اڑا دوں حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دے اس کے اور بھی ہمراہی ہوں گے کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نماز کو اور ان کے روزوں کی عبادت کے سامنے اپنے نماز روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا وہ دین

Marfat.com

سے ایسے کھو کھلے ہوں گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جائے۔تو کمان خالی ہو جائے۔

نمبر۳ فانها لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور (پ۱۷-۱۲)

پس یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل کی آنکھیں آندھی ہیں جو سینوں میں ہیں ثابت ہوا یہ گستاخ بنی ایمان کے شکاری لمبے لمبے سجدہ کرنے والے ہاتھ میں تسبیح پکڑ کر ایمان داروں کو گمراہ کرنے والے کئی کئی روز نمازیوں کو تنگ کرنے والے سر کندھوں پر اٹھانے والے گلی گلی دین کے ٹھیکہ کا اعلان کرنے والے اپنے اکابرین کو کتابیں پڑھتے بھی ہیں اور سنتے بھی ہیں اور قرآن و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بھی ہیں اور سنتے بھی ہیں مگر ان کا عمل وعقیدہ برخلاف اور گندہ ہے اور یہ لوگ حقیقت محبوب رب العالمین کے درجات عالیہ فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتب رفیعہ کے منکر ہیں کیونکہ ان کے دلوں میں مرض حسد بغض عناد و نفاق ہے ان کو عقل نہیں حضور کی شان مقام سمجھنے کی فرمان خداوندی ہے۔ ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون (پارہ ۹ رکوع ۱۷) بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں یعنی حق کی آواز کو سنتے ہیں اور حق سچ کو اپنی کتابوں میں اور دل میں چھپاتے ہیں۔سرمنڈا پیشانی پر داغ شلوار چھوٹی ہاتھ میں تسبیح لبوں پر استرہ کندھوں پر بسترہ۔

حدیث کا بقیہ حصہ:فیقتلون اهل الاسلام ویدعون اهل الاوثان آپ نے فرمایا وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے اس پیش گوئی کا مشاہدہ آج بھی ہو رہا ہے وہابیوں دیوبندیوں کی جنگ ہمیشہ الصلوٰۃ سلام اور نماز کے بعد ذکر بلند آواز پڑھنے والوں سے ہے اور جو لوگ غیر مسلم ہیں اتنے پیار محبت سے پیش آتے ہیں ہمیشہ۔

طریقہ تبلیغ

پ۱۱ ۴ فرمان خداوندی ہے۔وما کان المنؤن لینفروا کآفةً فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة" لیتفقهوا فی الدِّین وَلینزروا قومهم اذا رجعوآ الیهم لعلّهم یَحۡذَرُوۡنَ ۝

Marfat.com

اور مسلمانوں سے یہ ہو تو نہیں سکتا کہ سب کے سب گھروں سے نکلیں پس کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کے لوگوں کو ڈرائیں تا کہ برے کاموں سے برے فعل سے احتیاط رکھیں۔

خلاصہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر ہر قبیلہ سے کچھ لوگ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے وہ حضور سے دین کے مسائل سیکھنے کے لئے اور تفقہ یعنی فقہ حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دین دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لئے حضور انہیں اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کا حکم دیتے اور انہیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرماتے نماز روزہ زکوۃ وغیرہ (تفسیر خازن)

یہ آپ کا معجزہ عظیمہ تھا کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادی بنا دیتے تھے۔ (بخاری ومسلم) میں ہے فقہ افضل ترین علم ہے حدیث پاک میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ معطی وَاَنَا قَاسِمٌ اللہ دینے والا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے اور فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں اور جب یہ لوگ آپ سے تعلیم فقہ حاصل کر لیتے تو آپ انہیں ان کی قوم پر معمور فرماتے جب یہ لوگ اپنی قوم پر پہنچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو خدا کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو جاتے۔ مگر یہ لوگ سوائے سیر وسیاحت کے دین سے جاہل ہیں۔

شرک کا پہلا فتویٰ

بقیہ حدیث ۱۹: (تفسیر خازن)

قالوا ابو سعیدؓ اشهل انی سمعت هذا الحدیث من رسول الله صلی الله علیه وسلم واشهد ان علی ابن طالب قاتلهم وانا معه فامد بذلک الرجل فالتمس فانی به حتی فطرت الیه علی نعت

Marfat.com

نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعتہ۔ (مرات جلد ۸ص ۱۰۰-۹۹)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں یہ حدیث میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک کہ جناب علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ نے ان لوگوں پر جہاد کیا اور میں آپ کے ساتھ تھا اس جہاد میں تو حضرت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے متعلق حکم دیا اور وہ ڈھونڈا گیا اسے لائے گا حتیٰ کہ میں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی علامات پر دیکھا اور اس کے ہمراہی پانچ ہزار تھے ذوالفقار حیدری سے فی النار ہوئے اور چند آدمی بچے جن کی ذریت آج وہابی دیوبندی کی شکل میں ہمارے لئے وبالِ جان بنے ہوئے ہیں یہ لوگ بھی ہر بات پر شرک کا فتویٰ جڑتے ہیں یہ شرک کا فتویٰ خوارج سے چلا ہے جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کرنے کے لئے اپنی طرف سے حکم عمرو بن عاص کو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا ثالث حکم مقرر کیا تو اس وقت شرک کا فتویٰ سب سے پہلے ان خارجیوں نے حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر لگایا انہوں نے کہا علی اور معاویہ دونوں مشرک ہو گئے ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوا کوئی دوسرا حاکم مان لیا ہے اور اس آیت کے انکاری ہو گئے ہیں ان الحکم الا للہ بے شک اللہ کے سوا کوئی حکم نہیں ان کے یعنی خوارجیوں کے شرک کے فتویٰ کا جواب حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا اور یہ آیت جواباً پیش فرمائی فابعثوا حکما من اھلہٖ وحکمامن اھلھا۔ شرک کا فتویٰ خوارج سے چلا ہے پیروکار وہابی دیوبندی تبلیغی ٹولہ سب ایک ہیں اور اب کی جنگ ہمارے اہل سنت و الجماعت کے ساتھ ہے اور فرمان رسول بھی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا فیقتلون اھل اسلام ویدعون اھل الاوثان اہل اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے یعنی غیر مسلموں سے پیار احسان سے زندگی بسر کریں گے اور رات شب روز ان کی کوشش یہی ہے کہ جو اہل سنت و الجماعت نبیوں کے معجزات ولیوں کی کرامات پر عقیدہ رکھنے والے ہیں اور ان کی صفت و ثناء نعت و منقبت پڑھنے سننے والے ہیں ان کو جس طرح بھی ہو سکے اس عقیدہ سے ہٹایا جائے میٹھی میٹھی سوہنی سوہنی باتیں سنا کر اپنے جال میں پھساتے ہیں اور مسجد میں ان سے حلف لے کر اپنی کاپی

Marfat.com

روزنامچہ میں ان کا نام درج کرتے ہیں اور اپنے پوپ اکابرین سے جا کر کہتے ہیں کہ یہ نام والے اتنے آدمیوں کو یعنی اتنے مشرکوں کو اہل سنت کے عقیدہ سے ہٹا کر مسلمان کرکے آئیں ہیں وہ ان کے اکابر پوپ اس خوشی میں انعام دیتے ہیں۔ اصل میں یہ خارجی لوگ ہیں اور ہمیں مشرک سمجھتے ہیں اور یہ اپنے آپ کو مواحد سمجھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دل اللہ نے پاک و روشن کرنا نہ چاہے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔

اولٰئِکَ الّذین لم یرد اللہ ان یّطھر قلوبھم○

یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کا دل پاک کرنا نہ چاہا۔

قارئین کرام سامعین حضرات آپ قرآنی آیت مذکورہ بالا۔

وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ اور اس کی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور موجودہ تبلیغی جماعت والے دیوبندیوں کو سامنے رکھیں کیا کتنے درس ہر گاؤں گاؤں کوچہ کوچہ گلی گلی میں قائم کئے ہوئے ہیں اور کتنے مدرس اور کتنے شیخ القرآن و حدیث ہیں جو کہ ہر سال علم دین علم فقہ کا علم سکھا کر فارغ التحصیل سندیں دے کر ان کو تاکید کرتے ہیں کہ واپس اپنے اپنے گاؤں محلہ میں اپنے رشتہ داروں کو علم دین احکام شرح کا علم سکھائیں پڑھائیں۔

قارئین کرام کیا یہ لوگ ہڈحرام ایمان کے شکاری منافق گستاخ رسول میں سے یہ وصف ہے یا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جن کے ہم مقلد ہیں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیا ان حضرات کا طریقہ تبلیغی یہی تھا کہ ہر شہر شہر گاؤں گاؤں اور ہر محلے کی مساجد میں تم لوگ زبردستی تین تین روز قیام کرنا ہے جہاں ہر روز پانچ وقت نماز اذان و جمعہ اور درس قرآن حدیث کا ہوتا ہے وہاں کے نمازیوں کو مجبور کرکے تنگ کرنا اور ان سے مسجد میں بیٹھ کر حلف نامہ لینا ہے کہ تمہارے ساتھ ہمارا عقیدہ اپناؤ کیا ان دونوں اکابرین کا طریقہ کار تبلیغی یہی تھا۔ قارئین کرام اگر ان کے پاس کسی درس نظامیہ کی سندیں ہیں تو اپنے وطن اپنے شہر یا گاؤں محلہ میں جا کر محلے داروں کو علم دین احکام شرح سکھائیں پڑھائیں ہم پر مسلط ہونا اور مہینہ میں دو دفعہ حملہ کرنا تم پر فرض جہاد نہیں اگر تم نے تبلیغ کے مطابق حکم قرآن و حدیث سنت صحابہ کرنی ہے تو کسی غیر مسلم کافر کے علاقہ میں جا کر کریں جہاں اسلام کے دشمن ہیں اگر علم دین سیکھنے

Marfat.com

کے لئے وطن شہر گاؤں وغیرہ اپنا چھوڑا ہے تو کسی شہر یا گاؤں جائیں جہاں پر درس قرآن حدیث علم فقہ پڑھایا سکھایا جاتا ہے وہاں جا کر معلم کے پاس داخلہ لیں علم دین احکام شریعت سیکھیں پڑھیں اپنی زندگی ہڈحرام نہ بنائیں۔

وقت ضیاء نہ کریں۔ ہمارے پاس تو ہمارے اکابر دین ائمہ دین فقہائے کرام حافظ قرآن و حدیث موجود ہیں ہمارے علاقہ میں درس کافی حد تک چل رہے ہیں ہمارے بھائی ہمارے بچے تعلیم قرآن و حدیث پڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ہم پر تمام علاقہ پر فیض شیر ربانی شرقپوری رحمتہ اللہ کا جاری ساری ہے اور حضرت قاری اللہ بخش رحمتہ اللہ علیہ کا جو ولی کامل تھے اور حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ کا چشمہء فیض دارالمبلغین قائم و دائم ہے سرپرستی حضرت الحاج میاں جمیل احمد مدظلہ العالی کا ہے۔ اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ ایسے پیر کامل تھے کہ جن کا سینہ اقدس انوار تجلیات الٰہی کا مرکز تھا اور جن کا قلب مبارک اسرار معارف خداوندی کا گنجینہ تھا اور جن کی نگاہوں میں حسن و جمال کے جلوے تھے اور جن کے دل میں محبت الٰہی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دریا موجزن تھا جن کا ہر عمل تسلیم و رضا کی عملی تفسیر تھا۔ جن کا ہر قدم سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اٹھتا تھا جن کا ہر سانس ذکر اللہ میں محو تھا اور جن کے خصائل اعمال یبیتون لربھم سجدو قیاما کے حسین نمونے تھے اعلیٰ حضرت شیر ربانی کے جود سخا کا یہ عالم تھا کہ ہر سوالی کی جھولی بھر دی ہر گدا کے دامن کو بھر دیا فقیر آیا تو امیر کر دیا جاہل آیا تو عالم بن کر گیا بے عمل آیا تو باعمل ہو کر گیا۔ بے مراد آیا تو بامراد ہو کر گیا دکھی آیا تو شفایاب ہو کر گیا۔ سیہ کار آیا تو پرنور ہو کر گیا۔ دوزخی آیا تو جنتی بن کر گیا چور آیا تو قطب بن کر گیا۔

میاں صاحب دے فیض دی حد مکی جدھر ویکھیا دیوا جگا دتا
آیا شیر محمدؒ دنیا وچ بن کے رہبر کل علماواں تے قاریاں دا
ایہہ شیر محمدؒ ربانی ہے کوئی انت نہیں ایہدیاں عطاواں دا

میری یہ نصیحت ہے قارئین حضرات ان خوارج گستاخ رسول سے بچیں کیونکہ ان کا مشن یہی ہے کہ بھولے بھالے سنی الصلوٰۃ سلام پڑھنے والوں کو اور نماز جماعت کے بعد بلند آواز سے ذکر کلمہ طیبہ کرنے والوں کو اور نبیوں کے معجزات ولیوں کی کرامات پر عقیدہ

Marfat.com

رکھنے والوں کو ولیوں نبیوں کے دربار پر فاتحہ خوانی کرنے والوں کو نبی کریم کی نعت و منقبت پڑھنے سننے والوں کو اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے لگا کر ان کو اس عقیدہ سے ہٹائیں یہ ہے ان کا مشن مقصد تاکید ہے کہ ایسے بہروپیوں سے بچیں اور اپنا عقیدہ شیر ربانی والا نہ چھوڑیں کیونکہ عقیدہ صحیح نبیوں ولیوں والا ہے۔ عقیدہ ہی تمام عبادات کی بنیاد ہے۔

خلاصہ: (۱) عقیدہ بنیاد ہے (۲) عبادات چار دیواری ہے (۳) اور چھت اچھے اعمال ہیں۔

لہٰذا جب عقیدہ گندہ ہے تو تمام عبادات اعمال ناقص ہیں کیونکہ عقیدہ ہی تمام عبادات اعمال کی بنیاد ہے جب بنیاد خراب ہو سب کچھ برباد ہے۔ من احب شیاءً اکثر ذکرہٗ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کیا کرتا ہے۔ وعن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم متٰی اکون مومناً صادقاً قال اذا احببت اللہ فقیل ومتٰی احب اللہ قال اذا جبت رسولہ

صحابہ کرام میں سے ایک صحابی عرض نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کب سچے مومن ہوں گے فرمایا جب تم اللہ سے محبت کرو گے عرض کیا اللہ تعالیٰ کو کس طرح دوست بنائیں فرمایا جب تم اس کے رسول سے محبت کرو گے پھر عرض کیا کس طرح اس کے رسول کو دوست بنائیں گے فرمایا جب تم اس کا ذکر کثرت سے کرو گے من احب شیاءً اکثر ذکرہٗ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کیا کرتا ہے۔

روایت نمبر ۲۱: حضرت علامہ امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۹۰۲ھ نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنا اہل سنت و الجماعت ہونے کی علامت ہے چنانچہ ہمارا درود اسلام حضور پر اظہار عظمت کے واسطے ہے۔

علماء اسلام و مفسرین کرام وحق سے اللھم صلی اللہ علیٰ یعنی الصلوٰۃ والسلام کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت بزرگی عطا فرما اور دنیا میں ان کا دین بلند کر ان کی دعوت کو غالب فرما کر ان کی شریعت کو بقا عنایت کر اور آخرت میں آپ کی شفاعت قبول فرما اولین و آخرین پر آپ کی فضیلت و خصوصیت اور مقام ارفاء اعلیٰ کا اظہار کر انبیاء مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر آپ کی شان

Marfat.com

بلند کر آمین۔

آیت کا شان نزول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی نازل ہوئی تو امیر المومنین خلیفۃ المسلمین یارغار مجتبیٰ جانشین مصطفیٰ راز دار نبوت جان نثار اسلام سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا فداک النبی و امی یا رسول اللہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کوئی فضل و کمال شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے۔ یہ آیت نازل فرمائی۔ پ۲۲ ۲ھوالذی یصلی علیکم وملئکتہٗ لیخرجکم من الظلمت الی النور ○ وکان بالمومنین رحیماً ○ ترجمہ وہ ہی ذات ہے کہ صلوٰۃ بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے تان کہ نکالے تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف اور مومنوں پر اللہ بڑا مہربان ہے سبحان اللہ تعالیٰ کتنا مہربان ہے ہم پر اپنے حبیب کے صدقہ ورنہ ہم تو اس لائق نہیں۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں
جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
جو منکر ہے ان کی عطاؤں کا وہ بات بتائے تو
کون ہے وہ جسکے دامن میں اس در کی خیرات نہیں
وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ خدا سے پھر بھی جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر کیا نہیں یہ محبّ حبیب کی بات ہے

دعا

حدیث: (مشکوٰۃ شریف)

وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لایصعد منہ شیی حتٰی تصل علٰی نُبیّک

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے آسمان کی طرف نہیں جاتی یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ نہ پڑھوں۔ (تبلیغی نصاب دیوبند مولانا ذکریا)

جنت پانچ شخصوں کی مشتاق ہے: (۱) تابی القرآن (۲) وحارۃ اللسان (۳)ومعطی الجیقان (۴) ومکس العریان (۵) ومن صلّ عَلیٰ حبیب الرحمن قرآن کی تلاوت کرنے والا' زبانی یاد کرنے والا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے والا۔ ننگوں کو کپڑا پہنانے والا محبوب رب الرحمٰن پر درود وسلام بھیجنے والا۔

جس شخص کے پاس صدقہ خیرات کرنے کی توفیق نہ ہو وہ حضور پر کثرت سے الصلوٰۃ والسلام پڑھے۔

وعن ابی سعید الخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ایھا رجل مسلم لم یکن عندہ صدقۃ فلیقل فی دعآء ہ اللھم صل علی محمد عبدک

اور حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا کرے۔

ورسولک وصلی علی المومنین والمومنت والمسلمین والمسلمات فانھا زکوٰۃ وقال لا یشبع المومنین خیرا حتی یکون منتھاہ الجنۃ (رواہ ابن حبان علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ علامہ سیوطی فی الدالی فی تخریبہ الادب المفرد بلبخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ یعنی صدقہ کرنا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے اور پاک کرنے والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا تمہارا درود بھیجنا مجھ پر تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے تلنے کے وقت ہے۔ نیک اعمال کے پلڑے کا جھکنا اور حوض کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا جہنم کی آگ

Marfat.com

سے خلاصی پانا۔ پل صراط پر آسانی سے گزرنا۔ مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھنا۔ غریب کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہونا۔ درود شریف زکوۃ ہے اور طہارت ہے اور اس کی برکت سے سو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہونا اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور ہر مجالس کے لئے زینت ہے اور معیشت تنگی فقر کو دور کرتا ہے اور صلوٰۃ پڑھنے والا حضور کے قریب ہوگا دن قیامت میں درود سلام کی برکت سے پڑھنے والے کی اولاد فائدہ مند ہوتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قرب حاصل ہوتا ہے اور یہ بے شک نور ہے۔ اور دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور دلوں کو نفاق اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور حضور کی زیارت ہونے کا ذریعہ ہے۔ دین اور دنیا میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے۔

نماز کے بعد دعا سے پہلے ذکر کلمہ اور صلوٰۃ سلام پڑھنا

وعن فضالہ ابن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینهما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضالہ بن عبید اللہ عنہ یہ صحابی انصاری اوسی ہیں کنیت ان کی ابو محمد ہے غزوہ احد اور خیبر میں حاضر رہے اور بیت رضوان میں بھی شریک تھے دمشق میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے قاضی رہے۔ ہجری ۵۳ میں وفات پائی۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ تشریف فرما تھے قاعداً اذخل رجل فصلی فقال اللھم اغفرلی ورحمنی آپ کے پاس ہم بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی دعا مانگنی شروع کی کہا یا الٰہی مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرمایا۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلت ایھا المُصلّی اذ صلیت فقعدت آپ نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی ہے جس وقت تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ کی تسبیح تہلیل کر پھر فاحمد اللہ بما ھو اَھْلُہٗ وصلِّ علیّٰ ثم دعہ مجھ پر صلوٰۃ سلام پڑھ پھر دعا کر۔

دوسرا آدمی:

قال ثم صل رجل اخرٗ بعد ذالک فحمد اللہ وصلّ علی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فقال لہ النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ایھا

Marfat.com

المصلی ادع تجب (رواہ ابو داؤد نسائی)

فرماتے ہیں کہ اس کے بعد دوسرا شخص آیا اس نے نماز پڑھی بعد میں اللہ کی حمد کی اور صلوٰۃ سلام پڑھا آپ پر پس آپ نے فرمایا اے نمازی مانگ دعا قبول ہوگی۔ ایسے ہی اسے ابن خذیمہ اور حاکم ابن حبان نے بھی نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (مشکوٰۃ درمرات جلد۲ ص۱۰۴)

وعن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ علیه وسلم وبوبکر و عمر معه فلما جلست بدعت بالثناء علی اللہ تعالیٰ ثم الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم سل تعطه سل تعطه (رواہ ترمذی)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اللہ کی حمد ثناء کی پھر میں نے آپ پر درود پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دعا مانگی پس آپ نے فرمایا دعا مانگ دیا جائے گا مانگ لے دیا جائے گا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلی فرماتے ہیں المتوفی ۱۰۵۲ھ کہ مجھے عبدالوہاب متقی رحمتہ اللہ علیہ جب بھی مدینہ منورہ سے جب الوداع کرتے تو فرماتے کہ سفر حج میں ایسے فرائض کے بعد درود سلام سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں اپنے سارے اوقات درود سلام میں گھیر دو اور اپنے آپ کو صلوٰۃ سلام کے رنگ میں رنگ لو میں نے اس پر عمل کیا۔

اذان کے بعد صلوٰۃ کا حکم

در تبلیغی نصاب حصہ فضائل درود شریف مصنفہ مولانا ذکریا دیوبندی صفحہ ۴۶ پر

وعن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه انه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول اذ سمعتم الموذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَن صَلَّ عَلَیَّ صلوٰۃً صلّ اللہ علیه عشرا ثم سلو اللہ

Marfat.com

لی الوسیلة اللھم رب ھذہ الدعویٰ (الخ مسلم، جلدا، ابوداؤد ترمذی)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کا ارشاد بیان کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ مون کہے وہ ہی تم کہا کرو اور پھر تم بعد میں مجھ پر صلوٰۃ ایک دفعہ بھیجا کرو اور جو شخص مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور پھر میرے لئے دعا وسیلہ کی مانگو یعنی اَللّٰھم رَبَّ ھذہِ الدَّعوہ روایت کیا امام مسلم التوفی ۲۶۱ھ امام ترمذی التوفی ۲۷۹ھ اور امام ابو داؤد نے التوفی ۲۷۵ھ جلد پہلی

اذان سے پہلے دعا مانگنا

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ سنت ہے حضرت عمرو ابن زبیر رضی اللہ سے کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ خاتون فرماتی ہیں کہ میرا گھر مسجد نبوی کے اردگرد والے اونچے مکانوں سے تھا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے مکان کی چھت پر بیٹھ کر وقت کا انتظار کرتے اور صبح صادق سے پہلے آتے اور جب صبح صادق ہوتی تو کھڑے ہو کر یہ دعا آذان سے قبل پڑھے۔

اللھم انی احمدک وانستعینک علی قریش ایقیموادینک ثم یوذن قالت واللہ

اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش پر مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں پھر اس کے بعد اذان کہتے صحابیہ کہتی ہے کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتی کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کلمات کو کسی رات کو چھوڑا ہوا۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آذان سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اللہ تعالیٰ سے استعانت اور لوگوں کی ہدایت اور دین اسلام کی تقویت کی ہمیشہ دعا کرتے تھے۔ در مصنفہ میر حسن دہلوی (۱) در اخبار الاخیار (۲) اور مختصر سنن منذری ص ۲۸۳ جلد پہلی (۳) وفاء الوفاء ص ۵۲۹ جلد ۲-۴ عون المعبود ص ۲۰۴ جلد پہلی نمبر ۵ اخبار مدینہ الابن النجار ص ۸۶ نمبر ۶ سنن امام بیہقی ص ۴۲۵ نمبر ۷ سعایہ ص ۱۹ نمبر ۸ ابوداؤد ص ۷۷ عربی مترجم ص ۲۳۶ نمبر ۹ جمیع العوائد ص ۱۳۳) وغیرہ۔

Marfat.com

سارا وقت صلوٰۃ سلام میں

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قال قلت یا رسول اللہ انی اکثر والصلوٰۃ علیک فکم اَجْعَلُ لک من صلوتی فقال ما شِئْتَ قلت الربع قال مَا شِئْتَ فان زِدْتَ فھو خیر لَکَ قلت انصف قال ماشِئْتَ فان زِدْتَ فھو خیرٌ لَکَ قلت فالثلثین قال ماشئت فان زدت فھو خیرلک قالت اجعل لک صلوتی کُلَّھا قال اِذًا تکفی ھمَّکَ ویُکَفَّرلَکَ ذَنْبُکَ (رواہ الترمذی)۔ مشکوٰۃ

کہ اے اللہ کے رسول بے شک میں بہت بھیجتا ہوں درود آپ پر پس کتنا مقرر کروں آپ کے واسطے اپنی دعاؤں سے پس فرمایا جس قدر چاہیے میں نے کہا چوتھائی فرمایا آپ نے پس اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے پس میں نے عرض کیا آدھا وقت مقرر کروں فرمایا جس قدر تو چاہے زیادہ کرلے تیرے لئے بہتر ہے پس میں نے عرض کیا سارا وقت اپنی دعاؤں کا مقرر کیا میں نے آپ کے لئے آپ پر درود بھیجوں گا فرمایا اب تو کفایت کیا جائے گا تو اپنے غموں سے اور مٹا دیئے جائیں گے تیرے گناہ جو تو نے کئے ہیں روایت کیا اس کو امام ترمذی نے المتوفی ۲۷۹ھ

اجعل لک صلوتی کلھا ان کلمات کی تشریح علامہ زرقانی نے زرقانی ص ۳۵۹ ج ۶ میں نے کہا میں سارا وقت درود سلام ہی پڑھوں گا۔ علامہ خفاجی رحمتہ اللہ علیہ ص ۴۹۲ ج ۳ علامہ ابن قیم جلاء الافہام ص ۳۳ میں ہے۔ وانظم من الجلاء ای اجعل دعائی کُلِّہٖ صُلوٰۃ علیک یعنی میں تمام دعاؤں کی جگہ درود سلام ہی پڑھوں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذ یکفی ھمک ویغفر ذنبک جب ایسا کرے گا دعاؤں کی بجائے صلوٰۃ سلام پڑھے گا تو یہ تمہارے فکر و غم مٹانے کیلئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ القول البدیع میں ہے ص ۱۳۹ اس حدیث کی تشریح یوں ہے اصلی علیک بدل ما اعوبہ لنفسی یعنی میں اپنی سب دعاؤں کے بدلے یا رسول اللہ آپ پر صلوٰۃ سلام پڑھتا ہوں لہٰذا دعا کی بجائے ہر جگہ ہر وقت دعا کے درود سلام پڑھنا صحابی کی سنت ہے اور شارع علیہ السلام میں پسندیدہ ہے اور یہ بات محقق ہے۔ ہم اہل

Marfat.com

سنت و الجماعت کا عمل صحابی کی سنت اور سنت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ان تینوں حدیثوں نمبر۳۱-۳۰-۲۹ پر عمل کرتے ہوئے ہم لوگ اذان سے پہلے اور بعد میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ وآل علیک واصحابک یا ختم النبیین پڑھتے ہیں۔ یہ مقام عشق ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی آیات قرآنی اور دیگر دعائیں وظائف مختلف اوقات کی دعاؤں کی فضیلت بیان فرمائیں ہیں چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق تھا جو ان کے رگوریشہ میں سمایا ہوا تھا اس وجہ سے سب دعائیں ورد وظائف کی جگہ درود سلام کو مقدم سمجھ کر اپنا سارا وقت صلوٰۃ وسلام میں گزارتے تھے۔ مثال نمبر ۱ کتاب الصلوٰۃ صحیح مسلم شریف ص ۶۹۳۔ ھٰکذا

عشق صحابہ کرام

وعن ابی حجیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال اتیت النبّی صَلّی اللہ علیه وسلم بِمکة وهو باالابطع فی قبلة له حمرآء من اذم قال فخرج بلال بوضوئه فمن نائل وناضح

حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مقام بطح میں سرخ چمڑے کے خیمہ میں تشریف فرما تھے اس وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر نکلے لوگوں نے اس پانی کو لیا کسی کو پانی مل گیا اور جن کو نہ ملا وہ دوسروں کے ہاتھوں پر ہاتھ مل کر اپنے چہروں پر ملتے تھے۔

اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ پانی کا تبرک حاصل کرنے کا ثبوت ہے اس کی تائید بخاری شریف میں ہے۔ بخاری شریف جلد پہلی ص ۳۷۹ امام محمد اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۵۶ھ

وعن عروٰة ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه یرمق اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم بعینه قال فو اللہ ماتنخم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نخامة الاوقعت فی کف رجل منهم فدلک بها وجهه

Marfat.com

وجلده واذا امرهم ابتدروا امره وان توضآء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کادو یقتلون علی وضوہ

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب قریش مکہ نے مجھے صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا تو میں غور سے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا خدا کی قسم جب آپ ناک صاف کرتے ہیں یا پانی بنی مبارک میں ڈالتے ہیں تو کوئی نہ کوئی صحابی ہاتھ آگے بڑھا کر اس رینٹ مبارک کو لے کر چہرے پر مل لیتا ہے جب آپ وضو فرماتے ہیں تو آپ کے وضو کے پانی کو حاصل کرنے کیلئے صحابہ اس طرح جھپٹ پڑھتے ہیں گویا کہ ایک دوسرے کو قتل کر دیں جب آپ حجامت بنواتے ہیں تو آپ کا ایک بال بھی زمین پر گرنے نہیں دیتے جب آپ کوئی حکم فرماتے ہیں تو سب اس کی تعمیل میں دوڑ پڑھتے ہیں جب آپ گفتگو فرماتے ہیں تو آپ کے سامنے تمام صحابہ سر جھکا کر نظریں نیچی کر کے آہستہ بولتے ہیں ازرائے تعظیم جب عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ قریش مکہ کے پاس واپس گئے تو انہیں کہا کہ اے قریش مکہ میں کسریٰ قیصر اور نجاشی بادشاہ، شاہ فارس، شاہ روم، شاہ حبشہ کے پاس گیا ان کی دورِ حکومتیں دیکھیں بخدا میں نے ہرگز کوئی بادشاہ زمین پر اتنا محترم محتشم مکرم نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھیوں نے اس قدر تعظیم و توقیر کی ہو جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابہ نے آپ کی تعظیم توقیر کی ہے خدا کی قسم میں نے ایسی قوم دیکھی ہے جو کبھی بھی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑے گی وہ ہمیشہ آپ کی عزت تعظیم تقیر کرتے رہیں گے۔ اس اپنے قاصد کی خبر سن کر ان کے حوصلے پست ہو گئے۔ عشق رسول صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رگ و ریشہ میں سمایہ ہوا تھا اور ان کی نگاہوں میں حسن یار کے جلوے تھے ان کا ہر عمل تسلیم و رضا کی عملی تفسیر تھا جن کا ہر قدم سنت رسول پر اٹھتا تھا جن کا ہر سانس ذکر صلوۃ و سلام میں محو تھا احکام الٰہی کی تعمیل سیرت نبوی کی پیروی ان کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی تھی اور دل دماغ اور جسم و روح پر کتاب و سنت کی حکومت تھی اسی عشق کامل کے طفیل صحابہ کرام کو دنیا میں اختیار و اقتدار اور آخرت میں عزت و وقار ملا۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

Marfat.com

قارئین کرام! رینٹ طبعاً مکروہ اور گھناؤنی ہوتی ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی عام آدمیوں کی طرح ہوتے اور رینٹ آپ کی بھی عام شیروں کی طرح ہوتی تو کیوں صحابہ کرام اس کے حصول کیلئے اس قدر بے تاب نہ ہوتے اور جب رینٹ مبارک برف سے زیادہ شفاف ہو مشک وعنبر سے بہتر خوشبو دار ہو شہد سے زیادہ میٹھی ہو تو کون بد بخت انسان ہوگا جو اس کے حصول کی خواہش نہ رکھتا ہوگا۔ رینٹ تو دور کی بات ہے آپ کا پیشاب مبارک بھی طیب و طاہر تھا۔ آپ کا خون اور آپ کے فضلات کریمہ طاہر ہیں =

روایت: علامہ سیوطی مسند ابو یعلی، حاتم، دار قطنی، ابو نعیم کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔

عشق محبت

عن ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قام النّبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم من الّیل ابی فخارۃ فی جانب البیت فبال فیھا فقمت من الیل وانا عطشانۃ فشربت مابینھا فیھا اصبح اخبرتہ فضحک وقال انک لن تشتکی بطنک بعدیومک ھذا ابداء

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن رات کو اٹھ کر گھر کی ایک جانب گئے مٹی کے برتن میں پیشاب کیا کچھ دیر بعد میں اٹھی پیاسی تھی میں نے پیشاب کو پانی سمجھ کر پی لیا صبح آپ کو خبر ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پیاسی تھی پانی سمجھ کر اسے پی لیا جو بہترین خوش ذائقہ تھا آپ میری بات سن کر ہنس پڑے اور فرمایا آج کے بعد تمہیں کبھی پیٹ کی تکلیف نہ ہوگی۔

آپ کا خون مبارک طیب طاہر

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد میں آپ کا دانت مبارک شہید ہو گیا تھا تو جب خون ماہ جبین سے گرنے لگا تو حضرت مالک ابن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر خون کو چوس لیا زمین پر نہ گرنے دیا تو حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں آپ نے اس وقت فرمایا من اردا ان ینظر

Marfat.com

الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا جو شخص چاہتا ہے کہ میں جنتی آدمی کو دیکھوں وہ اس شخص یعنی مالک ابن سنان کو دیکھ لے۔

بحوالہ: علامہ زرقانی علی المواہب ص ۲۳۰ ج ۴ المتوفی ۱۱۲۲ھ اور علامہ احمد ابن محمد قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

ایک قریشی غلام نے آپ کا خون مبارک پی لیا تھا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی تکلیف کی وجہ سے پچھنے لگوائے تو ایک قریشی غلام کو کہا کہ اس کو باہر پھینک آؤ تو اس نے باہر جاکر زمین پر گرانا مناسب نہ سمجھا اس کو ازرائے محبت عشق پی گیا جب حضور نے پوچھا تو عرض کیا یا رسول اللہ میرے عشق نے گوارہ نہ کیا کہ اس پاک خون کو زمین پر گراؤں میں نے پی لیا ہے تو اس وقت آپ نے فرمایا۔

قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھب فقد افزات نفسک من النار جا تجھے جہنم کی آگ نہ جلائے گی آپ نے اسے دعا نجات دی خوشخبری جنت کی دی۔ زرقانی ص ۲۲۹ ج ۴ خصائص کبریٰ۔

علامہ ابن عابدین شامی حنفی المتوفی ۱۲۵۲ھ الفتاوی الحامد یہ ص ۳۶۵ ج ۲ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات طاہر ہیں جیسا کہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کا پیشاب مبارک پی لیا تو آپ نے فرمایا تمہارے پیٹ میں قیامت تک تکلیف نہ ہوگی اور پیٹ کو جہنم کی آگ نہ جلائے گی اس حدیث کو دارقطنی نے صحیح قرار دیا ہے اور ابو جعفر امام ترمذی المتوفی ۲۷۹ھ نے بھی بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پاک ہے کیونکہ ابو طیبہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کرنے کے لئے دیا تو انہوں نے اس کو پی لیا اور اس وقت حضور نے فرمایا جس شخص کے خون کے ساتھ میرا خون مل جائے گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا یہ حدیث صیحہ کی کتابوں میں موجود ہے اور ان کو ہمارے حنفی شافعی مالکیوں اور حنبلیوں کے فقہاء کرام نے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا حضور کے خون مبارک کی بابت تو فرمایا میں نے خود پی لیا تھا اور جس کے خون میں آپ کا خون ہوگا

Marfat.com

اس کو جہنم کی آگ نہ جلائے گی۔

خصائص کبریٰ ص ۶۸ ج ا' بزاز ابو یعلی' امام بیہقی م ۴۵۱ھ' قاضی عیاض شفاء شریف م ۵۴۴ھ' زرقانی ج ۲۳۰ ج ۴

تفسیر نعیمی پارہ ۵: شہید کی موت غسل نہیں توڑتی۔ نبی کی نید وضو نہیں توڑتی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات امت کیلئے پاک طاہر طیب ہیں اور شہید کا خون وقت شہادت کا پاک ہے۔ یہ خصوصیت بھی آپ میں موجود تھی مسند مفسرین کرام نے تصریح کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشر بھی ہیں اور نور بھی ہیں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا سوال کرنے پر جواباً فرمایا یا جابران اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ اور دوسرا فرمان خداوند قل انما انا بشر مثلکم آپ کہہ دیجئے کہ میں ظاہر صورت شکل میں تمہاری مثل ہوں اور نہ میں خدا ہوں نہ تم خدا اور مریا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے میں بھی اسی کی عبادت کرتا ہوں تم بھی اسی کی عبادت کرو اس عقیدہ میں' میں تمہاری مثل ہوں ورنہ نہیں۔ نہ صورت نہ سیرت نہ کمال نہ جمال نہ شان نہ مقام نہ شریعت کی حدود میں مقید ہوں تم مقید ہو تم میں خصوصیت اور ہے مجھ میں خصوصیت اور ہیں میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے میں وہ سنتا ہوں تم نہیں سن سکتے میری طرف وحی آتی ہے تمہاری طرف نہیں اور نہ میں خدا ہوں نہ میں خدا سے جدا ہوں میں اللہ کا حبیب ہوں۔ کئی دفعہ آپ نے فرمایا ای کم مثلی تم میں سے کون ہے میری مثل اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: یا ابابکر صدیق لم یعرفنی حقیقۃ من غیر ربی میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

کہا طاقت کسی بشر کو کہ مدح مصطفیٰ ٹھہرے
مدح ذات پاک احمدی جب کہ خود خدا ٹھہرے
حضور سر وحدت ہیں کوئی رمز ان کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہیں حقیقت میں خدا جانے
علم پڑھیاں اشراف نہ ہون جہڑے ہون اصل کمینے
سونا پتلوں مول نہ تھیدا بھاویں لکھ جڑیئے نگینے

Marfat.com

شوم کولوں کدی داد نہ ملسی بھاویں ہون لکھ خزینے
بنا عشق نبی دے نہ جنت ملسی بھاویں مریئے وچ مدینے

اول ما خلق اللہ نوری (ترمذی) نور وقت والادت میری والدہ صاحبہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ خراج من بطنی نور۔

خلاصہ عشق

حدیث نمبر ۳۱ مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں محبت نبی عشق رسول تھا اس لئے آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا ما شعت فان زدتہ فھو خیر لک عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام دعاؤں کی جگہ درود سلام ہی پڑھوں گا آپ نے فرمایا جب ایسا کرے گا اور دعاؤں کی بجائے درود سلام ہی پڑھے گا تو یہ تمہارے فکر وغم مٹانے کیلئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ لہٰذا یہ مقام عشق و محبت ہے۔ کہ محبت دلائل کی محتاج نہیں ہوتی۔ یہ امر واقع ہے کہ محبت کی تپش اور عمل کا نور جب ملتے ہیں تو تب دین کامل بنتا ہے اگر ایک چیز بھی رہ جائے یا کم ہو جائے تو دین مکمل نہیں ہوتا۔

؎ محمد کی غلامی دین حق کی شرطِ اوّل ہے
اگر ہو اس میں خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

حدیث: من صل علی فی الکتاب لم تزل الملئکۃ تصلی مادام اسمی
آپ نے فرمایا جس نے وقت کتابت میں جہاں میرا نام آئے صلوٰۃ وسلام لکھا اور پڑھا اس پر ہمیشہ فرشتے درود و سلام بھیجا کریں گے جب تک میرا نام کے ساتھ صلوٰۃ وسلام لکھا رہے گا۔ یہ ہے شان محبوبیت مقام ارفع و اعلیٰ۔

روایت: شفاء شریف قاضی عیاض المتوفی ۵۴۴ھ شرح شفاء شریف ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ ص ۴۶۱ ج ۳

میں درود سلام کے مستحب مقامات کے شمار میں بوقت اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا مستحب ہے۔ اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا رواج تھا۔ القول البدیع ص ۱۹۲

Marfat.com

فتاویٰ احمد بن حجر مکیؒ ص ۱۳۱ جلد پہلی۔

آج سے (۱۴۲۱ھ ۵۸۹ھ) ۸۳۲ سال قبل بھی رواج تھا۔

الا الصبح والجمعة فانهم یقدمون ذالک فیها علی الاذان اهسر المؤذنبین بالصلوٰة والتسلیم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی انی قال امربها اهل الامصار والقریٰ فجزاه خیراً عادل بادشاہ صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۵۸۹ھ نے موذنوں کو امر فرمایا ہوا تھا کہ اذان کے اول آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الصلوٰۃ والسلام پڑھنے کا حکم دیا ہوا تھا اور تمام شہروں دیہاتوں اور قصبوں میں رہنے والوں کو اس کا امر فرمایا ہوا تھا اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرما دے آمین ثم آمین پس اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھنا مسلمانوں اور عشق رسول رکھنے والوں کا طریقہ رواج پہلے کا مروج ہے کوئی نئی ایجاد نہیں۔ یہ بادشاہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق تھا اور اس کا عمل بھی حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقہ پر تھا اور حدیث نمبر ۲۹-۳۱ پر تھا۔

اس نیک مومن بادشاہ نے ۵۲ سال حکومت کی ہے مصر، شام، فلسطین وغیرہ پر

۱- ہر اچھے کام سے قبل و آخر درود وسلام پڑھنا مستحب اور استیجاب ہے

القول البدیع ص ۱۷۱ تفسیر روح البیان جلد ۳ ص ۱۵۱ وعندا ابتداء کل امر ذی بال افقل کل کلام ہر اچھے کام شروع کرنے سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے ذریعہ خیر وبرکت ہے۔ سات اوقات میں درود سلام پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱) صحبت کے وقت جب بے پردا ہو (۲) پیشاب پاخانہ کے وقت (۳) فروخت کے وقت (۴) ٹھوکر کھانے کے وقت (۵) ذبحہ کے وقت (۶) چھینک کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کے درمیان۔

انه تعالیٰ لم یوقت ذالک یشمل سائر الاوقات ان سات اوقات کے علاوہ باقی تمام اوقات میں پڑھنا جائز اور مستحب ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے اس امر صلوٰۃ کا وقت معین نہیں فرمایا تا کہ تمام اوقات کو شامل رہے بحوالہ شرح شفاء شریف ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۱۴ھ

Marfat.com

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ وفی صلوتکم ومساجد کم وفی کل موطن یعنی اپنی نمازوں اور مسجدوں اور ہر مقام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو لہٰذا مطلقاً ہر جگہ ہر وقت پڑھنا جائز ہے جس میں اذان کا وقت مقام بھی شامل ہے۔
(بحوالہ جلاء الافہام ص۲۵۲)

(۳) فتاویٰ عزیزیہ نذیریہ جلد پہلی ص ۳۶۵ میں ہے کہ یہ بھی حکم خدا اور رسول اللہ کا ہے جہاں خاص حکم شرعی نہ ہو وہاں عام حکم شرعی سے استعلال کرنا جائز ہے۔ بلفظہ فتاویٰ شامی جلد ا ص۵۱۸ طحطاوی علی المراقی بحر الرائق ج ا ص۳۲۶ فائیہ ۃ الاوطار ج ا ص۲۴۲ بہار شریعت ج ۳ ص ۸۶ مدارج النبوت ج ا ص۳۲۴ در المختار ج ا ص ۵۹ وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ بھی محدثین مفسرین کرام کے حوالہ جات کافی ہیں میں اس پر اکتفا کرتا ہوں۔

پیمانہ فضیلت

جو شخص چاہے کہ اس کا ثواب بہت بڑھے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ اس طرح صلوٰۃ پڑھے۔

اللھم صل علی محمدالنبی وازواجہ امھات المومنین وزریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید

(راہ ابو داؤد' علامہ سخاویؒ المتوفی ۹۰۲ھ)

حوض کوثر کا جام

جو شخص حوض کوثر سے بھرپور پیالہ پینا چاہے وہ اس درود شریف کو پڑھے۔

اللھم صَلِّ عَلٰی محمدٍ وعَلٰی آلہ واصحابہ واولادہٖ وازواجہ وذریتہ واھل بیتہٖ واصحارہٖ وانصارہٖ واشیاعہٖ ومحبۃٖ وامتہٖ وعلینا اجمعین اس حدیث کو قاضی عیاض نے در شفاء شریف میں لکھا ہے

Marfat.com

۸۰ سال کے گناہ معاف

جو شخص بروز جمعہ عصر کے بعد ۸ دفعہ یہ صلوٰۃ پڑھے اسی سال کے گناہ معاف اسی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جاتا ہے۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم صل علی محمد النبی الامی وعلی اله وسلم تسلیماًo اللهم صلی علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامیo

اور درود شریف خضری یہ ہے جس پر نقشبندیوں حضرات کا صبح و شام کا وظیفہ ہے۔

صلی الله علی حبیبه سیدنا محمد وعلیٰ آلِه واصحابه وسلمo

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف الفاظ سے مختلف آقات کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور درود ابراہیمی خاص نماز میں آخری قعدہ میں آخر پر اور قعدہ میں پہلے آقا نام دار تاجدار انبیاء محبوب مکرم نور مجسم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے سلام بعد میں درود ابراہیمی پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے وہ شخص قریب ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود و سلام پڑھنے والا ہوگا۔ اور آپ نے فرمایا ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام میری خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص آپ پر ۱۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا میں اس کا ہاتھ پکڑ کر بجلی کی طرح پل صراط پر گزروں گا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حضرت میکائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے عرض کی یا رسول اللہ میں اس کو حوض کوثر سے پانی پلاؤں گا۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن سر سجدہ میں رکھوں گا جب تک اس کی مغفرت اللہ تعالیٰ نہ فرمائے گا میں سر نہ اٹھاؤں گا۔

Marfat.com

حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی روح اس طرح قبض کروں گا جس طرح انبیاء علیہم السلام کی قبض کی جاتی ہے درود سلام ہمیشہ پڑھنے والا اللہ کی امان میں رہتا ہے۔

چھ لاکھ درود شریف کا ثواب

(۱) حضرت جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود و سلام کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد عدد ما فی علم اللہ صلوٰۃ دائمۃ بدوام ملک اللہ۔

(۲) تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ درود شریف پڑھے تو اسی وقت اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ اٰلہ وسلم۔**

(۳) دیدار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم: جو شخص ہر شب جمعہ و جمعرات اس درود شریف پابندی سے ایک سے سات مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت حضور کا دیدار ہونا اور قبر میں داخل ہوتے وقت آپ کا دیدار اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رحمت کے پروں میں چھپالیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: اللھم صَلِّ وَسَلِّمْ و بارک عَلیٰ سیدنا و مولانا محمدِ النبی الامیِّ الحبیب العالی القدر العظیم الجاہ وعلی الہ وصحبہ وسلم

(۴) ابن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب وہ جاتی ہے وہ یہ ہے۔

اللھم صل علی محمد و انزلہ المقعد المقدب عندک یوم القیامۃ

Marfat.com

روحانی تربیت کا مجرب نسخہ

(۵) اس درود شریف کو آیت کرسی کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے اور آپ اس کی روحانی تربیت فرماتے ہیں۔

اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد فی کل لمحۃ ونفس بعدد کل معلوم لک

(۶) گیارہ ہزار کے برابر درود شریف کا ثواب ایک دفعہ پڑھنے سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی الہ صلاۃ انت لھا اھل وھو لھا اھل

درود شریف برائے کشادگی رزق

(۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یہ درود شریف ہر روز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے مال میں اس کے رزق میں خیر و برکت خوب بڑھائے گا یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک وصل علی المومنین والمومنت والمسلمین والمسلمات۔

(۸) تین تین مرتبہ صبح و شام یہ درود شریف پڑھنے سے زبردست دینی و دنیاوی کامیابی ملتی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ بعد دمافی جمیع القرآن عرفاً حدفاً وبعدد کل حدفِ الفاً الفاًo

درود ہزارہ

(۹) اللھم صلّ علی مُحمّدٍ وعَلیٰ اٰلِ مُحمّدٍ بعدد کل ذرۃٍ مائۃُ الفِ الفَ مرۃٍ وبارک وسَلّم

(۱۰) تمام مخلوق کے اعمال کے برابر ثواب چاہے۔ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز صبح و شام دس مرتبہ یہ درود شریف پڑھتا ہے تو ان کو تمام

Marfat.com

مخلوق کے نیک اعمال کے مثل ثواب حاصل ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: اللھم صل علی محمد النبی عدد من صلی علیہ من خلقک وصل علی محمدن النبی کما ینبغی لنا ان نصلی علیہ وصل علی محمد النبی کما امذتنا ان نصلی علیہo

درود شریف حل المشکلات

(۱۱) اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد قد ضاقت حیلتی وادرکنی یا رسول اللہo جو شخص ہر روز یہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمام مشکلات آسان فرمائے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا ہے جب تک اس کتاب میں میرا نام موجود رہے گا فرشتے اس کے گناہوں کی معافی اور رحمت کی دعا کرتے رہیں گے آپ نے فرمایا جتنا درود وسلام کثرت سے پڑھے گا اتنی ہی محبت عشق میرا تمہارے دل میں پیدا ہو گا۔اسی محبت عشق کی وجہ سے قبر میں مجھے فوراً پہچان لو گے۔ یہ ہے مقام ارفع اعلیٰ یہ ہے شان محبوبیت۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا احمد رضا خاں صاحب قبلہ رحمتہ اللہ نے بھی اظہار عقیدت وعشق کی عکاسی فرماتے ہوئے کتنے نفیس انداز میں فرمایا ہے۔

تیری خلق کو حق نے جمیل کہا تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا
نہ ہوا ہے نہ ہوگا نہ ہو کوئی مثل تیرا تیرے خالق حسن داد کی قسم

صحابہ کرام کا عقیدہ آپ بے مثل ہیں

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح کمال سیرت میں تمام اولین و آخرین سے ممتاز اور افضل اجمل اکمل اشرف فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتب رفیعہ کے ساتھ اعلیٰ بنایا ہے اسی طرح آپ کو کمالات روشن ترین معجزات وکرامات اور شان محبوبیت سے نوازہ اور بے مثل بے مثال پیدا فرمایا۔ حضرت اصحابہ کرام جو دن رات سفر حضر میں جمال نبوت کی تجلیاں دیکھتے

Marfat.com

رہے ان کو بھی یہی کہنا پڑا۔ لم یخلق الرحمٰن مثل مُحمّد ابداً وعلمی انہ لا یخلق۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل پیدا فرمایا ہی نہیں اور ہم بھی جانتے ہیں کہ وہ کبھی بھی پیدا نہ کرے گا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمتہ اللہ کے چھوٹے بھائی حسن رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا نذرانہ عقیدت یہ ہے۔

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

حضور سید المرسلین رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہی تو خدا کی خدائی میں جلوہ گرنظر آ رہی ہے۔

چشم بصیرت سے دیکھوں تو یہ کہنا پڑے گا چاند رب کا ہے' چاندنی مصطفیٰ کی ہے' سورج رب کا ہے' چمک مصطفیٰ کی ہے' یا رسول اللہ' کہکشاں رب کی ہے دمک تیری ہے' ستارے رب کے ہیں چمک تیری ہے' فرشتے رب کے ہیں خادم تیرے ہیں' کرسی اس کی ہے عزت تیری ہے' عرش رب کا ہے' مسند تیری ہے۔ لوح محفوظ اس کی ہے' مَتبع تیری ہے' قلم اس کا ہے تحریر تیری ہے' کوثر اس کی ہے وراثت تیری ہے' عرش اس کا ہے قدم تیرے ہیں' مخلوق اس کی ہے امت تیری ہے' جنت اس کی ہے ملکیت تیری ہے' آسمان اس کا ہے چرچے تیرے ہیں' بخشش رب کی ہے شفاعت تیری ہے۔ جہان اس کا ہے صدقہ تیرا ہے' کرم اس کا ہے' رحمت تیری ہے خدائی اس کی ہے' مصطفائی تیرے ہیں۔

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ ہے دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستاں ہے

کروں کرم تیرے نام پہ جان فدا پس اک جان کیا دونوں جہان فدا
نہیں دونوں جہاں سے بھی جی پھرا کیا کروں کروروں جہاں نہیں

Marfat.com

عشق صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المومنین خلیفۃ المسلمین یار غار مجتبیٰ جانشین مصطفیٰ راز دار نبوت جان نثار اسلام سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں بے انتہا محبت عشق تھا ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے انور کو دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ فداک اَبی وَ اُمّی۔

تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہوتا کہیں بھی یہ آفتاب نہیں

فلا و ربک العرش جن کو ملا آپ سے ملا جو کچھ ملا جتنا ملا صدقہ تیرا یا رسول اللہ

دربار نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا مقام حضوری بہت بڑا بلند تھا حضور کی عشق محبت میں اپنا سب کچھ یعنی مال اولاد گھر بار وطن جان قربان کر دیا تھا اور جان کا نذرانہ بھی غار ثور میں پیش کر دیا۔

بحوالہ درمنشور اور تفسیر روح البیان میں سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غار ثور میں تھے جان کا نذرانہ دینے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پیاس بہت لگی ہے پانی مانگا آپ رحمت اللعالمین نے فرمایا۔اذھب الیٰ صدر الغار فانطلقت فشربت ماءً اضگٰی من العسل وابیض مِنَ اللَّبَنِ وازکیٰ تمراطة من المسک شربت قال ابوبکرِ نعم یا رسول اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ امر الملک الموکل بانھار الجنة ان احرق نھراً من الجنة الفردوس اِلیٰ صدر الفار شربت ابوبکر قال ابوبکر ولی عند اللہ الذی بعثنی بالحق نبیاً لا یدخل الجنة فبغضک ولو کان لہ عمل سبعین نبیاًo

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چلے جاؤ غار کے کونے میں پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غار کے ایک کونہ میں جا کر پانی نہر کا پیا جو شہد سے میٹھا دودھ سے زیادہ لذیز مزے دار سفید تھا مشک عنبر سے زیادہ خوشبو دار تھا جب واپس آئے

Marfat.com

تو حضور نے پوچھا اے ابوبکر پانی پیا ہے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نہر کیسی اس غار میں تو آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کے فرشتوں کے سردار کو حکم دیا کہ نہر فردوس کو کھود کر غار کے اندر جاری کردو تانکہ میرے حبیب کا ساتھی جان نثار اسلام پانی پی لے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے قدموں پر سب کچھ قربان کردوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک میرا اس قدر درجہ منزلت ہے آمنہ کے لال رب کے دلدار امت کے غمخوار رحمت پروردگار شفیع روزِ شمار نے فرمایا ہاں اے ابوبکر صدیق قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے کہ نہ داخل ہوگا جنت میں وہ شخص جو بغض کینہ رکھے اپنے دل میں تیرا اگرچہ اعمال صالح اس کے ستر نبیوں کے عمل کے برابر کیوں نہ ہوں۔

بن گئے غلام جہڑے شاہ ابرار دے
ویکھ لئے نظارے اوہناں پروردگار دے

فلا وربک العرش جن کو ملا جو کچھ ملا جتنا ملا صدقہ تیرا یا رسول اللہ ﷺ

رتبہ بیان کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے لال دا

اور یہ ہے شان صدیقیت اللہ رسول اللہ کے دربار میں اور جو سرور کائنات محبوب مکرم نور مجسم فخر دو عالم صدر کائنات بدر موجوداد بلند رتبہ سلطان آقا صاحب برہان خواجہ کونین رسول الثقلین ماہ آسمان دلبری آفتاب فلک پیغمبر بہترین امت کے مقتداء شفاعت کی بلندیوں کے ہما صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت کینہ بغض حسد رکھنے والا نیک صالح اعمال کے سبب کیسے جنت میں جا سکتا ہے وہ قطعاً جنت میں نہیں جا سکتا وہ پکا منافق ہے ص ۱۵۶ حدیث ۱۹ پڑھ کر علامات ذہن نشین کر کے عبرت حاصل کریں اور اپنے عقیدہ کو ٹھیک کریں کیونکہ اچھا عقیدہ تمام عبادات اور اعمال کی بنیاد ہے۔ کامل ایمان مکان کی بنیاد اچھا عقیدہ ہے جس میں عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ عقیدہ بنیاد ہے۔ چار دیواری عبادات ہے۔ چھت اچھے اعمال ہیں جس مکان کی بنیاد خراب ہو وہ مکان ناقص کھوکھلا ہے جیسے کہ حدیث نمبر ۱۹ میں تشریح ہے اس لئے کسی کی عبادات کی طرف نہ دیکھیں اس کے اچھے نیک اعمال میٹھی میٹھی باتوں کی طرف نہ دیکھیں مگر دیکھیں تو اس کا عقیدہ دیکھیں کیا ولیوں نبیوں کے فضائل حمیدہ اوصاف جلیلہ مراتبہ رفیعہ دار معجزات وکرامات کا منکر یا

Marfat.com

اس پر نقطہ چینی یا علم ماکان وما یکون کے اندر کمی تو نہیں کرتا آپ کا کامل اکمل اجمل علم پر پورا یقین کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء نعت خوانی اپنی زبان سے بیان کرتا ہے۔ اور پارہ ۲۲ آیت ان اللہ وملٰئکتہٗ میں جو دو حکم ربانی ہیں۔ ایک صلوٰۃ اور دوسرا تاکیداً حکم سلام کا جو ہے ان دونوں پر اس کا عمل ہے یا حسد بغض کینہ کی وجہ سے ایک پر عمل ہے اور دوسرے کا منکر تو نہیں ہے کیونکہ قرآن کے ایک حکم کا انکار سب قرآن مجید کا انکار ہے۔ میں کہتا ہوں ہم اپنی بصیرت تیز کریں عشق صحابہ کرام کے واقعات میں مشاہدہ کریں چشم تصور سے لوح دل پر ان کے پاکیزہ عشق کا نقشہ اتاریں۔ کیونکہ فرمان رسول ہے۔ اصحابی کالنجوم فبایّھم اقتدیم اھتدیتم ہے۔

میرے اصحابہ ستاریوں کی مانند ہیں جس نے ستار کی راہ پر قائم ہوا وہ ہدایت پا گیا

وہ اصحابہ جنہیں ہر صبح صبح عید ہوتی تھی
خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی
وہ اصحابہ رشد و ہدایت کے روشن ستارے تھے
آفتاب نبوت کے نوری منارے تھے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق مصطفیٰ ﷺ

مرات شرح مشکوٰۃ شریف باب المعجزات ص ۲۰۳

وعن ابوھریرۃ وکنت امرا مسکیتنا الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ملی بطنی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسکین آدمی تھا مجھے دنیاوی کوئی کام نہیں تھا حضور کی خدمت میں رہنا میرا مشغلہ تھا چہرہ انور تکتے رہنا میرا کاروبار تھا حضور کا آستانہ میرا بازار تھا یہ ہی میرا باغ بہار تھا۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوماً لن یبسط احد منکم ثوبہ حتٰی اقضی مقالتی ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ تم میں سے کوئی اپنا کپڑا پھیلا دے حتیٰ کہ میں اپنا یہ کلام پورا کرلوں پھر وہ اپنے سینے سے لگائے پھر کبھی میرا کلام نہ بھولے گا۔

ایک دن دریا عطاء رحمت موجزن تھا لوگوں کو قوت حافظہ تقسیم فرما رہے تھے فرمایا

Marfat.com

کوئی ہے جو اپنا کپڑا بچھائے ہم ایک دعا پڑھتے ہیں جب وہ دعا ختم ہو جائے تو وہ یہ کپڑا اپنے سینے سے لگائے ان شاء اللہ اس کا حافظہ بہت قوی ہو جائے گا۔ خیال رہے کہ تھوڑی چیز ہاتھ پھیلا کر لی جاتی ہے مگر بڑے بخی کی بڑی عطا چادر پھیلا کر سمیٹی جاتی ہے یہاں چادر پھیلانے کا حکم دیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ عطا بڑی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صفات انسانیہ بھی عطا فرماتے ہیں بحکم پروردگار۔ میں نے اپنی چادر آپ کے آگے بچھا دی آپ نے کچھ پڑھ کر پھوک دیا میں نے وہ چادر سمیٹ کر سینے پر لگا لی اس کے بعد جو آپ سے سنتا نہ بھولتا۔ اس لئے آپ کی روایات کثیر ہیں۔ حدیث ۴۳۶۰ مروی ہیں عمر ۸۷ سال مدفون جنت البقیع میں۔

مالک کونین ہیں پاس کچھ رکھتے نہیں
خالی ان کے ہاتھ میں دونوں جہاں کی نعمتیں ہیں
مالک ہیں خزانہ قدرت کے جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
دی خلد جناب ربیعہ کو بگڑی لاکھوں کی بنائی ہے
جو منکر ہے ان کی عطاؤں کا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں
وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ خدا سے پھر بھی جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر کیا نہیں یہ محبّ حبیب کی بات ہے
جتنا بھی دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

عشق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ انگوٹھے چومنا بوقت اذان

صلوٰۃ المسعودی جلد دوم باب ہشتم مقاصد حسنہ فی الاحادیث امام علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۹۰۲

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامتہ علی عینہ فانا طالبہ فی صفوف القیمۃ وقائداہ الجنۃ

ترجمہ: فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے سنا نام میرا اذان میں انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں پر لگائے میں اس کا اوّل صف میں طالب ہوں گا۔

لگائے میں اس کا اول صف میں طالب ہو گا قیامت کے روز اور جنت میں میں

Marfat.com

اس کا قائد ہوگا در الفردوس میں ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھا تو جب میں نے موذن کے اس کلمے کو کہ اشھد ان محمد رسول اللہ تو میں نے اپنے دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے اور کہا صلی اللہ علیہ وسلم قرآت عینی بک یا رسول اللہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا۔ من فعل مثل ما فعل خلیلی قد وجبت له شفاعتی جس شخص نے ایسا کیا جیسے کہ کیا میرے خلیل نے بے شک واجب ہوگئی اس کیلئے میری شفاعت دیگر حوالہ جات علامہ شامی م۱۲۵۲ھ کنند العباد فتاویٰ صوفیہ کتاب الفردوس قہستانی بحر الرائق اور تفسیر روح البیان پارہ پ۲۶ میں ہے کہ حدیث موقوف صحیح ہے چنانچہ ملا علی قاریؒ المتوفی ۱۰۱۴ھ موضوعات کبیر میں ایسی عبارت منقولہ کے بعد فرماتے ہیں۔ قلت واذ ثبت رفعه الیٰ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه فیکفیٰ للعمل بہٖ یقول له علیه السلام علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین۔ میں کہتا ہوں کہ جب اس حدیث کا رفع صدیق اکبر بن قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کیلئے کافی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر لازم کرتا ہوں اپنی او اپنے خلفاء راشدین کی سنت اور حدیث صحیح کے بعد درجہ حسن باقی ہے اگر یہ حدیث حسن بھی ہے تو تب بھی عمل کیلئے کافی ہے اگر حدیث ضعیف ہو تو حدیث ضعیف وہ ہوتی ہے جس کے اندر راوی کا ضعف ہو مگر فضائل نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر ضعیف روایت بھی قابل قدر ہے جیسا کہ سفر معراج کی اطلاع خبر آپ نے دی اور ابو جہل کافر نے سنی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا کر کہا مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصدیق کر دی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کر دی بحوالہ پ: والذی جآء بالصدق وصدق بہٖ اولٰئک ھم المتقون۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رتبا بیاں کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہؓ دے لال دا

حضرت علامہ امام یوسف رحمتہ اللہ علیہ نبھانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حجۃ اللہ علی العالمین میں روایت نقل کی ہے کہ ان رجل بنی اسرائیل انه کان کلما نشرا

Marfat.com

التورة ونظر الیٰ اسمِ مُحمّدٍ صَلّی اللہ علیہ وسلم قبلہ وضعہٗ علیٰ عینہ فشکرت لہ ذالک ووغفرت ذنوبہ بے شک بنی اسرائیل کا ایک شخص تورات شریف کی تلاوت کر رہا تھا جب نام نامی اسم گرامی نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھی تو محبت وعشق مصطفیٰ میں تورات شریف کو اٹھا کر آپ کے نام مبارک کو چوم کر آنکھوں پر لگایا اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل پسند آیا اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام گناہ معاف فرما دیئے۔

رُتبہ کراں کی بیاں اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہؓ دے لال دا

حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام تین سو سال تک بارگاہ ایزدی میں عرض کرتے رہے اللھم المغفرلی خطیئتی یااللہ میری خطاء معاف کر دے مگر خوش خبری نہ ملی جب اس طرح فریاد کی اللھم انی اسئلک بحق محمد المغفرلی خطیئی تو اس وقت فرمان خداوندی ہوا کیف ارفتا محمداً اے آدم تو نے میرے محبوب کو کیسے پہچانا عرض کی یا اللہ جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے آنکھ کھولی تو عرش کے کنار پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے دیکھا تھا تو وہ مجھے یاد آیا ہے میں نے سوچا کہ جس کا نام مبارک اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ عرش عظیم کے کنارے پر لکھا ہوا ہے یہ نام والا اللہ تعالیٰ کو سب مخلوق میں سے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ کیوں نہ اس پیار کا واسطہ دوں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم محترم محتشم کے صدقہ خطاء معاف فرما دی۔ بحوالہ علامہ ابن جوزی المتوفی ۵۹۷ھ فلا وربک العرش جن کو ملا آپ سے ملا۔ جو کچھ ملا جتنا ملا جس کو ملا صدقہ تیرا یا رسول اللہ۔

اگر نام محمد رانیا ورد شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلارحت نہ یوسف حشمت وجاحت
نہ عیسیٰ آں مسیحا دمؑ نہ موسیٰ آں ید بیضاء

یا رسول اللہ:

تیرا ناں لیندیاں دور ہوندیاں بلاواں نے
تیرے ناں وچ مولا رکھیاں شفاواں نے

Marfat.com

شاناں میرے مولا نے ودھایاں تیرے ناں دیاں
عزتاں نہیں سمجھیاں سودایاں تیرے ناں دیاں
جگ وچ پیاں نے دوہائیاں تیرے ناں دیاں
ہر شے نے خوشیاں منایاں تیرے ناں دیاں

ابن انحویہ کثیر ابن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبعث ناقۃ ثمود الصالح فیرکبھا من عند قبرہ حتی یاتی المحشر قال معاذ انت ترکب الفخبار یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ترکبھا ابنتی وانا علی البراق اخد صفت بن من دون الانبیاء یومئذٍ ویبعث بلال علیٰ ناقۃ من نوحی الجنۃ ینادی علیٰ ظھرھا فاذا سمعتُ الانبیاءَ واممھا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ وقالوا نحن نشھد علیٰ ذالک وانا امتی یوم القیمۃ علیٰ قوم مشرکین مامن الناس احد اودا لہ منا۔

حضرت کثیر ابن مر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روز محشر اللہ تعالیٰ حضرت صالح علیہ السلام کی قبر شریف پر وہ اونٹنی بھیجے گا جو معجزہ والی تھی اس پر اسوار ہو کر عزت کے ساتھ میدان محشر میں آئیں گے آپ کے پاس جو اصحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداک ابی امی یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنی ناقہ پر اسوار ہو کر میدان محشر میں تشریف لائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اونٹنی پر میری لخت جگر نور نظر فاطمہ خاتون جنت اسوار ہو کر حوران جنت کے قافلہ میں جنت میں جائیں گی۔ اور میدان محشر میں اعلان ہوگا یوم الحشر یُناڈی تحت العرش رؤسکم وغضبوا ابصارکم حتّٰی تمر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی الصِّرَاطِ فِی الجنۃ۔

عرش العظیم سے اعلان ہوا اے محشر والو اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی آنکھیں نیچے کرلو جب تک میرے محبوب مکرم محتشم کی لخت جگر پل الصراط سے گزر کر جنت میں نہ چلی جائے سبحان اللہ۔ یہ شان خاتونِ جنت کی ہے۔

اے سیدہ دو جہاں تیرے پردے پہ نثار اے خاتون جنت تیری شرم و حیا پہ قربان

Marfat.com

اے شہزادی کونین تیری عفت وعصمت پر خدافدا تیرا نام پاک وسیلہ نجات ہے تیرا ذکر جمیل باعث حسنات اور تیری چادتطہیر سایہ رحمت ہے۔فلا وربک العرش جن کو ملا آپ سے ملا۔ جو کچھ ملا جتنا ملا صدقہ تیرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں براق پر سوار ہوں گا وہ خاص کر میرے ہی لئے میری قبر پر حاضر کیا جائے گا سوا میرے کسی کو نہ مختص ہوگا میرے براق کی لوغام بلال کے ہاتھ میں ہوگی اور بلال اونٹنی پر اسوار ہوگا آگے آگے بلال ہوگا اور جنت میں پہلے بمعہ اسواری کے داخل ہوگا پھر بمعہ قاتلہ میری اسواری جب جنت میں داخل ہوں گے بلال ناقہ پر ہی اذان پڑھے گا جب کلمہ اشھد ان محمد الرسول اللہ جنتی لوگ سنیں گے تو سب کہیں گے ہم بھی شہادت دیتے ہیں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ بھی ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے لاڈلے سب سے پیارے رسول ہیں اور کاش کہ ہم بھی محبوب مکرم نور مجسم صدر کائنات بدر موجوداد بلند رتبہ سلطان آقا صاحب برہان خواجہ کونین رسول الثقلین قراۃ العین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے امتی ہوتے۔

رتبہ بیاں کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہؓ دے لال دا

محبوب رب العالمین نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک سو صفیں ہوں گی۔۸۰ میری امت کی باقی ۲۰ تمام انبیاء کرام کی امتوں کی ہوگی اور میں سب کا امام قائد ہوں گا۔سبحان اللہ

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر اے سرور انبیاء تیری کیا بات ہے
والی دو جہاں ایک تیری ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے
حضرت آمنہ کے دُلارے نبی غمزدہ امت کے سہارے نبی
روز محشر کہے گی یہ خلق خدا سب کے مشکل کشا تیری کیا بات ہے

شفاعت کبریٰ کا اعزاز وکرام

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

ورفعنا لک ذکرک کا تاج آپ ہی کی جبینِ اقدس پر سجایا گیا۔عرش اس کا ہے مگر مسند تیری ہے، کرسی اس کی ہے مگر عزت تیری ہے، لوح اس کی ہے منبع تیری ہے، خدا کی

Marfat.com

خدائی میں جلوہ گری تیری ہے۔

فرمان خداوندی ہے عسیٰ اَن یبعثک ربک مقاماً محموداً

عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر بٹھا دے گا۔

مقام محمود ایسا مقام ہے جس کی ستائش اولین و آخرین سب کریں گے۔ بغوی نے ابووائل کی وساطت سے بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا اور تمہارا نبی اللہ کا خلیل بھی ہے اور اس کا حبیب بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مشیت میں سب مخلوق سے زیادہ عزت والا ہوں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی عسیٰ ان یبعثک رَبُّکَ مقاماً محموداً اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے نبی کو عرش پر بٹھا لے گا۔ مشکوٰۃ شریف جلد ۸ شیخ ولی الدین عراقی المتوفی ۷۴۲ھ نے روایات نقل کی ہیں۔

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمة ولا فخر وبیدی لوآء الحمد ولا فخر ومامن نبی یومئذٍ آدم فمن سواہ الاتحت لوآئی وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر

(رواہ ترمذی امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ المتوفی ۲۷۹ھ)

حضرت ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا فخر یہ نہیں کہتا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا فخر یہ نہیں کہتا اس دن کوئی بنی آدم علیہ السلام اور ان کے سوا ایسا نہ ہوگا جو میرے جھنڈے تلے نہ ہو۔ میں ان میں پہلا ہوں جن سے زمین کھلے گی یعنی قبر سے باہر آؤں گا فخر یہ نہیں کہتا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے پانچ نعمتیں وہ دی گئی جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں۔ (۱) ایک ماہ کے راستہ سے رعب کے ذریعہ مدد کیا گیا۔ (۲) میرے لئے ساری زمین مسجد اور ذریعہ طہارت بنا دی گئی۔ (۳) اور میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئی مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں کی گئی (۴) اور مجھے بڑی شفاعت دی گئی یعنی شفاعت کبریٰ (۵) اور نبی خاص اپنی قوم یا خاص علاقہ کی طرف بھیجے جاتے تھے میں سارے انسانوں بلکہ تمام

Marfat.com

عالمین کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ وعن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه وعن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال فاکسی حلة من حلل الجنة ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذالک المقام غیری (رواہ ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سب سے پہلے جنتی جوڑا پہنایا جائے گا پھر میں عرش اعظم کی داہنی طرف کھڑا ہوں گا میرے سوا کوئی نہیں اس جگہ کھڑا ہوگا۔

حضرت ابی بن کعب سے ہے کہ فرمایا نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قیامت کا دن ہوگا تو میں سب نبیوں کا امام خطیب ہوں گا اور ان حضرات کا شفاعت والا فخر یہ نہیں کہتا۔ (رواہ ترمذی المتوفی ۲۷۹ھ)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ قیامت کے دن گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی کہ اے ہمارے نبی ہمارے واسطے شفاعت کیجئے سب نبی اپنی اپنی امت کو کہیں گے اذهبوا الی غیری آج ہم میں ہمت نہیں تم فلاں نبی کے پاس جاؤ وہ تمہاری شفاعت کریں گے یہاں تک کہ شفاعت کی انتہا میرے تک آئے گی تو میں سب کی درخواست قبول کروں گا۔

ابن حاتم ابن ابی شیبہ م۳۲۱ھ اور طبرانی م۳۸۵ھ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی کہ حضور پرنور یوم النشور صدر کائنات بدر موجوداد بلند رتبہ سلطان خواجہ کونین رسول الثقلین قیامت کی صبح کے نور شفاعت کی بلندیوں کے ہما بہترین امت کے مقتداء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سبز جوڑا پہنایا جائے گا پھر مجھے اجازت دی جائے گی مقام محمود پر کھڑا ہونے کی میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کروں گا ان الفاظ کے ساتھ جن کا وہ مستحق ہے پھر میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھے فرمائے گا اے میرے حبیب تو خوش ہوگیا ہے میں عرض کروں گا جی ہاں اے میرے رب میں راضی ہوگیا ہوں۔ (تفسیر مظہری)

حضرت بدیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم رؤف الرحیم نے مجھے خدا تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ زمین پر جتنے درخت اور کنکر ہیں ان کی گنتی کے برابر

Marfat.com

لوگوں کی شفاعت میں کروں گا جس میں دوسرے نبیوں کی امتیں بھی شامل ہوں گی۔ (بخاری، تفسیر ابن کثیر، مسند احمد) یہ ہے شان محبوبیت اور مقام ارفع علی

رتبہ بیاں کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے لال دا
یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر اے سرور انبیاء تیری کیا بات ہے
والی دو جہاں اک تیری ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے
حضرت آمنہ کے دلارے نبی غم زدہ امت کے سہارے نبی
روز محشر میں کہے گی یہ خلق خدا سب کے مشکل کشا تیری کیا بات ہے
روئے کون مکاں پہ تاجدار آ گیا سب کی بے چینیوں کو نکھار آ گیا
رحبا مرحبا ہر کسی نے کہا اے احمد مجتبیٰ تیری کیا بات ہے
چاروں طرف رحمت کی گھٹا چھا گئی جیسے کہ گلشن میں فصل بہار آ گئی
دل کا غنچہ کھلا اس اعظم ملا ذکر صلی اللہ علی تیری کیا بات ہے

جس جگہ احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے وہی جبرائیل لے کے سلام آتا ہے روضہ پاک پہ پڑھتے ہیں ملائک بھی درود اور عرش اعظم سے بھی دن رات سلام آتا ہے

ہزاروں درود پاک کی لڑیاں اور لاکھوں صلوٰۃ سلام کے تحفے اس مرقد منور روضہ اطہر پر نثار ہوں جس میں حضرت رسل ہادی سبل گوہر معدن جلالت قیصر روم رسالت گلبن چمن صدق و معرفت تشریف فرما ہیں اور میرے آقا و مولا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث: نے فرمایا وعن نبیھة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن وھب ان کعباً دخل علی عائشة فذکروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کعب مامن یوم یطلع الانزل سبعون الفامن الملئکة حتی یحفوا بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتھم ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا امنوا عرجوا وھبط مثلھم فصنعوا مثل ذالک حتی اذنشقت عنہ الارض خرج فی سبعین الفاً من الملئکة یذفون (رواہ الدارمی)

جناب نبیھہ ابن وہب سے روایت ہے بے شک حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں آئے سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کوئی ایسا

Marfat.com

دن نہیں مگر ہر روز ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں حضور کے روضہ اطہر پر اس کو گھیر لیتے ہیں اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الصلوٰۃ والسلام پڑھتے ہیں حتیٰ کہ شام کو وہ چڑھ جاتے ہیں اور مثل ان کی ستر ہزار آ جاتے ہیں صبح تک وہ پڑھتے رہتے ہیں یہ سلسلہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا حتیٰ کہ جب آپ روضہ اطہر سے باہر آئیں گے تو اسی دن کے ستر ہزار فرشتوں کے گروہ میں دولہا کی طرح مقام خاص تک پہنچائیں جائیں گے یعنی محبوب کو محبوب تا پہچانا ہے۔

(۱) جذب القلوب دیار محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور تاریخ مدینہ مترجم پرانی ص ۲۷۳ نئی کتابت ص ۳۳۴ مصنفہ شیخ محقق علامہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی التوفی ۱۰۵۲ھ 'مشکوٰۃ شریف باب الکرامات حدیث نمبر ۵۷۰۱ فصل تیسری۔

راوی حضرت انس بن مالک اور حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رفیقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو مائی صاحبہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا دن طلوع نہیں ہوتا جس میں ستر ہزار فرشتوں کی جماعت میری قبر پر حاضر نہ ہوتی ہو اور وہ شام تک الصلوٰۃ والسلام پڑھتی رہے گی اور ستر ہزار رات کو صبح تک اور یہ سلسلہ قیامت تا چلتا رہے گا۔

(۲) القول البدیع تصنیف علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کی جو کہ ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں انہوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

کہ میری قبر پر ہر روز دن میں ستر ہزار فرشتے شام تک صلوٰۃ سلام پڑھتے رہیں گے اور ہر رات میں بھی ستر ہزار فرشتے صلوٰۃ سلام پڑھتے رہیں گے قیامت تک یہ سلسلہ جاری ساری رہے گا اور جو فرشتے ایک بار حاضر ہوں گے اس کی باری پھر نہ آئے گی اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق بے شمار ہے۔

آقا جی تے در تے اونڈیاں نے فوجاں دیاں ٹولیاں
سننے والا اک ہے ہزاراں دیاں بولیاں
بھرنے والا اک ہے ہزاراں دیاں جھولیاں

لہٰذا خیال رہے کہ مقام وسیلہ اور مقام محمود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نامزد ہو

Marfat.com

چکا ہے پھر ہم سے اذان کے بعد دعا کرانا اس لئے ہے تا کہ اس دعا کے ذریعہ ہم گنہگاروں کو بھی کچھ مل جائے کریموں کو دعائیں دینا بھینک مانگنے کا ایک طریقہ ہے صلوٰۃ سلام پڑھنے کا بھی یہی مقصد ہے مگر آقا کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں اگر ہم ایک دفعہ درود سلام پڑھیں حضور پر تو رب خوش ہو کر ایک کے بدلے میں دس رحمتیں دس سلامتی نازل فرماتا ہے اور دس نیکیاں اور دس گناہ معاف دس درجے بلند فرماتا ہے۔

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرعرش پہ تخت نشیں ہوئے
وہ نبی کہ جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے کہ جسکا مکاں نہیں

قرآن الحکیم فرقان الحمید میں اللہ تعالیٰ نے واقع محشر کا بیان فرمایا کہ جب سرکار مدینہ آمنہ کا لال رب کا دلدار امت کا غمخوار رحمت پروردگار مقام محمود میں کھڑے ہو کر جلوہ فروز ہوں گے تو منافق مرد اور منافق عورتیں دیکھ کر حضور کا مقام ارفع اعلیٰ کہیں گے۔ وکنّا نخودُ مع الخاء ضین وکُنّا نکذب بیوم الدین حتّٰی اٰتنا الیقین اور تھے ہم بیہودہ طعن آپ پر کرنے والوں کے ساتھ اور ہم تھے قیامت کے دن کو جھلانے والے یہاں تک ہمیں یقین ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانگیے قیامت میں اگر تو مان بھی گیا

یا رسول اللہ یا حبیب اللہ:

وہ خدا نے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر وکلام و بقا کی قسم

زبدۃ العارفین حجۃ الکاملین عاشق رسول پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح تڑپی اور کہا۔

کوئی مثل نہ جانی دی: رب خود قسماں چکے جھدی چڑھدی جوانی دی
کوئی مثل نہ ڈھولن دی: چپ کر مہر علی ایہہ تھاں نیہوں بولن دی

ایک اور واقع محشر کا اللہ نے بیان فرمایا

Marfat.com

غیر سے مدد کا سوال کرنا

(پ۲۷ - ۱۷) یوم تری المؤمنین والمؤمنت یسعٰی نورھم بین ایدیھم وبایمانھم یوم یقولُ المنفقون والمنفقٰت لِلّذین اٰمنوا نظرونا نقبس من نورکم (القرآن)

جس دن آپ مومن مرد اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف روشنی کرتا اور اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں کو کہیں گے ذرا ٹھہرو اور ہمیں بھی اپنے نور سے کچھ دو مشکل وقت میں غیر سے سوال کریں گے کہ ہماری بھی مدد کیجئے اپنے نور سے کچھ دے کر اور مومن کہیں گے کہ پیچھے جاؤ وہاں سے نور لے کر آؤ جب پیچھے جائیں گے تو کچھ نہ نظر آئے گا۔

اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا آقا سے دور رہ کر
سرکار کی نسبت سے توقیر بڑی ہو گی
وابستہ جو ہو جائے سرکار کے قدموں سے
ہر چیز زمانے کی قدموں سے پڑھی ہو گی
اور یہ شیشہ دل غم سے ملا نہ کبھی ہو گا
تصویر مدینے کی جس دل میں جڑی ہو گی

(پ۱۱ ۳) **ولا یرغبوا بانفسھم عن نفسہ**

اہل مدینہ اردگرد کے دیہات والوں کو لائق نہیں کہ آپ کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں۔

حضور کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے
حضور ہیں متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر جان و مال اولاد سے پیارا

فمن احب شیاءً اکثر من ذکرہ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کیا کرتا ہے۔ یہ امر واقع ہے کہ محبت کی تپش اور عمل کا نور جب ملتے ہیں تب دین کامل

Marfat.com

بنتا ہے اگر ایک چیز بھی رہ جائے یا کم ہو جائے تو دین مکمل نہیں ہوتا۔

نبی کی یاد ہے سرمایہ غم کے ماروں کا
پس یہی تو اک سہارا ہے بے سہاروں گا

یہی تو شانِ محبوبیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان اللہ وملٰئکتہٗ یصلون علی النبیّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوا علیہ وسلّموا تسلیماo بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں اوپر غیب کی خبریں دینے والے پر۔ اے ایمان والوتم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام خوب بھیجو یہ ہے شان محبوبیت ہمارے پیر مرشد حق درود شریف خضری کی تلقین بہت کرتے ہیں۔ صَلَّی اللہ عُلٰی حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وّ آلہٖ واصحابہٖ وسلمo

ہر روز صبح کے وقت پانچ تسبیح کریں: ناظرین و قارئین کرام اللہ پاک نے قرآن پاک میں بہت سے احکام ارشاد فرمائے یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اور بہت سی انبیاء کرام کی تعریفیں بھی بیان فرمائیں اور ان کے بہت سے اعزاز و کرام بھی بیان فرمائے ہیں چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کرو تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و کرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو یہ اعزاز صرف اور صرف سید الکونین فخر عالم فخر آدم نور مجسم رسول مکرم سید الانبیاء مالک دوسرا شافع روز جزا راز دار کبریاء محبوب کبریا آمنہ کا لال گناہگاروں کا غمخوار رحمت پروردگار۔ بے چین دلوں کا قرار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے اس سے بڑھ کر اور کیا خصوصیت ہو گی اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہے اس حکم میں یہ ہے شان محبوبیت اور مقام ارفع اعلیٰ فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتب رفیعہ آپ کے اشرف افضل اجمل اکمل فضائل و کمالات اور روشن ترین معجزات و کرامات اور شان محبوبیت ہے یہ امر واضع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو جو فضیلت بزرگی مقام محمود اور مقام ارفع اعلیٰ وغیرہ سے مشرف مکرم محتشم بخشا ہے وہ کسی نبی رسول کو خصوصیت و شرافت عطا نہیں فرمائی۔ شان محبوبیت کی دوسری دلیل صفحہ ۴۲ پر۔

کی کچھ صفت سناواں تیری خلقت دے سرداراں
لکھ صلوٰۃ سلام تیرے تے لاکھ درود ہزاراں

Marfat.com

لکھ صلوٰۃ سلام تیرے تے اے محبوب الٰہی
عرش بھی تیرے جوڑے چمدا روڑے دین گواہی

قارئین کرام! میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقے ہمارے دلوں میں عشق رسول پیدا فرمائے اپنے حبیب کے صدقے ہمیں زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
ہک قطرہ جے بخشیں مینوں تے کم بن جاندا میرا
تے بھاویں میں لکھ کروڑ گناہیں تے پھر بھی بندا تیرا
میں عاجز تے کرم کماویں تیرا فضل ودھیرا
تو غریب نواز ہمیشہ آسیں بندے درماندے
دائم فضل تیرے دیاں آساں ہر دم رکھن والے

تعظیم جس نے دل سے کی آپ کے نام کی اللہ نے اس پہ آتش دوزخ حرام کی۔

یا رسول اللہ یا حبیب اللہ:

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس اک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں
کروں مدحِ اہل دول رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ نان نہیں
عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ ہے طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستاں ہے

یا رسول اللہ صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم
وما علینا الاالبلا غ المبین

Marfat.com

مقام آداب و تعظیم توقیر

پ۲۶ ۱۳ سورہ الحجرات:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکم ۱: یاایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ○ ان اللہ سمیع علیم○

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدم کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہ رسالت میں نیازمندی و آداب لازم ہے۔

شانِ نزول

چند شخصوں نے عیدالاضحیٰ کے روز سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بعض لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے ان کو حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدم نہ کرو۔

حکم ۲: یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون○

بات چلا کر نہ کہو جیسے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے اچھے عمل برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ خلاصہ جب حضور میں کچھ عرض

Marfat.com

کروتو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربار رسالت کا ادب واحترام ہے اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال واکرام وآداب واحترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے کہ آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہو اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب وتعظیم وتصویف وتکریم والقاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو بھی عرض کرنا ہو تو ترک ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

شانِ نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقل سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھے رہے اور کہنے لگے کہ میں اہل نار سے ہوں حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری نہیں پھر آ کر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہو گیا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حال خدمت اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہل جنت سے ہیں۔

حکم۳: ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ وقلوبھم للتقوٰی لھم مغفرۃ واجر عظیم٥

ترجمہ: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے چن لیا ہے واسطے ان کے بخشش اور بڑا ثواب۔

شانِ نزول

جب آیت مذکورہ بالا کا نزول ہوا تو حضرت خلیفہ اول جان نثار راز دار نبوت سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا حضرت عمر فاروق وغیرہما یعنی بعض صحابہ کرام نے بہت احتیاط

Marfat.com

لازم کر لی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۴: ان الذین ینادونک من ورآء الحجرات اکثرھم لا یعقلون ولوا انھم صبروا حتّٰی تخرج الیھم لکان خیراً لھم واللہ غفور رحیمo

بے شک وہ جو لوگ تمہیں حجرو کے باہر سے پکارتے ہیں جب آپ آرام فرما رہے ہوتے ہوان میں سے اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کیلئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شانِ نزول

یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دوپہر کے وقت پہنچے جب کہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے صحابہ کے منع کرنے کے آپ کو حجرے کے باہر سے آوازیں دینی شروع کیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازیں سن کر باہر تشریف لے آئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی فرمایا گیا بارگاہ رسالت میں اس طرح پکارنا جہالت بے عقلی ہے لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی جب محبوب خدا خود بخود تشریف لاتے تو پھر عرض معروض کرتے ان کیلئے بہت بہتر تھا اور ادب ان پر لازم تھا ادب و احترام بجا لاتے ان میں سے جو توبہ کرے اللہ بخشش والا بہت مہربان ہے۔ یہ ہے شان محبوبیت اور مقام ارفع اعلیٰ ادب تعظیم ایمان ہے اور بے ادبی توہین اصل کفر ہے۔

(۵) کان کے کچے ہیں

منافقین اپنے جلسوں میں سید عالم نور مجسم فخر عالم فخر بنی آدم کی شان میں ناشائستہ باتیں بکا کرتے تھے ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اگر حضور کو خبر ہوگئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا ایک منافق نے کہا جس کا نام جلاس بن سوید منافق نے کہا ہم جو چاہیں کہہ لیں لیں حضور کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھالیں گے تو وہ کان کے کچے ہیں جو کہہ

Marfat.com

دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں آپ میں نقص اور طعن کرتے تھے اور مسلمانوں کے پاس آ کر قسمیں کھا کر مکر جاتے لوگوں کو راضی کرنے کیلئے اپنی بریت ثابت کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

پ ۱۰ ۱۳: ومنهم الذين يؤذون النبى ويقولون هو اذن قل اذن خيرلكم يؤمن بالله ويؤمن للمؤمنين ورحمة للذين امنوا منكم والذين يؤذون رسول الله لهم عذاب اليمo يحلفون بالله لكم ليرضوكم والله ورسوله احق ان يرضوه ان كانوا مؤمنينo

اور ان میں کوئی وہ لوگ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان کے کچے ہیں تم فرما دو کہ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اور مومنوں کی بات پر یقین کرتے ہیں نہ منافقوں کی بات پر اور مومنوں کے لئے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے آپ کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں تاکہ آپ کو راضی کرلیں اور اللہ اور رسول کا حق زیادہ تھا کہ اسے راضی کرتے اگر مکمل ایمان دار ہوتے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں نقص یا کمی یا عیب ظاہر کرنا کفر ہے آپ کی شان میں معمولی سی بے ادبی گستاخی کفر ہے۔

بارگاہ رسالت کے نعت خوان حضرت احسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں خلقت مبرءً من كل عيب كانّک قد خلقت كما تشآءُ عن حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا (بخاری)

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہر عیب ونقص سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا کہ آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے کہ حسن وجمیل پیدا ہونا چاہتے تھے۔

حضور کی بشارت پر مذاق اڑانا

(٦) غزوہ تبوک میں جاتے وقت دوران سفر راستہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ ملک شام اور روم پر غالب آئیں گے یہ تمام علاقہ ہمارے قبضہ میں آئے گا یہاں اسلام کا جھنڈا لہرائے گا اس بات پر چند منافقین نے ایک دوسرے سے مذاق اڑایا ہنسی مذاق کرتے قہقہے لگاتے چلتے تھے یہ تین آدمی تھے ایک ان کا رائیس

Marfat.com

المنافقین ابن ابی تھا ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ تم کس بات پر ہنستے تھے اور مسخریاں اڑا رہے تھے وہ بولے کہ ہم سفر کی منزل طے کرنے کیلئے وقت گزار رہے تھے مکر گئے آپ نے فرمایا تم بیہودہ عذرمت کرو بے شک تم کفر کے مرتکب ہو گئے ہو بعد ایمان لانے کے اور میری بات کا تم نے مذاق اڑا دیا ہے آئندہ کے واسطے توبہ کرو ورنہ اللہ سزا دے گا تمہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی پ ۱۰ع۱۴

ولئن سالتھم یقولن انما کنا نخونہ ونلعب قل اباللہ وایٰتہٖ ورسولہٖ کنتم تستھذء ون لا تعتذرو قد کفرتم بعد ایمانکمo

اور جب آپ ان سے پوچھتے ہیں تو یہ کہتے ہیں ہم تو محض یعنی ویسے ہی سفر کرنے کے لئے مشغلہ کر رہے تھے آپ ان سے کہہ دیجئے کیا اللہ کے ساتھ اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ تم ہنسی مذاق کرتے ہو اب تم بیہودہ عذرمت کرو بے شک تم کفر کے مرتکب ہو گئے ہو بعد ایمان لانے کے بعض کو چھوڑ دیں گے اور بعض کو سزا دیں گے یحیٰ ابن حمیرا نے معافی مانگ لی اور سچی توبہ کی آئندہ کسی قسم کی توہین نہ کروں گا اور نہ بیہودہ طعن کرنے والوں میں بیٹھوں گا آپ نے اس کو معافی دے دی اور دوسروں کو نکال دیا جو ناشائستہ باتیں کرتے تھے ان کی بابت آیت نازل ہوئی۔

استغفرلھم اولا تستغفرلھم ان تستغفرلھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم ذالک بانھم کفروا باللہ ورسولہ واللہ ولا یھدی القوم الفسقین۔

ان کے لئے اے میرے حبیب دس (۱۰) دفعہ بھی دعاء مغفرت کریں تب بھی اللہ ہرگز معاف نہ کرے گا کیونکہ اس لئے انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت دیتا قوم فاسق کو۔

آپ کی سواری کی عزت نہ کرنا بھی آپ کی توہین ہے

(۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے سواری پر بمعہ اپنے جان نثاروں کے آپ کا انصار کی مجلس میں گزر ہوا تو آپ تھوڑی دیر ٹھہرے اور آپ کی سواری خچر نے پیشاب کر دیا اس جگہ جب حضور وہاں سے چلے گئے تو ابن ابی منافق نے ناک بند

Marfat.com

کرلیا اور کہا کہ کتنا بدبودار پیشاب ہے اس دراز گوش کا وہاں تھا ایک عاشق رسول عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے گستاخ رسول تیری خشبو مشک عنبر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواری کا پیشاب کئی درجہ بہتر اور اچھا ہے۔ابن ابی منافق نے کہا کہ تو نے میری توہین کی ہے عاشق زار نے کہا تو نے ہمارے آقا کی توہین کی ہے جہاں تک نوبت پہنچی ہاتھا پائی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جب واپسی پر ان پر گزر ہوا تو ابن ابی کو ڈانٹا اور ان میں صلح کروادی کیونکہ رشتہ دار تھے اس پر آیت نازل ہوئی۔

پ ۲۶ -۱۳ وان طائفتن من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔ لہٰذا آپ کی سواری کا احترام کرنا اس کی تعظیم کرنا آپ کی تعظیم ہے اس کی توہین کرنا آپ کی توہین ہے۔ تعظیم ایمان ہے توہین کفر ہے۔

جس کلمات سے مخالفوں کو موقع میسر ہو توہین کا وہ منع ہے اگرچہ وہ اچھے بھی ہو وہ منع ہے

(۸) جیسے کہ فرمانِ خداوندی ہے: یاایھا الذین امنوا لا تقولوا رعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیمo

اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں یعنی نظر کرم فرماؤ دو بار تاکہ ذہن نشین ہو جائے اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے لہٰذا انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی وکفر ہے۔

شانِ نزول

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی صحابہ کرام درمیان میں عرض کیا کرتے راعنا یا رسول اللہ اس کے یہ معنی تھے یا رسول اللہ ہمارے حال پر رعایت فرمایئے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھنے کا موقع دیجئے یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوءِ ادب کے معنی رکھتا تھا جیسے کہ دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے وراعنا لماً

Marfat.com

بالسنتهم وطعناً فی الدین٥

راعنا کہتے ہیں زبانیں پھیر کر۔اور دین میں طعنہ کے لئے یہود کی لغت میں اس کا معنی یوں تھا کہ آپ کوسننا نصیب نہ ہو معاذ اللہ تم معاذ اللہ' یا اڑیالی تھا۔انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان رسول تم پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن اتار دوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ناراض ہو رہے ہیں مسلمان بھی تو یہی کلمہ کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے کی ممانعت فرما دی گئی اس معنی کا دوسرا لفظ انظرنا کہنے کا حکم ہوا اس سے قبل یہود اپنے رفیقوں سے کہتے تھے کہ ہم حضور کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو آپ اس کو جان لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کے خبث ضمائر بعض نفاق کو ظاہر فرما دیا۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے اور کفر ہے۔

علماء دیوبند کا فتویٰ خلاصہ

وفی اشفاء للقاضی عیاض ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوالنقص لہ صراحة او کنایة او اشارةً فھو کافرو وحکمہ عند الائمة القتل ومن سک فی کفرہ او عذابہ کفر الخ در ھدیة الحرامین ص ۳۴

مالکی المتوفی ۵۴۴ھ

(۱) ترجمہ: شفاء شریف قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ میں ہے کہ اگر گالی دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا نقص بیان کیا آپ کی کسی صفت میں یا علم میں یا نقص پکڑا ظاہراً یا اشارةً یا کنایۃً تو وہ کافر ہے اور حکم اس کا نزدیک ائمہ کے قتل ہے اور جس نے شک کیا اس کے کفر میں وہ بھی کافر ہے۔

Marfat.com

(۲) وفی رد المختار ایما رجلٍ سبَّ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر با اللہ تعالیٰ وبانت منہ امراتہ وان تاب فیھا واِلاّ قتل۔

ترجمہ: ردالمختار شرح درالمختار میں ہے اگر کسی نے گالی دی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا جھٹلایا یا عیب پکڑا یا نقص پکڑا حضرت میں اشارۃً یا ظاہراً یا کنایۃً آپس میں بیشک وہ کافر ہوا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جدا ہوگئی اس سے عورت اس کی اور اگر توبہ کی اس نے پس بہتر ہے ورنہ قتل کیا جائے گا۔ مذکورہ بالا آیت کا باقی حصہ ولکن لعنھم اللہ بکفرھم فلا یؤمنون الا قلیلاًo

ان یہود پر اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑے جب یہ آیت سنی حضرت عبداللہ بن سلام جو علماء یہود کے امام اعظم تھے وہ فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے اور حضرت کعب احبار جو علماء یہود کے بڑی منزلت رکھتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

خلاصہ: صحابہ کرام کی نیت تعظیم رسول میں ٹھیک تھی راعنا میں مگر اس لفظ سے دشمنان رسول کو موقع میسر ہوتا تھا آپ کی بدگوئی کا اس لئے یہ کلام ہی رب نے بدل دی حکم کیا کہ انظرنا کہو تا کہ کسی خبیث طبع انسان کو گستاخی کا موقع نہ ملے۔

تفسیر کبیر میں ہے امام فخرالدین رازیؒ نے واقعہ عہدہ فاروقی کا نقل کیا ہے کہ امیرالمومنین خلیفۃ المسلمین کی بارگاہ میں شکایت کی ایک شخص نے یا حضرت ہمارا امام ہر رکعت میں عبس وتولیٰ ہی سورۃ پڑھتا ہے جب وہ جماعت کرواتا ہے آپ نے اس کو بلا کر قتل کروا دیا اور اسے کافر قرار دیا کیونکہ اس کی نیت بد تھی حضور کی ہجو کرتا تھا پڑھتا قرآن تھا مگر بدنیت سے۔

برا عقیدہ کی بناء

پ۵: وان تصبھم حسنۃ یقولوا ھذہ من عند اللہ وان تصبھم سیئۃ یقولوا ھذہ من عندکo قل کل من عند اللہ فمال ھو لاء القوم

Marfat.com

لایکادون یفقھون حدیثاo

اور اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ آپ کی وجہ سے ہے۔ آپ فرما دیجئے کہ سب بھلائی برائی اللہ کی طرف سے ہے۔ پس ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ کوئی بات سمجھتے نہیں۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ان منافقوں اور یہودیوں کا کفر وعناد اور آپ سے حسد انکار یہاں تک بڑھا ہوا ہے کہ جب انہیں کوئی دل خوش کن چیز میسر ہو جیسے کہ ارزانی فراختی کثرت پھل وغیرہ تو وہاں براہ راست میرا نام لیتے ہیں کہ یہ تو ہم کو رب کی طرف سے ملی ہے حضور کا اس سے کوئی تعلق نہیں حالانکہ آپ قدم کی برکت سے زمین مدینہ جو دار نوا آء تھی وہ دار الشفاء بن گئی یعنی یثرت سے مدینۃ المنورہ بن گیا۔ منافق اور کافر اگر بظاہر اچھی اور درست بات بھی کہیں تو ان کی نیت فاسد ہی ہوتی ہے دیکھو بھلائی پہنچے پر یہ لوگ اللہ کا نام لیتے تھے کہ یہ رب کی طرف سے ہے بات ان کی ٹھیک تھی مگر نیت خراب تھی وہ آپ کے توسل آپ کی برکتوں کے انکاری تھے لہٰذا ان کے قول کو بھی رب تعالیٰ نے فرمایا انھم لکاذبون یہ بڑے جھوٹے ہیں کیونکہ ان کی نیت خراب ہے۔

سورۃ المنافقون (پ ۲۸)

چنانچہ قولہ تعالیٰ۔

اذجاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنفقین لکذبون

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں جو کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں ان کی نیت خراب ہے۔

خلاصہ: سامعین غور کا مقام ہے۔ وہابی نجدی عبرت پکڑیں اس مذکورہ بالا آیت سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا انکار کرنے کی نیت سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا

Marfat.com

ہی نام لیتے ہیں ان کا یہ ہر وقت اللہ اللہ کرنا دھوکہ فریب ہے بے شک ہر نعمت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے مگر ملتی ہے حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے وسیلہ سے ان ہی کے دم قدم سے آفتیں مصیبتیں ٹلتی ہیں جیسا کہ فرمان خداوندی ہے وما کان اللہ ولیعذبھم وانت فیھم ہے۔

اللہ تعالیٰ کو یہ لائق نہیں کہ عذاب کرے ان کو حالانکہ آپ ان میں تشریف فرما ہو۔

انسانیت کو فخر ہوا تیری ذات سے بے نور تھا خرد کا ستارہ تیرے بغیر۔

طیبہ کی زینت ان ہی کے دم سے کعبہ کی رونق ان کے قدم سے
کعبہ ہی کیا سارے جہاں میں دھوم ہے انکی کون و مکاں میں

حضور کے دم قدم سے مدینہ کے باشندے آپس میں شیر وشکر ہو گئے۔ حضور کے دم قدم سے مدینہ تمام دنیا کا ملجاء و ماویٰ بن گیا حضور کی وجہ سے مدینہ کی صدہا تاریخیں لکھی گئیں آپ کی وجہ سے مدینہ کی تعریف میں ہزار ہاں قصیدہ نعت لکھے گئے کسی شہر کو یہ عزت نہ ملی یہ سب بہاریں آپ کے دم قدم کی برکت سے ہیں۔

سارے جگ نالوں لگدیاں نے چنگیاں مدینہ دیاں پاک گلیاں
ایہہ مہکدیاں جنت دیاں کلیاں مدینہ دیاں پاک گلیاں
کیا بات مدینہ دی سارا جگ کھاندائے خیرات مدینے دی

عقیدہ رائیس المنافقین ابن ابی کا

غزوہ بنی مصطلق سے فارغ ہو کر لشکر اسلام بیر مریسیع پر ٹھہرے یہ ایک کنواں تھا عبداللہ بن ابی رائیس المنافقین نے اپنے غلام کو پانی کے لئے بھیجا وہ دیر سے آیا تو اس سے بسبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنویں کے کنارے بیٹھے تھے کہا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشکیں نہ بھر گئیں اس وقت انہوں نے کسی کو پانی بھرنے نہ دیا یہ سن کر اس بدبخت ان حضرات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ہیں ذلیلوں کو نکال دیں گے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ

Marfat.com

ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ بیہودہ گفتگو سن کر عاشق رسول کو تاب نہ رہی نام جن کا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا کہا اے گستاخ رسول خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اور اپنی قوم میں بعض عناد نفاق ڈالنے والا ہے۔ یہ منافق اپنی قوم کے تین سو نفر کا سربراہ تھا اور فرمایا کہ سید عالم فخر عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے شفاعت کا سہرا ہے حضرت رحمٰن نے آپ کو عزت و قوت دی ہے ابن ابی کہنے لگا چپ کر جا میں تو ہنسی مذاق کر رہا تھا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ یہ خبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی تو اس وقت بارگاہ رسالت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے یہ سن کر بات نہ لا سکے عرض کیا یا رسول اللہ ابن ابی کے قتل کی اجازت چاہی تو حضور رحمت اللعالمین نے منع فرمادیا اور فرمایا کہ لوگ کہیں گے محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں اس میں بھی حکمت تھی۔ آپ نے ابن ابی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ نہیں کیا اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے ابن ابی بوڑھا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید ابن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو پھر جب یہ آیت نازل ہوئی اور ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالت میں جا کر درخواست کر حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں تو اس نے گردن پھیر دی کہا میں اللہ سے مانگوں گا اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لاتو میں ایمان لے آیا کلمہ پڑھ لیا تم نے کہا زکوٰۃ نماز دے تو میں نے زکوٰۃ ادا کی اور نمازیں پڑھیں تم نے کہا کہ حضور کے ساتھ جہاد کر میں بمعہ اپنے ساتھیوں کے جہاد میں شامل ہوا اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت اتری اور قتل کی اجازت نہ دینا بھی حکمت تھی جو آپ بہتر جانتے تھے۔

منافقوں کا عقیدہ

پ ۲۸ سورۃ المنافقون: واذ قیل لھم تعالوا یستغفرلکم رسول اللہ لووا رئوسھم ورایتھم یصدون وھم مستکبرون ○ اور جب ان منافقوں کو کہا جائے کہ

Marfat.com

آؤ بارگاہ رسالت میں تمہارے لئے حضور ﷺ معافی چاہیں تو اپنا سر گھماتے ہیں اورتم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہو منہ پھیر لیتے ہیں اے میرے محبوب آپ ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ ان کو معاف نہ کرے گا جب تک آپ کی خدمت میں معافی کی درخواست پیش نہ کریں۔ جیسا کہ فرمان خداوندی ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جآء وک فاستغفر واللہ واستغفر لھم الرسول لوجد واللہ توابا رحیماo

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوکر اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

اور مومنوں کا عقیدہ

پ۱۱ ومن الاعراب من یومن باللہ والیوم الاخر ویتخذ ماینفق قربت عند اللہ وصلوت الرسول الا انھا قربۃ لھم سید خلھم اللہ فی رحمتہ ان اللہ غفور الرحیم

اور کچھ گاؤں والے وہ بھی ہیں جو اللہ پر قیامت کے دن پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو قرب الٰہ حاصل ہونے کا ذریعہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں آپ ان کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا دیتے ہیں۔

حذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم واللہ سمیع علیمo

آپ ان کے مالوں میں صدقہ جو لائے ہیں لے لیجئے اور ان کے مال کو پاک کیجئے اور گناہوں کے آثار سے پاک صاف کیجئے اور ان کے لئے دعا کیجئے بے شک آپ کی دعا کرنا ان کے لئے تسکین قلب ہے اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے خلاصہ ان آیات بینات سے ثابت ہوا کہ مومن نبیوں ولیوں کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی بھلائی کے لئے دعائیں کرواتے تھے اور جو منافقین تھے وہ بغض حسد کی بنا پر نفرت کرتے تھے آپ کے توسل اور برکت کے انکاری تھے۔

Marfat.com

جو منکر ہے ان کی عطاؤں کا بھلا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں

یہودیوں کی نعمت عظمٰی سے ناشکری' سات سال مکہ پر قحط

الم ترا الی الذین بدلوا نعمت اللہ کفراً واحلوا قومھم دارالبوار جھنم یَصْلونھا وبئس القرار○

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا وہ جو دوزخ ہے اس کے اندر جائیں گے اور کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفار مکہ ہیں اور وہ جو نعمت جس کی شکر گزاری انہوں نے نہ کی وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب سید عالم نور مجسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود مسعود سے اس امت کو نوازا اور ان کی زیارت سراپا کرامت کی سعادت سے مشرف کیا لازم تھا کہ اس نعمت اعظمٰی جلیلہ کا شکر بجا لاتے اور ان کا اتباع کر کے مزید کرم کے موجب مورد ہوتے۔ بجائے اس کے انہوں نے ناشکر کی آپ کی نبوت کا انکار کیا اور آپ کی برخلافی دشمنی ہر طرح کی آپ کو ستایا گیا آپ کے صحابہ کو ایذاء رسانی سے ہر طرح کی تکلیف میں مجبور کیا گیا اور کفار نے خود بھی اپنی قوم کو بھی دارالہلاکت کے گڑھے میں ڈالا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لائے بعد میں مکہ والوں پر سات سال تک قحط سالی مسلط کر دی گئی بعد فتح مکہ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مکہ والوں نے دعا کے لئے عرض کیا تو آپ نے رحمت اللہ العالمین نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اسی وقت رحمت کی بارش ہوئی خوشحالی فراوانی ہر طرف ہوئی اللہ نے اپنے محبوب کی عزت عظمت بزرگی کو بلند فرمایا اور ارشاد فرمایا۔

وَلِلّٰہِ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لایعلمون○

اور عزت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کے لئے ہے لیکن منافق نہیں جانتے ان کی عزت عظمت کو شان نزول آیت پ ۱۲۸:

اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صاحب عزت کی عزت کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضور ﷺ بدر میں حاضر ہونے والوں کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری صحابی ایسے وقت میں آئے جب کہ مجلس شریف بھری ہوئی تھی انہوں نے حضور کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا آپ نے جواب دیا پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا انہوں نے بھی جواب دیا پھر اسی انتظار میں کھڑے رہے کہ کوئی جگہ دے مگر کسی نے نہ جگہ دی آپ کو گراں گزرا تو آپ نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کے لئے جگہ کی چنانچہ اٹھنے والوں کو یہ بات شاق گزری یعنی طبیعت میں برا محسوس کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

یاایھا الذین امنوا اذ قیل لکم تفسحوا فی المجلس فافسحوا یفسح اللہ ولکم واذا قیل انشذوا فانشذوا یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت واللہ بما تعملون خبیر ○

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دے دو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے گا اٹھ کھڑے ہو تو کھڑے ہو جایا کرو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا اللہ تمہارے درجات بلند کرے گا اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی نیتوں کی خبر ہے۔

تعظیم توقیر اور باریابی بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

آپ کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ فقراء غریب کو اپنی عرضی پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور جس کا ذکر آیت ھذا میں ہے۔

یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صداقت ذالک خیر لکم واطھر ○

اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور بہت ستھرا پن ہے بہترین طریقہ ہے۔

اس حکم پر حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا چنانچہ ایک دینار صدقہ

Marfat.com

کر کے دس مسائل حضور سے دریافت کئے۔(۱) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفا کیا ہے فرمایا توحید کی شہادت دینا (۲) عرض کیا فساد کیا ہے آپ نے فرمایا کفر و شرک (۳) عرض کیا حق کیا ہے فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت جب تمہیں ملے۔ (۴) عرض کیا مجھ پر لازم کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت (۵) عرض کیا اللہ تعالیٰ سے کیسے دعا مانگوں فرمایا صدق یقین کے ساتھ۔ (۶) عرض کیا کیا مانگوں فرمایا عافیت (۷) عرض کیا اپنی نجات کیلئے کیا کروں فرمایا حلال کھا اور سچ بول (۸) عرض کیا سرور کیا ہے فرمایا جنت (۹) عرض کیا راحت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دیدار (۱۰) عرض کیا تدبیر کیا ہے فرمایا ترک حیلہ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب ان سوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور آیت رخصت نازل ہوئی اور سوائے حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور کسی کو اس آیت پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا (مدارک و خازن) حضرت مترجم قدس سرہٗ نے فرمایا یہ اس کی اصل ہے جو لوگ مزارات اولیاء پر تصدق کے لئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔ (اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب)

Marfat.com

دُعا

بعد از نمازِ جنازہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد ! نمازِ جنازہ کے بعد دعاء مانگنا جائز بلکہ مستحب ہے اور ثواب ہے اِس کو بدعت اور ناجائز کہنا سراسر زیادتی اور اصولِ فقہ سے ناواقفی نادانی کی دلیل ہے اور اس نزع سے ملت اسلامیہ میں انتشار فساد ڈالنا مقصود ہے جو کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

اصولی فقہی ضابطہ

اصول فقہ کا مسلمہ اصول ہے : المطلق یجری علیٰ الطلاقہ

یعنی مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہتا ہے۔ اس کو اگر مقید کرنا ہو تو اس پایہ کی دلیل لانا ضروری ہے جس پایہ کا مطلب ہو۔ اگر مطلق قطعی اور یقینی ہو تو اس کے لئے مقید بھی قطعی اور یقینی ہونا چاہئے۔ اس لئے اگر مطلق قرآن کریم کی کوئی آیہ کریمہ ہو تو اس کی تقلید کے لئے کوئی آیہ کریمہ یا حدیث مشہور یا متواتر پیش کرنا ضروری ہے۔ محض قیاس اور قیاس بھی وہ جس کی شرعی کوئی بنیاد اساس نہ ہو اس کا مقید نہیں ہو سکتا بلکہ خبر واحد سے بھی اس کی تقلید درست نہیں ہے۔

دعاء کے بارے میں قرآن کریم کی چند آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ا - واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۸۶ پ ۲)

Marfat.com

ترجمہ: اے میرے حبیب! اور جب آپ سے میرے مندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں ان کے یقیناً قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب بھی مجھ سے دعا مانگے۔ قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ دعاء کے لئے کوئی وقت خاص مقرر نہیں بلکہ عام حکم ہے جب اور جس وقت کوئی چاہے دعاء مانگے اس عام اور مطلق حکم کو مقید کرنا کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا نہ مانگی جائے سراسر قرآن کریم پر زیادتی ہے اور اپنی رائے سے قرآن پاک کے عام اور مطلق حکم کو مقید کرنا ہے جو بالکل ناجائز ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا درِ رحمت تو ہر وقت کھلا رہتا ہے کسی وقت بھی دعا کے لئے بند نہیں ہوتا۔ مگر نہ جانے یہ لوگ فساد پرست خداوند کے درِ رحمت و مغفرت کو کیوں بند کردیتے ہیں۔

۲ - وقال ربکم ادعونی استجب لکم (پ ۲۴ سورالمومن آیت ۶)

ترجمہ: اور فرمایا تمہارے رب نے کہا کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا اپنی رحمت سے قبول کروں گا۔ کیا منکرین دعا بعد نماز جنازہ کو یہ خطرہ لاحق ہے کہ کہیں مسلمان مومن میت کے لئے دعا مغفرت کریں تو خداوند کریم اس کو بخش نہ دے۔

۳ - والذی جآؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان الخ (سورہ الحشر پ ۲۸ آیت ۱۰)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ان کے پیچھے (یعنی فوت ہونے والوں کے) آئے وہ یوں دعا کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار بخش دے ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے ایمان میں سبقت لے گئے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایماندار بندوں کی تعریف فرما رہا ہے کہ یہ اتنے اچھے لوگ ہیں جو بعد موت بھی اپنے بھائیوں کو دعاء میں یاد رکھتے ہوئے ہیں۔ ان کے دل میں حسد کینہ فوت شدہ بھائیوں کی بابت نہیں ہے۔

۴ - فاذا فرغت فانصب (پ ۳۰ سورہ الم نشرح آیت نمبر ۷)

ترجمہ: پس جب تو نماز سے فارغ ہو تو دعا میں مشغول ہو کر کوشش کرو۔

قرآن کریم کی اس آیت کے تحت فانصب کا معنی مفسرین نے یوں تحریر فرمایا ہے۔ علامہ ابن جریر طبری نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اس کا مفہوم نقل کیا ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال ای، اذا فرغت من

Marfat.com

الصلوٰۃ فانصب فی الدعآء

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو بڑے خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگنا شروع کر دیں۔ اسی طرح کی عبارت تفسیر خازن جلد ۷ ص ۲۶۵ پر بھی مکتوب ہے اور تفسیر مدارک میں علامہ نسفی حنفی نے بھی جلد ۴ ص ۲۶۳ پر نقل کی ہے۔ ۵ - فاذا فرغت فانصب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذا فرغت من صلاتک فاجتھد فی الدعآء یعنی جب تو نماز سے فارغ ہو جائے تو دعا میں کوشش کر۔

۶ - تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازیؒ المتوفی ۶۰۶ھ نے یوں نقل فرمایا ہے:

اذا فرغت فانصب من الصلوٰۃ المکتوبۃ افانصب الٰی ربک فی الدعآء وارغب الیہ فی المسئلۃ یعطیک.

ترجمہ: جب تو فرضی نماز سے فارغ ہو جائے تو دعا مانگنے میں کوشش کر اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے میں راغب ہو وہ تجھ کو عطا فرمائے گا۔ اور تفسیر ابن عباس میں بھی یوں ہی مکتوب ہے اور تفسیر ضیاء القرآن جلد ۵ ص ۶۰۱ پر ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری سابق جسٹس شرعی کورٹ آف پاکستان یوں رقمطراز ہیں۔

۷ - تفسیر جمل میں یوں منقول ہے:

فاذا فرغت ای من الصلوٰۃ المکتوبۃ فانصب الٰی ربک فی الدعاء وارغب فی المسئلۃ یعطیک و فائدۃ التعب فی الدعآء ینفعہ فی الدنیا والاخرۃ (جلد ۴ ص ۵۶۶)

ترجمہ: جب تو فرضی نماز سے فارغ ہو تو ربِّ قدوس سے دعا مانگنے میں کوشش کر اور رب سے سوال کر راغب ہو کر کیونکہ دعا دُنیا و آخرت میں فائدہ پہنچانے والی ہے۔

خلاصہ: قرآن کریم کی ان آیتوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دعا ہر وقت مانگنا جائز ہے اور نماز جنازہ بھی فرض کے عموم میں داخل ہے۔ ناظرین حضرات خود انصاف فرمائیں کہ قرآن کریم کی ان آیات نے دعا کے وقت کا تعین نہیں فرمایا بلکہ ہر وقت دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور کسی شخص کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اپنی مرضی سے قرآن پاک کے حکم کو وقتوں کی قید سے مقید و پابند کرتا پھرے۔ ہاں کسی کے ہاں کوئی ایسی آیۃ یا حدیث

Marfat.com

متواتر یا حدیث مشہور ہے جس میں تصریح کی گئی ہو کہ نماز جنازہ کے بعد دعا نہ مانگی جائے تو مردمیدان بن کر پیش کرے۔ ہم اپنی گردنیں جھکا کر تسلیم کرنے کو تیار ہیں اور نماز جنازہ کے بعد فوراً دعا مانگنا چھوڑ دیں گے۔

حدیث میں دعا کی تاکید

۱- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **الدعا مخ العبادۃ** ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔ اس لئے تمام فرضی نمازوں کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے۔

۲- چنانچہ ترمذی شریف سے صاحب مشکوٰۃ نے باب الذکر بعد الصلوٰۃ میں حدیث نقل کی ہے۔

عن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الدعآء اسمع قال جوف اللیل الآخرہ دبر الصلوٰۃ المکتوبات

(مشکوٰۃ شریف ص ۸۹ المتوفی ۷۴۲)

ترجمہ: حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی دعا اللہ کے ہاں زیادہ مقبول و مسموع ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرضی نمازوں کے بعد۔ چونکہ نماز جنازہ بھی فرض ہے اس لئے یہ بھی صلاۃ المکتوبہ کے عموم میں داخل ہے۔ اس لئے اس کے بعد دعا مانگنا منشا حدیث کے مطابق ہے۔

الدعا هو العبادة (رواہ ابوداوٗد- م ۲۷۵ھ) دعا بھی ایک عبادت مخصوصہ ہے۔

۳- حدیث: **و عن ابی هریرہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس شیئ اکرم علی الله من الدعآء** (ترمذی)

ترجمہ: اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں۔

۴- حدیث: **وعن سلمان فارسی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلّی الله علیه وسلم ان ربکم حی کریم یستحي من عبدهٖ اذا رفع یدیده الیه ان یردهما صفرا.** (رواہ ترمذی)

ترجمہ: بے شک رب تمہارا حیادار عزت والا ہے اور حیا فرماتا ہے اپنے بندے پر

Marfat.com

جب وہ ہاتھ اُٹھاتا ہے۔ اللہ کی طرف یہ کہ لٹائے خالی ہاتھ۔

۵ - حدیث : وعن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم لا یرد القضآء الا الدعآء ولا یزید فی العمر الا بِرّ"

(رواہ ترمذی)

ترجمہ : فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قضا ٹلتی مگر دعا سے اور نہیں عمر بڑھتی مگر نیکی سے۔

۶ - حدیث : وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل علیکم عباد اللہ (رواہ ترمذی المتوفی ۲۷۴ھ' ابوداؤد' م ۲۷۵)

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک دعا نفع والی چیز ہے۔ اے اللہ کے بندو دعا کو اپنے پر لازم کرلو۔

۷ - حدیث : وعن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ صلیتم علی المیّت فاخلصوا لہ الدعآء۔

(مشکوٰۃ ص ۱۴۶' رواہ ابوداؤد ص ۴۵۶' ابن ماجہ ۱۰۹)

ترجمہ : آپ نے فرمایا جب تم اپنی میت کی نماز جنازہ پڑھ لو تو پھر اپنے متوفی کے لئے خالص دعا کرو یعنی بارگاہِ ایزدی میں راغب ہو کر بخشش و مغفرت کی۔

نوٹ : اس حدیث کے بارے اور سند کے بارے میں آج تک کسی محدث نے تردید نہیں کی اور نہ ہی کوئی اس حدیث کے مقابلے میں کوئی حدیث لایا ہے۔

۸ - طبقات ابن سعد میں مذکور ہے کہ جب حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بہادروں کی طرح میدانِ کارزار میں یعنی جنگِ اُحد میں لڑتے ہوئے شہید ہوگئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے لئے بعد نماز جنازہ دعا مانگی پھر فرمایا:

استغفروا لا خیکم جعفرنا نہ شہید و قد دخل الجنۃ وھو یطیر فیھا بجناحین مِن یاقوت حیث شآء من الجنۃ (طبقات ابن سعد جلد ۴' ص

Marfat.com

۳۷‘۳۸‘ فتح القدیر ص ۸۱ جلد ۲)

ترجمہ : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ اپنے بھائی جعفر طیار کے لئے دعا مانگو بیشک وہ شہید ہیں اور جنت میں داخل ہو چکے ہیں اور اپنے یاقوتی پروں کے ساتھ اُڑتے پھرتے ہیں۔

یہ حدیث متعدد کتب احادیث میں مروی و مذکور ہے۔

۹ - دنیا کے مشہور مورخ اسلام علامہ ابن ہشام (المتوفی ۲۱۸) لکھتے ہیں :

فلما مات النجاشی صلی اللہ علیہ وسلم واستغفر لہ (جلد اوّل ص ۳۶۴)

جب نجاشی بادشاہ حبشہ نے وفات پائی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اور یہ دعا نماز جنازہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی تھی۔ جس کی تصریح علماء دیوبند کے محبوب ترین مفسر صاحب تفسیر مواہب الرحمٰن نے پارہ نمبر ۴ ص ۱۴۴ پر تصدیق کی ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مغفرت کی دعا مانگو بعد نماز جنازہ پڑھنے کے جیسا کہ مذکور ہوا۔ معلوم ہوا کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا سنت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ نجاشی کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود حاضر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے درمیان کے پردے اُٹھا دیئے تھے۔

۱۰ - یہ حدیث کنز العمال اور شرح صدور میں منقول ہے۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی المنفوسِ ثم قال اللھم اعذہ من عذاب القبر

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منفوس کا جنازہ پڑھایا۔ پھر بعد میں دعا مانگی۔ اے اللہ اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرما۔

وھذا فی السنن الکبیر للبیھقی مرفوفاً علیٰ ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ : یعنی اسی طرح اس روایت کو امام بیہقی نے اپنی کتاب میں نقل فرمایا یہ موقوف ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اس لحاظ سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد دعاء مانگنا صحابہء کرام سے منقول ہے۔

Marfat.com

۱۱ - حدیث : ولنا ماروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ فلما فرغ جآء عمرو معہ قوم فاراد ان یصلی ثانیاً فقال لھم النبی صلّی اللہ علیہ وسلم الصلٰوۃ علی الجنازۃ لا تعار ولکن ادع للمیت واستغفر لہ'

(بدائع الصنائع جلد اوّل ص ۳۱۱ مصنفہ علامہ امام علاؤ الدین کاشانی التوفی ۵۸۷ھ)

ترجمہ: فرماتے ہیں ہماری دلیل یہ حدیث ہے جو نبی کریم سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نمازِ جنازہ پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کچھ لوگ آپ کے ہمراہ تھے' حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ دوبارہ جنازہ پڑھ لیا جائے۔ حضور نے منع فرمایا کہ نماز جنازہ ایک بار ہو چکی ہے۔ دوبارہ نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جا سکتی۔ البتہ تم اس کے لئے دعا مانگ لیں اور مغفرت کریں۔ کیا یہ حدیث بالکل واضح نہیں کہ میت سامنے موجود ہے اور حضور علیہ السلام دعا کا حکم فرما رہے ہیں۔ اب ایک منصف مزاج اور متلاشی حق سچ اس بات کا خود فیصلہ کرے کہ جس کام کا حکم خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیں کسی عام انسان کو نہیں بلکہ صاحب عدل مجسم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو کیا وہ کام سنت ہو گا یا بدعت و گمراہی ہو گا۔ کاش خدا چشم بصیرت دے عقل کے اندھوں کو۔

۱۲ - وعن واثلۃ الاشقع قال صلّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رَجل من المسلمین فاسحعہ یقول اللھم ان فلاں ابن فلاں فی زمتک وحیل جوارک فقد من فتنۃ القبر و عذاب النار وانت اھل الوفاء الحق فاغفرلہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم

(رواہ ابن ماجہ' م ۲۷۳ھ ص ۱۰۹)

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر اس کے بعد یہ دعا مانگی جو میں نے اپنے کانوں سے سنی آپ فرماتے تھے اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے ذمہ میں ہے۔ تیری حمایت میں ہے اسے عذاب قبر اور عذابِ نار کے فتنہ سے بچا اور تو ہی اہل حق اور اہل وفا ہے پس بخش دے اسے اور رحم فرما اس پر بے شک تو ہی غفور رحیم ہے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے دعا مانگنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور سننے والے صحابی تھے۔ کیا اس میں شک

Marfat.com

ہے۔

آیئے! ہم آپ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن لوگوں نے براہ راست فیض سینۂ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والشفاء سے لیا ہے اور دین حضور کی ذات سے براہ راست سیکھا ہے اور صبح وشام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالت میں رہتے تھے۔ ان کا عمل بتائیں کیا وہ دعا بعد نماز جنازہ مانگتے تھے یا نہیں۔

۱- حدیث: **روی ان ابن عباس رضی اللہ عنہ و ابن عمر رضی اللہ عنھا فاتتھما صلوٰۃ علی جنازۃً فلما حضر مازادا علی الاستغفار لہ.**

(بدائع الصنائع جلد اوّل ص ۳۱۰ م ۵۸۷ھ)

روایت کی گئی کہ بے شک ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازہ کے لئے گئے مگر وہ جنازہ ہو چکا تھا تو ان دونوں حضرات نے اس میت کے لئے دعائے مغفرت کی۔

۲- حدیث: امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب المبسوط جلد دوم ص ۶۷ پر یہی حدیث نقل فرمائی ہے اور دوسری حدیث یوں نقل کی ہے۔

وروی عن عبداللہ بن سلام انہ فاتتہ الصلوٰۃ علی جنازۃ عمر رضی اللہ عنہ فلما حضر قال ان سبقتمونی باالصلوٰۃ علیہ فلا تسبقونی باالدعآء الدعآء لہ مبسوط (ج۲ ص ۶۷)

ترجمہ: یعنی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جنازے سے رہ گئے تو آپ نے فرمایا یعنی حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر نماز میں آپ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں تو دعا میں جلدی نہ کرو مجھے بھی دعا میں شریک ہونے دو۔ کیا اس کے بعد بھی منکرین دعاء بعد نماز جنازہ دعا مانگنے والوں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ادا کرنے والوں کو بدعتی یا گمراہ وغیرہ کہنے سے باز نہیں آئیں گے تو صحابہ کے بارے میں ان کا کیا خیال ہوگا۔ متبعین صحابہ کو برا کہنا صحابہ کو برا کہنا ہوگا۔ (العیاذ باللہ) خلاصہ بعد نماز جنازہ دعا مانگنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام کی سنت تابعی تبع تابعین محدثین کرام ہے۔

آیئے ہم آپ کو فقہاء کرام کی وہیں کھڑے ہو کر دعا نہ مانگنے کی علت دکھائیں۔

Marfat.com

چنانچہ صاحب جامع الرموز ارشاد فرماتے ہیں:

لا یقوم باالدعاء ببعد صلاۃ الجنازۃ لانہ یشبھہ الزیارۃ: یعنی وہیں کھڑے ہو کر نماز جنازہ کے بعد دعا نہ مانگو کہیں زیادتی کا اشتباہ نہ پڑھ جائے لہٰذا اگر امام کعبہ سے منہ پھیر لے اور نماز صفیں توڑ دیں اور آگے پیچھے ہو جائیں تو دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ دور سے یا بعد میں آنے والوں کو شبہ نہ پڑے گا لایقوم کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہاء نے وہیں کھڑے ہو کر دعا مانگنے کو منع کیا ہے نہ کہ نفس دعا سے یہ قول نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ صحابہ کرام کا ہے۔ یہ صرف بعض فقہائے کرام کا ہے۔ تو ہم منکرین دعا سے عرض کریں گے کہ فقہا نے فرمایا ہے: لایقوم الدعاء یعنی دعا کھڑے ہو کر نہ مانگو تو تم بیٹھ کر مانگ لیا کرو تو پھر تو کوئی حرج نہیں۔ الحمد للہ ہم اہلسنت والجماعت صفیں توڑ کر دعا مانگتے ہیں۔

حرفِ آخر

کاش کہ منکرین دعا نے فقہ کی درسی کتابوں اور ان کے حواشی کو غور سے دیکھا ہوتا تو یہ جواز آسانی سے مل گیا ہوتا۔ چلو آیئے ہم آپ کو فقہ کی مشہور کتاب شرح وقایہ باب کتاب الجنائز کا حوالہ ملاحظہ کرواتے ہیں۔ ومن صلی صلوٰۃ الجنازۃ ولم یقرم الدعاء لا یجوز جنارتہ لان الدعاء شرط بعد الصلاۃ وقال المعتزلہ لا یفید الدعاء بعد صلاۃ الجنازۃ لان الصلاۃ دعاء من وجہ

ترجمہ: صاحب شرح وقایہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز جنازہ پڑھے اور بعد دعا نہ مانگے اس کی نماز جنازہ نہیں ہوئی کیونکہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا شرط ہے۔ اور معتزلہ نے کہا کہ نماز جنازہ کے بعد دعاء مانگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ نماز جنازہ بھی من وجہ دعا ہی ہے۔ کیا منکرین دعا سے ہم پوچھ سکتے ہیں کہ تمہارا معتزلہ فرقہ سے کیا رشتہ ہے صرف اس مسئلہ میں نہیں بلکہ کئی مسائل میں آپ ان کے پیروکار ہیں جبکہ تمام اہل سنت وجماعت کے ہاں معتزلہ گمراہ فرقہ ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں سوال عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوفی کے لئے دعا کا کیا فائدہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مومن کے لئے بہت فائدہ ہے اور دعا نفع

Marfat.com

والی چیز ہے اور دعا کافروں کے لئے منع ہے اور ہم اہلسنّت و جماعت سب مسلمان چاہتے ہیں کہ گنہگار ہو یا مومن سب کو مسلمان سمجھ کر بعد نماز جنازہ دعا مغفرت کرتے ہیں۔ الحمد للہ ہم نے دلائل اور براہین قاطعہ سے ثابت کردیا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ کرام کی سنت ہے بلکہ تابعین اور تبع تابعین بلکہ پوری امت کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام کو سمجھنے کی عقل سلیم اور بزرگان دین حضور اور صحابہ کرام تابعین تبع تابعین کے عقیدہ پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

حضور آ گئے ہیں

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو خوشی سب مناؤ حضور آ گئے ہیں
اٹھو غم کے مارو چلو بے سہارو' خبر یہ سناؤ حضور آ گئے ہیں

انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا' وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کج کلاہو ارے بادشاہو' نگاہیں جھکاؤ حضور آ گئے ہیں

ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا' اجالا اجالا سویرا سویرا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی' مرے گھر میں آؤ حضور آ گئے ہیں

ہواؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے' فضاؤں میں نغمات صل علیٰ کے
درودوں کے گجرے سلاموں کے تحفے' غلامو سجاؤ حضور آ گئے ہیں

سماں ہے ثنائے حبیب خدا کا' یہ میلاد ہے سرور انبیاء کا
نبی کے گداؤ سب اک دوسرے کو' گلے سے لگاؤ حضور آ گئے ہیں

کہاں میں ظہوری کہاں انکی باتیں' کرم ہی کرم ہے یہ دن اور راتیں
جہاں پہ بھی جاؤ دلوں کو جگاؤ' یہی کہتے جاؤ حضور آ گئے ہیں

Marfat.com

وہ کیسا سماں ہو گا، کیسی وہ گھڑی ہو گی

وہ کیسا سماں ہو گا، کیسی وہ گھڑی ہو گی
جب پہلی نظر ان کے روضے پہ پڑی ہو گی

یہ کوچہ جاناں ہے، آہستہ قدم رکھنا
ہر جا پہ ملائک کی بارات کھڑی ہو گی

کیا سامنے جا کے ہم حال اپنا سنائیں گے
سرکار کا در ہو گا، اشکوں کی جھڑی ہو گی

کچھ ہاتھ نہ آئے گا، آقا سے جدا رہ کر
سرکار کی نسبت سے توقیر بڑی ہو گی

وہ شیشہ دل غم سے میلا نہ کبھی ہو گا
تصویر مدینے کی جس دل میں جڑی ہو گی

ہو جائے جو وابستہ سرکار کے قدموں سے
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہو گی

چارہ نہ کوئی کرنا اک نعت سنا دینا
ناچیز ظہوری کی جب سانس اڑی ہو گی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے گاؤں بھولے شاہ میں

محفل میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر سال جمادی الثانی میں بڑی شان وشوکت سے
منائی جاتی ہے۔ جس کا اہتمام انجمن رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
جذبہ عشق ومحبت سے کرتی ہے
جس میں ملک بھر سے نعت خوانان حضرات و
علمائے کرام کی کثیر تعداد شرکت فرماتی ہے۔
اہل علاقہ سے شرکت کی پرزور اپیل کرتے ہیں کہ
اس میں شامل ہوکر ثواب دارین حاصل کریں
اور محفل کی رونق کو دوبالا کریں۔

Marfat.com

اہلِ اسلام کے لئے بالعموم اور وابستگانِ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لئے بالخصوص

خوشخبری

دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

کا دوسرا اہم شعبہ

جامعہ شیرِ ربّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ برائے طالبات

معرضِ وجود میں آگیا

بفضلہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیرِ سرپرستی دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ میں جہاں طلبہ کو دینی اور فنی علوم کی تدریس نیز قرآنِ حکیم کی قرأت و تجوید کا اہتمام برسوں سے جاری ہے اب اس کے دوسرے اہم شعبہ "جامعہ شیرِ ربّانی برائے طالبات" کا قیام عمل میں آچکا ہے اور مقامی و بیرونی طالبات داخلے لے چکی ہیں جنکی تعلیم و تربیت کا کام حسن و خوبی سے جاری و ساری ہے۔ طالبات کی رہائش کیلئے خصوصی طور پر باپردہ انتظام کر لیا گیا ہے

اہلِ اسلام بالعموم اور وابستگانِ آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے بالخصوص اپیل ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو علومِ دینیہ اور تعلیم و تربیت کی اس مثالی درسگاہ میں داخل کروا کر انھیں زیورِ تعلیم سے آراستہ فرمائیں۔

نوٹ: مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ دامے، درمے، قدمے، سخنے اس کارِ خیر میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

الداعی الی الخیر: صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرق پور شریف میں

سالانہ ختم مبارک

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، پیر طریقت، حامی شریعت
شہباز لامکانی واقفِ اسرارِ یزدانی حضرت ثانی لاثانی جناب
میاں **غلام اللہ** صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین و برادرِ
حقیقی شیر ربانی شہباز لامکانی اعلیٰ حضرت میاں **شیر محمد**
شرقپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ **ختم مبارک**
۱۷/۱۸ اکتوبر بمطابق یکم دوم کاتک شرقپور شریف میں منعقد ہوگا

الداعی الی الخیر: میاں جمیل احمد شرقپوری (ضلع شیخوپورہ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرق پور شریف میں

سالانہ ختم مبارک

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، پیر طریقت، حامی شریعت
شہباز لامکانی واقفِ اسرارِ یزدانی حضرت ثانی لاثانی جناب
میاں **غلام اللہ** صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین و برادرِ
حقیقی شیر ربانی شہباز لامکانی اعلیٰ حضرت میاں **شیر محمد**
شرقپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ **ختم مبارک**
۱۷/۱۸ اکتوبر بمطابق یکم دوم کاتک شرقپور شریف میں منعقد ہوگا

الداعی الی الخیر: میاں جمیل احمد شرقپوری (ضلع شیخوپورہ)

Marfat.com